تنبیہ الغافلین اردو

عربی تصنیف

ابواللّیث سمرقندی

اردو ترجمہ

مولانا محفوظ الحسن سنبھلی مدظلہ

ناشر : مکتبہ خلیل
یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون : 7321118

تنبیہ الغافلین اردو

ابواللّیث سمرقندی

اردو ترجمہ

مولانا محفوظ الحسن سنبھلی مدّظلہ

حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ مدظلہ، مہتمم دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں کہ یہ کتاب درحقیقت زروجواہر کا خزانہ ہے جس میں نہایت قیمتی نصیحتیں حکیمانہ اقوال، قرآن وحدیث، صحابہؓ تابعینؒ اولیاء اللہ کے واقعات کو اثر و تاثیر کے عجیب و غریب انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

ناشر: مکتبہ خلیل
یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 7321118

فہرست مضامین حصہ اوّل و دوم

مضمون	صفحہ
تاثرات حضرت مولانا محمد طیب صاحب	۱۳
تاثرات حضرت مولانا سید فخر الدین صاحب	۱۴
تاثرات حضرت مولانا اخلاق حسین صاحب قاسمی۔	۱۵
مقدمہ از مفتی عزیز الرحمٰن صاحب	۱۶
پیش لفظ	۱۸
پیش لفظ جزو دوم	۱۹
اخلاص	۲۱
ریاکاری شرکِ اصغر ہے	۲۱
سات چیزیں سات کے بغیر بیکار ہیں۔	۲۱
عمل کے ظاہر ہو جانے پر دوہرا اجر	۲۲
مخلص کون ہے؟	۲۳
اللہ کے مخصوص بندہ کی پہچان	۱۱
ریاکار کی علامتیں اور عمل کا قلعہ	۲۴
اخلاص چرواہے سے سیکھو۔	۱۱
قبول عمل کی چار شرطیں	۱۱
صالح کی پہچان، تین اہم باتیں	۲۵
تین چیزیں ہلاکت کا سبب ہیں	۲۶
ریاکار کے چار نام	۱۱
نیک عمل کی مثال اور ایک واقعہ	۲۷
موت اور اس کی شدت	۲۸
موت کی تکلیف نصیحت ہے	۱۱
پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت جان	۱۱
سردی کا موسم مومن کیلئے غنیمت ہے	۲۹
قبر جنت کا باغیچہ یا جہنم کا گڑھا ہے	۳۰
تین چیزیں نہیں بھولنی چاہئیں۔	۱۱
چار چیزوں کی قدر چار ہی جانتے ہیں	۱۱
موت کی حقیقت	۳۱
قول و عمل کا اختلاف	۱۱
تین چیزیں تعجب خیز ہیں۔	۳۲
موت موٹا نہیں ہونے دیتی	۱۱
موت کو یاد رکھنے اور نہ رکھنے کا نتیجہ	۱۱
موت کا ذائقہ بہت کڑوا ہے	۳۳

مضمون	صفحہ
چار اہم باتیں	۳۳
غفلت سے بیدار ہونیوالے کی علامات	۳۴
بہتر انسان اور تین پسندیدہ چیزیں	۳۵
سب سے افضل و عقلمند انسان	۳۷
بشارت کی پانچ قسمیں	
عذابِ قبر	
مومن اور کافر کی قبر	
عذابِ قبر سے بچانے والی آٹھ چیزیں	۳۸
اللہ کو چار باتیں ناپسند ہیں۔	
ایک عمدہ مقولہ اور عبرتناک قصہ	
زمین کی پکار اور عبرتناک واقعہ	۳۹
مردہ کی چیخ و پکار	
قیامت کا ہولناک منظر	۴۲
جنت اور اہل جنت	
جنت کی حقیقت اور اس کا درخت طوبیٰ	۵۱
لعبہ جنت کی حور اور جنتی کا حسن و جمال	۵۲
جنت کی سب سے بڑی نعمت	۵۳
بشارت کیلئے جبرئیلؑ کی عجیب انداز میں آمد	
جنت میں پیشاب پاخانہ کی حاجت نہیں۔	۵۵

مضمون	صفحہ
جنت کا درخت طوبیٰ اور جنتی کی کیفیت	۵۶
جنت میں داخلہ کی پانچ شرطیں	۵۸
حکمت کی باتیں	۵۹
ایک زاہد اور ابراہیم بن ادہم کا واقعہ	۶۰
نکتہ اور الرحازم کا مقولہ جنت کا مہر	۶۱
جنت و جہنم کی سفارش، جنت کے بازار	
هَلْ مِنْ مُشْتَمِرٍ لَهَا	۶۲
اللہ کی رحمت	۶۲
یحییٰ بن معاذ رازیؒ کی دعا و امید	۶۴
اللہ کی رحمت سے کسی کو مایوس نہ کرو	۶۵
چار چیزوں پر قسم کھائی جاسکتی ہے۔	
شفاعت گنہگاروں کے لئے ہے۔	۶۶
عبرت آموز واقعہ، بشارت، چند اقوال	۶۷
اللہ کی بخشش کا واقعہ، جامع نصیحت	۶۸
عرش الٰہی کا سایہ	۶۹
امر بالمعروف و نہی عن المنکر	۷۰
خوشخبری اور مومن و منافق کی پہچان	۷۱
حضرت علیؓ کا مقولہ امر بالمعروف کے	

مضمون	صفحہ
ترک امر بالمعروف اظالم حکام کا تسلط	۷۲
امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی تقسیم	
دلچسپ قصہ	
مبلغ کے لئے پانچ شرطیں	۷۳
توبہ	۷۴
احادیث	
موت سے قبل توبہ مقبول ہے۔	۷۶
ابلیس کی مایوسی	۷۶
عارف کی خصلتیں اور ایک واقعہ	
توبۃ النصوح	۷۹
استغفار کی حقیقت اور قصر مجلبہ	۸۰
شیطان کا افسوس	
تین چیزوں میں عجلت بہتر ہے، علامات	۸۱
توبہ تائب کا اعزاز، آگ اثر نہ کرے گی	۸۲
مسلمان کو عار دلانے پر وعید	۸۳
توبہ سے گناہ مٹ جاتا ہے	
اُمت محمدیہ کی فضیلت	۸۴
گناہ لکھنے سے پہلے نیکی کا انتظار کیا جاتا ہے	۸۵
توبہ سے گناہ نیکیوں میں بدل جاتے ہیں	

مضمون	صفحہ
حضرت موسیٰ کا مقولہ اور ذاذان کی توبہ	۸۷
سبق آموز واقعہ، حدیث قدسی	۸۸-۹۱
والدین کی خدمت جہاد سے مقدم ہے	۹۲
تین کے بغیر تین عمل مقبول نہیں	۹۳
والدین کی ناراضگی اور سوء خاتمہ	۹۴
اولاد پر والدین کے دس حق	۹۶
مرنے کے بعد والدین کو راضی کرنے	
کا طریقہ۔	
والدین پر اولاد کے تین حق	۹۷
اولاد کو ادب نہ سکھانے کا نتیجہ	
جنسی کرنی ویسی بھرنی، مروت کا اجر	۹۸-۹۹
نیک بختی کی چار علامات	۹۸
سات چیزوں کا اجر مرنے کے بعد	
بھی ملتا ہے۔	
احادیث	۹۹
صلہ رحمی	۱۰۰
اہل جنت کی تین عادتیں	
حضرت عمرؓ کا مقولہ	
تین باتوں میں مسلم و کافر برابر ہیں	

مضمون	صفحہ
حضرت حسن بصریؒ کا مقولہ	۱۰۱
رحمی کے دس فائدے	"
آدمی عرش کے سایہ میں رہیں گے	۱۰۲
کے پسندیدہ دو قدم	"
بیخ باتیں نیکی اور روزی کو بڑھاتی ہیں	۱۰۳
پڑوسیوں کے حقوق	۱۰۴
بع نصیحتیں، پڑوسی کی قسمیں	۱۰۶
ن باتوں کی وصیت	"
ستی مقولے، پڑوسی کی حیثیت	۱۰۷
نہ جاہلیت کی تین پسندیدہ عادتیں	۱۰۸
یب پڑوسی کا مالدار پڑوسی پر دعویٰ	"
س آدمی ظالم ہیں۔	"
دی کے ساتھ حسن سلوک کی چار چیزیں	۱۰۹
جھوٹ	۱۱۰
حضرت لقمان کا مقولہ	"
چھ باتوں پر جنت کا وعدہ	"
غیبت	۱۱۲
یبت اور اس کی بدبو	۱۱۳

مضمون	صفحہ
برائی کے بدلے تحفہ	۱۱۳
ابن ادہمؒ کا مقولہ	"
اعمال کو برباد کرنے والی چیزیں	۱۱۴
تین چیزیں رحمت سے دور ہیں	"
غیبت پر فرشتوں کا تبصرہ	"
ایک مقولہ	۱۱۵
چغلی	"
سب سے برا کون ہے؟	"
چغلی کی وجہ سے عذاب قبر اور فضا	۱۱۶،۱۱۷
چغل خور شیطان سے زیادہ خطرناک ہے	۱۱۷
سات باتیں	"
چغل خور قابل اعتبار نہیں	۱۱۸
چغلی قبولیت دعا سے مانع ہے	"
چند بہترین مقولے	۱۱۹
احادیث	۱۲۰
حسد کا حاسد پر اثر	۱۲۱
حاسد اللہ کی نعمتوں کا دشمن ہے	۱۲۲
علماء سب سے زیادہ حسد میں مبتلا ہیں	"
حساب سے قبل جہنم میں لیجانے والی چیزیں	۱۲۳

مضمون	صفحہ
ایک مقولہ	۱۲۳
حسد کسی پر نہیں کرنا چاہیئے۔	"
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت	۱۲۴
حاسد اللہ کا مقابلہ کرتا ہے۔	۱۲۵
تکبر	"
تین آدمی عذاب کے مستحق ہیں	۱۲۶
سب سے پہلے جنت و جہنم میں جانیوالے	۱۲۷
اللہ کے بغوض و محبوب بندے	"
تکبر کی حقیقت	۱۲۸
سب سے زیادہ ناپسندیدہ آدمی	"
ایک عمدہ مقولہ	"
اکڑ کر چلنا اللہ کو ناپسند ہے۔	۱۲۹
متواضع کے ساتھ تواضع اور متکبر کے	"
ساتھ تکبر کرنا ہی اخلاق ہے۔	"
تواضع کا اعلیٰ درجہ	"
تواضع انبیاء اور تکبر کفار کا شیوہ ہے	"
حضرت عمرؓ دابن عمرؓ کی تواضع	۱۳۰
حضرت علیؓ و سلمان فارسیؓ کی تواضع	۱۳۱
صدقہ سے مال اور معافی سے مرتبہ بڑھتا ہے	۱۳۲
غصہ	۱۳۳
نفس کی خاطر سزا دینا درست نہیں	"
غلطی معاف کرنا اللہ کو پسند ہے	"
تین چیزوں کے بغیر ایمان کی حلاوت نہیں	۱۳۴
شیطان کو غصہ دلانے کا واقعہ	"
شیطان کے گمراہ کرنے کا واقعہ	"
حضرت موسیٰ اور ابلیس	۱۳۶
حضرت لقمان کی نصیحت، واقعہ	۱۳۸
مظلوم کے صبر پر فرشتہ کی مدد	"
جوامع الکلم	۱۳۹
زہد کی چار قسمیں	۱۴۰
حضرت ابودرداءؓ کی نصیحت	۱۴۱
طاقت کا موازنہ	"
ظالم کے لئے بددعا، انسانیت کی تعریف	۱۴۲
زبان	۱۴۳
مومن کی صفات، بلند مقام	"
چار بادشاہوں کے مقولے	"
دنیا کا محاسبہ، بزرگ کا واقعہ	۱۴۴
جاہل کی چھ علامتیں۔	۱۴۵

مضمون	صفحہ
حضرت عیسیٰؑ کا مقولہ زیادہ ہنسنے کی بُرائی	۱۴۵
رسول اکرمؐ کی نصیحت	۱۴۷
نصیحت خضرؑ	۱۴۸
قہقہہ لگا کر نہ ہنسنا چاہیئے	"
حسن بصریؒ کا مقولہ	"
چار باتیں ہنسنے نہیں دیتیں۔	"
تین چیزیں قلب کو سخت کر دیتی ہیں	۱۴۹
ہنسنا ہنسانا بربادی کا سبب ہے	"
انتہائی جامع و عجیب نصیحتیں	"
فہرست مضامین	
حصہ دوم	
حرص و طمع	۱۵۲
علم کی اہمیت اور حرص کی مذمت	"
حرص کی تقسیم	۱۵۳
حضرت عمرؓ کی زندگی کا ایک نمونہ	"
مال کا مقصد	۱۵۴
آدمی مرتے وقت تک باقی رہتا ہے	"
حضرت علیؓ کا فرمان حق	"

مضمون	صفحہ
تین آدمی تین باتیں تین حالتیں	۱۵۴
بلا ضرورت مکان بنانا	۱۵۵
حضرت عمرؓ کو حضرت علیؓ کی نصیحت	"
حضرت علیؓ کا لباس	۱۵۶
تین چیزیں بُرائی کی بنیاد ہیں	"
آدمؑ کی وصیت	"
چار ہزار میں سے چار	۱۵۷
مسافر کی طرح زندگی گزار	۱۵۸
آرزوؤں سے کم کرنے پر اعزاز	"
قلب کو روشن کرنیوالی چار چیزیں	۱۵۹
آرزوؤں کی زیادتی اور آزمائش	"
قلب کو سخت کرنیوالی چار چیزیں	"
مومن کی چھ پاکیزہ خصلتیں	۱۶۰
انسان کا اپنا مال	۱۶۱
حکمت کی پانچ باتیں	"
آخرت میں حضور کی رفاقت	"
دنیا کی محبت غم کا سبب ہے۔	۱۶۲
صبر پر تین محفوظ انعام	"
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت	۱۶۳
فرشتوں کا شبہ اور اُس کا جواب	۱۶۴

مضمون	صفحہ
اللہ کی نظر میں دنیا داروں کی حیثیت	۱۶۵
شیطان کا دعویٰ	"
تجارت مقدم ہے کہ عبادت؟	۱۶۶
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو وصف	۱۶۷
فقر اور دعا بار کا مقام	۱۶۸
فقر اور کی پانچ خصوصیات	۱۶۹
ایک لاکھ سے افضل ایک پیسہ	۱۷۰
خواہش پوری نہ ہونے پر اجر	"
ترازو میں فقر کی تعریف	"
فقیر کی عجیب و غریب مثال	۱۷۱
دانہ جنت میں جو سہ جہنم میں	"
فقیر کو حقیر سمجھنے والا ملعون ہے	"
حضرت ابو درداءؓ کا ارشاد	۱۷۲
فقر و مالداری کی تین پسندیدہ باتیں	"
چار کے بغیر چار کا دعویٰ باطل ہے	"
بھلائیوں سے دور رکھنے والی چار عادتیں	۱۷۳
غربت پسندیدہ چیز ہے	"
مال اور بغض و عداوت	"
احادیث	۱۷۴
ترک دنیا	۱۷۵
حضرت علیؓ کا خطرہ	۱۷۶

مضمون	صفحہ
دنیا میں انسان مسافر ہے۔	۱۷۶
دنیا و آخرت کی حقیقت	۱۷۷
ابراہیمؑ اللہ کے دوست کیسے بنے؟	۱۷۸
دل کو زندہ رکھنے والی چار چیزیں	"
حکمت کے چار مواقع	۱۷۹
حضرت علیؓ کا ارشاد	"
بدبختی کی چار علامتیں	۱۸۰
دنیا کی حقارت	"
دنیا مومن کی جیل اور کافر کی جنت ہے	"
دانہ جنت میں جو سہ جہنم میں	۱۸۱
کتنی پائیدار ہے یہ کشتی	"
کیسی بدشکل ہے یہ دنیا	"
تعجب ہے تم پر، دنیا کی محبت کا ثمرہ	۱۸۲
طالب و مطلوب، کیسی عجیب بات ہے یہ	۱۸۳
کیا اس کی مثال مل سکتی ہے؟	۱۸۴
زاہد کون ہے؟	۱۸۵
چار چیزیں کہاں ملیں گی؟	"
دنیا کی فکر اور تین سزائیں	"

مضمون	صفحہ
ایک نہایت قیمتی مقولہ	۱۸۶
نیکی اور بدی کی کنجی	//
انسان کتنا غلط سوچتا ہے؟	//
کون ہلکا کون بھاری؟	//
مصائب پر صبر کی فضیلت	۱۸۷
جوامع الکلم	//
دُو اور دُو اور ایک پانچ)	۱۸۸
فقیہ کون ہے؟	//
مصائب کو بُرا نہ سمجھو	۱۸۹
جسمانی تکالیف رحمت ہیں۔	//
مصیبت سے نہ گھبراؤ	۱۹۰
سب سے پہلے جنت میں جانیوالا	//
کفار کے لئے بددُعا	۱۹۱
دنیا کی تکالیف اور گناہوں کی معافی	//
کاش ہمارے جسم قینچیوں سے کاٹے جاتے	۱۹۲
چار سے چار کا مقابلہ	۱۹۳
پسند اپنی اپنی نظر اپنی اپنی	۱۹۴
دنیا و آخرت کی بھلائی	//
اے عاشق کمر کس لے	۱۹۵
دنیا کی نعمتوں سے دھوکہ نہ کھا	۱۹۵
نیکی کا خزانہ	۱۹۶
انبیاء و صالحین کا راستہ	//
فاقہ پر خوشی، بہادر عورت	۱۹۷
ہر تکلیف نعمت ہے	۱۹۸
قرآن کی امید افزا آیت	//
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعزیتی خط	//
مصیبت کا شکوہ نہ کر	۱۹۹
تورات کی چار سطر	۲۰۰
صبر کا ثواب بار بار ملتا ہے	//
حضرت عثمانؓ کی عجیب عادت	۲۰۱
تعزیت مسنون ہے	//
تعزیت و عبادت کا ثواب	۲۰۲
دو گھونٹ، دو قطرے، دو قدم	//
موت پر حد سے زیادہ غم نہ کر	۲۰۳
صبر کا نمونہ	//
ہر مصیبت پر اِنَّا لِلّٰہِ الخ پڑھو	۲۰۴
اِنَّا لِلّٰہِ الخ کی برکت	//
یہ دُعا صرف اُمتِ محمدیہ کو ملی	//
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر	//

مضمون	صفحہ نمبر
اللہ کی پانچ نعمتیں	۲۰۵
عقلمند کی پہچان	۲۰۶
صبر کی تین قسمیں	//
صبر کو آسان کرنے کی ترکیب	۲۰۷
ایک کتاب کے چھ سطر	//
احادیث	۲۰۸
اہل و عیال پر خرچ کی فضیلت	
تین قرعے اللہ معاف کرادے گا	۲۰۹
فرشتوں کی دُعا	۲۱۰
دار و مدار نیت پر ہے	//
دنیا کی مثال	//
جنت میں کون لوگ رہیں گے؟	۲۱۱
نہاری غلام کے چہرہ پر نہ مارو	۲۱۲
بدگمانی ہر حال میں غلط ہے۔	//
ملازم سے طاقت کے مطابق کام لو	//
غلام سے بُرا برتاؤ کی سزا	۲۱۳
جانوروں کیساتھ بھی حسنِ سلوک کرو	//
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تنبیہ	//
تین آدمیوں کے لئے دوگنا اجر	۲۱۴
روٹی کا ٹکڑا اور مغفرت	۲۱۴
یتیم کے ساتھ حسنِ سلوک	۲۱۵
صبر اور جنت	۲۱۶
یتیم اور قلب کی نرمی	//
کسی نے کیا خوب فرمایا	//
یتیم کو نہ مارو	//
لڑکیوں کے ساتھ نرمی کرو۔	۲۱۷
احادیث	//
زنا کاری	۲۱۸
زنا کی چھ بُرائیاں	۲۱۹
جہنم کی کچھ کیفیات	۲۲۰
زنا اور وبائی امراض	۲۲۲
احادیث	//
سود	۲۲۳
کہیں ڈس نہ لے	//
سود اور بربادی	۲۲۵
چار مہلک باتیں	//

مضمون	صفحہ نمبر
احادیث	۲۲۵
گناہ	
تورایت کے دس باب	۲۲۶
مومن کامل	۲۲۷
تھوڑے پر قناعت کرلے	۲۲۸
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عوام کی مثال	//
پانچ باتیں اور توبہ	۲۲۹
بڑوں کی بڑی بات	۲۳۰
نوجوانی اور یہ کیفیت	//
محاسبہ کرتے رہو	۲۳۱
محبوب سے غداری نہ کر	//
ایک عمدہ نصیحت	//
کتنے متقی تھے ہمارے اسلاف	۲۳۲
گناہ کی دس برائیاں	
سب سے بڑا بخیل اور ظالم	۲۳۳
چراغ معرفت بجھ نہ جائے	//
علم بے اثر کیوں ہے؟	//
پانچ فرشتوں کی پکار	//
حکیمانہ اقوال	۲۳۵

مضمون	صفحہ نمبر
مفلس کون ہے؟	۲۳۶
مظلوم کی مدد کرو ورنہ	۲۳۷
ظالم کی مدد نہ کرو	//
سب سے بڑا جاہل	۲۳۸
حضرت علیؓ کا مقولہ	//
کتنے محتاط تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم	//
حقوق العباد	۲۳۹
قرض سے غفلت نہ برتو	۲۴۰
خدمت خلق کی فضیلت	//
ظلم، ایمان کے لئے خطرہ	//
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت	//
گمراہی کی تین باتیں	۲۴۱
کتنا سخت ہے یہ عذاب	//
احادیث	۲۴۲
رحمت وشفقت	
رحم کر تجھ پر رحم کیا جائے گا	۲۴۳
رحم دلی اور جنت	//
کسی کو ملامت نہ کرو	//
ہمدردی کا معیار	۲۴۴

مضمون	صفحہ نمبر
کیا اس کی نظیر ملے گی؟	۲۴۴
اسلاف ہو تو ایسا	//
رحم وسخاوت پر جنت	۲۴۵
مسلمانوں کے دس حق	//
ایمان کامل	//
اپنے گریبان میں جھانک	۲۴۶
حضرت عیسیٰؑ کی نصیحت	//
تین جامع کلمے	۲۴۷
ایمان کو مکمل کرنیوالی تین باتیں	//
اللہ کی پسندیدہ تین باتیں	//
خیر کا مرکز، احادیث	۲۴۸
خوف خدا	۲۴۹
عقلمند کون ہے؟	//
علامت اُمید وبیم	۲۵۰
ارشاد باری تعالیٰ	//
فرشتوں میں اللہ کا خوف	۲۵۱
جہنم کا خوف	//
خوف سے گناہ معاف ہوتے ہیں	//
تین اور تین	//

مضمون	صفحہ نمبر
خوف خدا کی علامت	۲۵۲
ہزار میں ایک	۲۵۳
عمل کے بغیر جنت نہیں ملے گی	۲۵۴
آتا ہے کیف مگر کبھی کبھی	۲۵۵
چار باتوں سے ڈرو	۲۵۶
اللہ کا ذکر	۲۵۷
تین دشوار مگر اہم چیزیں	//
سب سے افضل عمل، علامت ایمان	//
حضرت علیؓ کا مقولہ، شیطان	۲۵۸
بھاگتا ہے۔	
قلب کی جلا، شیطان کی مایوسی	۲۵۹
انسان وشیطان کا مقابلہ	//
ان پانچ کو یاد رکھنا	۲۶۰
پھر ان باتوں سے کیا فائدہ؟	۲۶۱
ذکر اللہ کی برکت، ذکر اللہ کا نور	//
محبوب ومبغوض بندہ کی پہچان	۲۶۲
بسم اللہ کا اثر، مجلس کا کفارہ	//
ذکر کی حقیقت وتقسیم	۲۶۳
ذکر اللہ کی پانچ خصوصیات	۲۶۴
احادیث	//

مضمون	صفحہ نمبر
دُعا	۲۶۵
پانچ کے بعد پانچ	//
کاش دنیا میں کوئی دعا قبول نہ ہوتی	۲۶۶
جیسے کھانے میں نمک	//
عجلت نہ کر	//
دعا کی قبولیت اور یقین	//
دعوات سحر گاہی	۲۶۷
دعا کے قابل بنو	//
قبولیت دُعا کے سات موانع	۲۶۸
حرام سے بچو، دُعا قبول ہوگی	۲۶۹
چار میں کوئی بھلائی نہیں	//
قلب کا علاج	//
جامع دُعا	۲۷۰
تسبیحات	//
آسان، وزنی اور پسندیدہ	//
دو کلمے	//
آگ سے بچانے والی ڈھال	//
کلمہ سوم کا تجزیہ	۲۷۱
ایمان، محبتِ الٰہی کی علامت	۲۷۲

مضمون	صفحہ نمبر
درُود شریف	۲۷۳
خوشخبری	//
درُود اور دعا	//
ظلم کی چار باتیں	//
درُود اور گناہوں کی معافی	۲۷۴
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	//
کلمہ شہادت کا وزن	//
ایک آیت کی تفسیر	۲۷۵
پروانۂ جنت	//
موت کے وقت تسلی دو	۲۷۶
جنت کی قیمت	۲۷۷
آپ غمگین کیوں ہیں؟	//
یقین پیدا کرو	۲۷۸
افضل الکلام	۲۷۹
تین کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں	۲۸۰
شرافت کی سات نشانیاں	۲۸۱
اعتبار خاتمہ کا ہے	//
حضرت نوحؑ کی وصیت	۱۰
چہل حدیث	۲۸۳

علمائے کرام کے تاثرات

فخر الاماثل حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ صاحب دامت برکاتہم مہتمم دارالعلوم دیوبند

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تنبیہ الغافلین مؤلفہ فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ جو علوم الٰہیہ کے مشہور امام ہیں اس کا ترجمہ عزیز محترم مولانا محفوظ الحسن صاحب فاضل دیوبند نے فرمایا ہے جو کتابی صورت میں آپ کے سامنے، احقر نے جستہ جستہ اس کے بعض مقامات سے استفادہ کیا۔

کتاب، حقیقت یہ ہے کہ "زر و جواہر کا خزانہ" ہے اور ایک ایسا علمی اور اعلائی ذخیرہ ہے کہ اگر ہر وقت ایک مسلمان کے پاس رہے اور اس کے مطالعہ کی توفیق عطا رہے تو آدمی بآسانی خود بخود متقی اور پارسا بن سکتا ہے۔

مولانا موصوف محترم نے مسلمانوں پر احسان فرمایا ہے کہ یہ انمول دولت ان کے ہاتھوں میں دے دی جس کا معاوضہ پوری دنیا مل کر بھی نہیں بن سکتی۔

فَجَزَاہُ اللّٰہُ عَنَّا اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

حق تعالیٰ مترجم وام مجدہ کو علمی و عملی ترقیات سے نوازے اور لوگوں کو اس مجاہدہ نافعہ سے استفادہ کی توفیق بخشے۔ (آمین)

محمد طیب

رئیس جامعہ دارالعلوم دیوبند ۹۸/۱۶/۱۱ھ

حضرت مولانا سیّد فخر الحسن صاحب دامت برکاتہم

صدر المدرسین دار العلوم دیوبند

عزیزم مولانا محفوظ الحسن صاحب سنبھلی کی تالیف "روضۃ الصالحین" نظر سے گزری، یہ اصل کتاب تنبیہ الغافلین کے مضمون و ماخذ کی ترجمان ہے۔

میں مولانا موصوف سے زمانہ طفولیت سے واقف ہوں وہ ایک بلا صلاحیت فاضل دیوبند ہیں، کتاب کے بارے میں مولانا اخلاق حسین صاحب قاسمی اور مفتی عزیز الرحمن صاحب بجنوری کے تاثرات سے میں متفق ہوں۔ بلکہ میرے نزدیک ان کی تحریری کتاب کی صوری و معنوی خوبیوں پر کما حقہ روشنی ڈالنے سے قاصر رہیں۔

حق تعالیٰ اس کتاب کو شرفِ قبولیت سے نوازے، مجھے اور ان کو مزید لکھنے کی توفیق نصیب فرماتے۔ (آمین)

سیّد فخر الحسن غفرلہٗ

صدر المدرسین دار العلوم دیوبند

(۱۶/۹۸/۱۱ھ)

حضرت مولانا اخلاق حسین صاحب قاسمی

مفسّر قرآن و صدر جمعیۃ علماء دھلی

دعوت حق کے کامیاب طریقوں میں سے ایک طریقہ "الموعظۃ الحسنۃ" بھی ہے۔ قرآن کریم نے اس طریقہ کو ۳ طریقوں میں سے دوسرا درجہ دیا ہے۔ (النحل ۱۲۵)

اس کا مطلب متوثر، دل نشین اور بہتر افہام و تفہیم کے ساتھ نصیحت کرنا ہے وعد و وعید، خوف و خشیت، امید و رجا، مثالوں اور واقعات کے ذریعہ دلوں میں ایمان و عمل کا شوق پیدا کرنا، یہی موعظہ حسنہ کہلاتا ہے۔

موعظہ حسنہ میں مؤلف کتاب فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ البکری بڑی شہرت رکھتے ہیں۔

عزیزم مولانا محفوظ الحسن صاحب قاسمی السنبھلی (جو گھوارہ علم سنبھل کے ایک مشہور علمی گھرانے کے چشم و چراغ ہیں) نے بڑے سلیقہ کے ساتھ اس کا خلاصہ کیا ہے اور جو اصل کتاب میں ہے وہی اثر خلاصہ میں قائم رکھنے کی کوشش کامیاب کی ہے۔

خدا تعالیٰ موصوف کی کوشش کو قبول فرماتے اور اس میں روحانی اثر پیدا کر دے، یہ اسی کا کام ہے۔

اخلاق حسین قاسمی دہلوی

ادارہ رحمتِ عالم، لال کنواں، دہلی

(۲۷ ستمبر ۱۹۷۸ء)

مقدّمہ

حضرۃ مولانا مُفتی عزیز الرحمٰن صاحب، مدظلہ العالی

حامداً ومُصلّیاً، امّابعد

زیرِ نظر کتاب "تنبیہ الغافلین" کا ترجمہ اور خلاصہ ہے جو علماء میں معروف کتاب ہے، تنبیہ الغافلین کے مؤلف نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم المعروف الفقیہ ابواللیث سمرقندیؒ متوفی سنہ ۳۷۳ھ ہیں، فقہ کی بہت سی کتابوں میں آپ کے فتاویٰ ملتے ہیں، کم از کم چودہ پندرہ کتابوں کے مؤلف ہیں جن میں سے ایک کتاب "تنبیہ الغافلین" ہے آپ اپنے زمانہ میں امام الہدیٰ کے نام سے بھی مشہور تھے، زہد وتقویٰ کا یہ عالم تھا کہ جب سفر میں جاتے تو استنجا کے ڈھیلے ساتھ رکھتے تھے، جب ان سے دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ میں کسی دوسرے کی ملکیت سے بلا اس کی اجازت کے ڈھیلا استعمال کرنا اچھا نہیں سمجھتا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ میں جب سے سن شعور کو پہنچا ہوں کبھی جھوٹ نہیں بولا، آپ کی تاریخِ وفات ۱۱ جمادی الآخر سنہ ۳۷۳ھ ہے "نور حدقہ" سے تاریخ وفات نکلتی ہے۔

چوتھی سن ہجری کے حالات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ثمرقند وبخارا اور اس کے نواح میں جتنے علماء حضرات تھے وہ اصلاحی ذہن اور وعظ وتلقین وارشادات کے جذبات رکھتے تھے، چنانچہ حکیم ترمذیؒ، ابوبکر محمد اسحاقؒ ابواللیث سمرقندیؒ جیسے حضرات کے حالات سے اس تاریخی پس منظر کا پتہ چلتا ہے، تنبیہ الغافلین بستان اور دیگر کتابوں سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔

بستان ابواللیث سمرقندیؒ کا ایک قلمی نسخہ راقم الحروف کے پاس تھا اس کو مرتب کر کے ترجمہ وحواشی کے ساتھ شائع کیا اور ماخذ وحوالجات کی بھی نشاندہی کی۔ بستان کے ساتھ دوسری کتاب تنبیہ الغافلین کو بھی میں نے پڑھا پڑھنے کے بعد نیت کی تھی کہ اس کو مترجم ومرتب کروں گا۔ لیکن.....

نہ ہر مرد سے نہ ہر کار سے

یہ سعادت جناب مولانا محفوظ الحسن صاحب سنبھلی کی قسمت میں تھی کہ انہوں نے اس کتاب کا ترجمہ اور خلاصہ کیا، کتاب کیسی ہے؟ یہ بات اس کے تاریخی پس منظر سے بخوبی ظاہر ہے۔ اس کی چھوٹی چھوٹی نصیحتیں، حکیمانہ اقوال، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور قرآن پاک کی آیات، اثر ونہ تاثیر کا عجیب وغریب نسخہ بن گئی ہے۔

مترجم ومرتب مولانا محفوظ الحسن صاحب سنبھلی ایک جوان اور صالح گوشہ نشین لوگوں میں سے ہیں، فاضل دارالعلوم دیوبند ہیں، میں نے ان کے ترجمہ وتلخیص کو از اوّل تا آخر پڑھا ہے، بہت خوب ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرماتے اور مزید کی توفیق عطا فرماتے۔

(آمین)

عزیز الرحمٰن عفرلہ

مدنی دارالافتاء مدرسہ مدینۃ العلوم بجنور

۱۵ شوال المکرم سنہ ۹۸ھ

پیش لفظ

اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ جس طرح عمل کے لئے علم بنیاد اور اصل کی حیثیت رکھتا ہے اسی طرح اسلاف و اکابر کے حالات اور ان کی زندگی مطالعۂ اعمال کے لئے دعوت و تحریک کا مؤثر ترین ذریعہ ہے، بقول شخصے!

جو بزرگوں کی سیرت اور ان کے مواعظ سے اعراض کرتا ہے وہ دو برائیوں کے اندر ملوث ہو جاتا ہے، یا تو وہ بہت معمولی عمل کر کے اپنے کو اسلاف میں شمار کرنے لگتا ہے یا معمولی جد و جہد کو بڑا سمجھ کر غرور میں مبتلا ہو جاتا ہے، اپنے کو سب سے اعلیٰ اور دوسروں کو حقیر سمجھنے لگتا ہے جس سے اس کی محنت بیکار اور عمل ضائع ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

تَفَكُّرُ السَّاعَةِ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ — ایک گھڑی غور و فکر کرنا ایک سال کی عبادت سے افضل ہے۔

یہی زیر نظر تالیف کا مبنیٰ ہے۔

چونکہ آج کل لوگوں کی طبائع اختصار پسند ہیں اس لئے طویل بحثوں کو چھوڑ کر اختصار اور جامعیت کے ساتھ اکثر مقولوں پر اکتفا کیا گیا ہے۔

میں اپنی علمی کی تنگی اور کمزوریوں سے خوب واقف ہوں، میں کسی بھی طرح تصنیف و تالیف جیسے دشوار کام کا اہل ہرگز نہیں ہوں اس کے باوجود بہت دنوں سے اپنے قلب میں یہ جذبات محسوس کر رہا تھا کہ کوئی ایسا کام کروں جس سے عوام کو دینی فائدہ پہنچے تاکہ وہ میری نجات کا ذریعہ بن سکے۔

خدا کرے یہ حقیر تالیف عوام کی اصلاح اور مجھ ناکارہ کی نجات کا ذریعہ

بن جائے، وَلَيْسَ ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

میری علمی کمزوریوں کی وجہ سے اس مختصر تالیف میں غلطیوں کا قوی امکان ہے، اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ وہ کمزوریوں اور غلطیوں کی نشاندہی فرما کر مجھ پر احسان فرمائیں۔

اس سلسلہ کا یہ پہلا جزو ہے، ابھی اسی طرح دوسرا جزو اور پیش کرنے کا عزم ہے، اللہ تعالیٰ مجھے اس کی توفیق، ہمت اور صلاحیت عطا فرمائے۔

(آمین)

پڑھنے والوں سے استدعا ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں حقیر مؤلف کو فراموش نہ فرمائیں۔

محفوظ الحسن سنبھلی

۲۵، مارچ ۱۹۷۸ء

پیشِ لفظ .... جزوِ دوم

ایک سال کے شدید انتظار کے بعد روضۃ الصالحین کا دوسرا جزو حاضر ہے۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس ناچیز کی یہ حقیر کوشش اس قدر کامیاب و مقبول ہوگی اور ہر طرف سے تحسین و آفرین کی اتنی صدائیں بلند ہوں گی کہ فوراً ہی جلد اوّل کا دو ہزار کا ایڈیشن ختم ہو کر دوسرا چھپوانا پڑے گا۔

فالحمد للہ والمنۃ، بلاشبہ یہ سب کچھ مؤلف تنبیہ الغافلین

حضرت فقیہ ابواللیث سمرقندی کے خلوص کی برکات کا فیض ہے ورنہ ؎

کہاں میں اور کہاں یہ نکہت گل
نسیم صبح تیری مہربانی

دوسرے حصے کی طباعت کا ہر طرف سے تقاضا تھا، خود میری بھی یہی کوشش تھی کہ طالبانِ فیض کو زحمتِ انتظار نہ دوں۔

الحمدللہ کہ وہ آرزو اور کوشش اب حقیقت بن کر سامنے آتی اور جزو ثانی بھی اب پیشِ خدمت ہے۔

باری تعالیٰ مجھے اور آپ کو ان جواہر پاروں پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرماتے۔ آمین۔

محفوظ الحسن غفرلہ

اب یہ دونوں جلدیں یکجا ایک جلد میں شائع ہو رہی ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْمُصْطَفٰی وَنَبِیِّہِ الْمُجْتَبٰی وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَاَصْحَابِہِ اَجْمَعِیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ

اخلاص

ریاکاری شرک اصغر ہے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! مجھے تمہارے سلسلہ میں جس بات کا خوف شرکِ اصغر کا ہے، صحابہؓ نے عرض کیا، شرکِ اصغر کیا ہے؟ فرمایا: ریاکاری۔

ریاکاروں سے قیامت میں کہا جائے گا، جاؤ جن کے لئے دنیا میں تم نے اعمال کئے تھے اگر ان کے پاس دینے کو کچھ ہو تو انہی سے اپنے اعمال کا بدلہ لے لو۔

ریاکار کی مثال

کسی حکیم کا مقولہ ہے ریاکار کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے اپنی تھیلی کو بجائے پیسوں کے کنکریوں سے بھر لیا ہو اس کو اس سے کوئی فائدہ نہیں سوائے اس کے کہ تھیلی بھری دیکھ کر لوگ اس کو مالدار سمجھ لیں، لیکن اس سے تھیلی والا کوئی حاجت پوری نہیں کر سکتا، اسی طرح ریاکار کو دیکھنے والے تو ضرور نیک اور متقی سمجھیں گے لیکن اللہ کے یہاں ان اعمال پر اس کو کچھ ملنے والا نہیں۔

سات چیزیں سات کے بغیر بیکار ہیں

ایک بزرگ کا مقولہ ہے، جو سات باتوں پر عمل

کرے اور سات پر نہ کرے اس کا عمل بیکار ہے۔

۱۔ اللہ کے خوف کا دعویٰ کرے لیکن گناہوں سے پرہیز نہ کرے تو اس کا یہ دعویٰ غلط اور لاحاصل ہے۔

۲۔ اللہ سے ثواب کی اُمید رکھے اور نیک عمل نہ کرے (اگرچہ اللہ عمل کے بغیر بھی ثواب دے سکتا ہے، لیکن اس کا قانون یہی ہے کہ ثواب نیک عمل کرنے والے کو ہی ملے گا۔)

۳۔ نیک کام کرنے کی خواہش تو ہو لیکن عزم نہ ہو۔

۴۔ دُعا بغیر محنت کے (یعنی نیک بننے کی کوشش بالکل نہ کرے تنہا دعا پر اکتفا کرے وہ محروم رہے گا)

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا	جن لوگوں نے ہمارے لئے محنت کی ہم ان
لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا	کو ضرور اپنے رستے دکھائیں گے۔

۵۔ استغفار بلا ندامت یعنی زبان سے استغفار کرے لیکن دل میں ندامت پیدا نہ ہو تو ایسے استغفار سے کیا فائدہ؟

۶۔ باطن کی اصلاح کئے بغیر ظاہری دبناوٹی نیکی بے کار ہے۔

۷۔ کوشش بغیر اخلاص کے (اخلاص کے بغیر بڑی سے بڑی نیکی اور دینی محنت بیکار ہے۔

عمل کے ظاہر ہو جانے پر دُوہرا اجر

کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا میں بہت خاموشی کے ساتھ کوئی کام کرتا ہوں لیکن لوگوں کو معلوم ہو جاتا ہے اس سے مجھے خوشی ہوتی ہے اس پر ثواب ملے گا یا نہیں (کیونکہ بظاہر یہ اخلاص کے خلاف معلوم

ہوتا ہے) فرمایا دوہرا اجر ملے گا ایک چھپانے پر دوسرا ظاہر ہو جانے پر۔

تشریح: خاموشی سے کرنا اخلاص کی علامت ہے جو باعث اجرِ عظیم ہے ظاہر ہو جانے سے دوسروں کو بھی عمل کا موقع ملا اس کا اجر بھی اس کو ملے گا۔ بقاعدہ

مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً	جس نے عمدہ طریقہ رائج کیا اس کو اس کا
حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ	اجر ملے گا اور دوسرے عمل کرنے والوں
عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ (مسلم)	کو بھی اس کا اجر ملے گا۔

البتہ اس کی خواہش یا کوشش کرنا کہ میرا عمل لوگوں پر ظاہر ہو جائے یقیناً اخلاص کے خلاف ہے۔

مخلص کون ہے؟

کسی نے ایک بزرگ سے معلوم کیا کہ مخلص کون ہے؟ فرمایا مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیوں کو اس طرح چھپائے جس طرح برائیوں کو چھپاتا ہے، عرض کیا اخلاص کی غایت کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو لوگوں کی جانب سے کی جانے والی تعریف کو پسند نہ کرے۔

اللہ کے مخصوص بندہ کی پہچان

حضرت ذوالنون مصریؒ سے کسی نے معلوم کیا، اللہ کے پسندیدہ اور مخصوص بندہ کی کیا پہچان اور علامت ہے، فرمایا چار علامتیں ہیں۔

(۱) وہ راحت کو ترک کر دے۔

(۲) اس کے پاس تھوڑا بہت جو کچھ بھی ہو اس میں سے اللہ کے لئے ضرور خرچ کرے۔

(۳) اپنے مرتبہ اور مقام کے تنزل پر خوش ہو۔

(۴) اس کی نظر میں تعریف و ندامت یکساں ہو۔

ریاکار کی چار علامتیں ہیں

ریاکار کی چار علامتیں ہیں :
(۱) تنہائی میں نیک کام میں سستی کرتا ہے۔
(۲) لوگوں کے سامنے پورے نشاط اور چستی سے کرتا ہے۔
(۳) جس کام پر لوگ تعریف کریں اس کو اور زیادہ کرتا ہے۔
(۴) جس عمل پر اس کی برائی کی جائے اس کو کم کر دیتا ہے (حضرت علیؓ)

عمل کا قلعہ

تین چیزیں عمل کے لئے بمنزلہ قلعہ کے ہیں۔
(۱) یہ خیال کرے کہ عمل کی توفیق اللہ کی جانب سے ہے (تاکہ غرور اور تکبر پیدا نہ ہو)
(۲) ہر عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرے (تاکہ نفس کی خواہش ٹوٹ جائے)
(۳) عمل کا بدلہ اور ثواب صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کرے (تاکہ قلب سے ریا اور طمع نکل جائے۔

اخلاص چرواہے سے سیکھو

کسی بزرگ نے فرمایا کہ انسان کو چرواہے سے ادب و اخلاص سیکھنا چاہیئے۔ کسی نے عرض کیا کس طرح؟ فرمایا جب چرواہا بکریوں کے پاس نماز پڑھتا ہے تو اس کو اس کا خیال تک بھی نہیں آتا کہ بکریاں میری تعریف کریں گی، اسی طرح عامل کو چاہیئے کہ وہ لوگوں کی تعریف و برائی سے بے نیاز ہو کر اللہ کی عبادت کرے۔

عمل کی قبولیت کیلئے چار شرطیں

ہر عمل کی قبولیت کے لئے چار چیزیں ضروری ہیں۔

(۱) **علم** : علم کے بغیر عمل کا صحیح ہونا دشوار ترین بلکہ ناممکن ہے اور وہی عمل قبول ہوتا ہے جو صحیح ہو۔

(۲) **نیت** (نیت کے بغیر عمل باعثِ اجر نہیں ہوتا، بعض اعمال نیت کے بغیر معتبر ہی نہیں)
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ عمل کا دارومدار نیت پر ہے۔

(۳) **صبر** : ہر عمل کو صبر و سکون کے ساتھ کرے، یا عمل کرنے میں جو پریشانیاں پیش آئیں ان پر بطیبِ خاطر صبر کرے)
(پہلی دو چیزیں عمل سے پہلے اور تیسری چیز درمیان کی ہے)

(۴) **اخلاص** : اخلاص کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔

صالح کی پہچان

حضرت شقیق بن ابراہیم الزاہدؒ سے کسی نے دریافت کیا یا بد؟ فرمایا تین باتوں سے، اوّل اپنے باطن کا حال بزرگوں سے بیان کرو لوگ مجھے نیک کہتے ہیں، ہمیں کیسے سمجھوں کہ میں نیک ہوں اگر وہ اس کو پسند کریں تو نیک ہے ورنہ بد، دوم اپنے دل پر دُنیا پیش کر اگر وہ اس کو رد کر دے تو نیک ہے ورنہ نہیں، سوم خود پر موت کو پیش کر اگر دل اس سے راضی اور خوش ہو تو سمجھ لے کہ تو نیک ہے ورنہ نہیں۔
اگر کسی کو یہ تینوں باتیں حاصل ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کا شکر کرے۔ اور اپنی عاجزی کا اظہار کرے کہیں اس کے عمل میں ریا نہ پیدا ہو جائے، جو سارے کیے کرائے پر پانی پھیر دے۔

تین اہم باتیں

بعض بزرگ جب کسی کو خط لکھتے تو اس میں تین باتیں ضرور لکھتے!
(۱) جو آخرت کے لیے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے دنیا کے کاموں کو درست فرما دیگا۔

(۲) جو اپنے اور اللہ کے درمیان معاملہ کو درست کرے گا (یعنی اللہ سے اس کا معاملہ اخلاص کا ہوگا) تو اللہ تعالیٰ اس کے اور لوگوں کے درمیان معاملات کو درست فرما دے گا۔

(۳) جو اپنے باطن کو ٹھیک کرلے گا، اللہ اس کے ظاہر کو ٹھیک کر دے گا

(عوف بن عبداللہ رضی)

تین چیزیں ہلاکت کا سبب ہیں

جب اللہ کسی بندہ کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اسکو تین چیزوں میں مبتلا کر دیتا ہے

(۱) اس کو علم دیتا ہے لیکن عمل کی توفیق سلب کر لیتا ہے۔

(۲) صالحین کی صحبت کا موقع دیا جاتا ہے لیکن ان کے مرتبہ کی معرفت اور ان کی قدر دل سے نکالی جاتی ہے۔

(۳) نیک کام کرنے کا موقع دیا جاتا ہے لیکن اخلاص سے محروم کر دیا جاتا ہے، یہ اسکی نیت کی خرابی اور خبثِ باطن کی وجہ سے ہوتا ہے، ورنہ اگر نیت درست ہو تو علم کا نفع، عمل میں اخلاص اور بزرگوں کی قدر ضرور ہوگی۔

ریاکار کے چار نام

کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت میں نجات کس کام کی وجہ سے ہوگی، فرمایا اللہ کے ساتھ دھوکہ نہ کرو، عرض کیا اللہ کے ساتھ دھوکہ کرنے کا کیا مطلب ہے، فرمایا: اللہ کے حکم پر عمل، صرف اللہ کے لیے کرو غیر اللہ کے لیے نہیں۔

اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے عمل کرنا ہی اللہ کے ساتھ دھوکہ کرنا ہے یا ریا سے بچو کیونکہ ریا شرک ہے۔ ریاکار کو قیامت میں چار ناموں سے پکارا جائے گا، یا کافر۔ یا فاجر۔ یا غادر (دھوکہ باز) یا خاسر تیرا عمل ضائع ہو گیا تیرا

اجر باطل ہو گیا آج تیرا کوئی حصہ نہیں، اور دھوکہ باز اپنے عمل کا بدلہ اسی سے لے جس کے لیے تو نے عمل کیا تھا، اس حدیث کے راوی (صحابیؓ) نے اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ یہ بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

کسی نے خوب فرمایا ہے:

"نیکی کرنے سے اس کی حفاظت زیادہ سخت ہے"

نیک عمل کی مثال

ابوبکر واسطی فرماتے ہیں نیک عمل کی مثال شیشہ کی سی ہے ذرا سی بے احتیاطی سے شیشہ ٹوٹ جاتا ہے اور پھر درست نہیں ہوتا۔

اسی طرح نیک عمل ریا اور عجب (خود پسندی) سے برباد ہو جاتا ہے اور پھر باعث اجر نہیں رہتا۔

تنبیہ: عمل میں ریاکاری کا خطرہ ہو تو انتہائی کوشش کر کے اس کو دور کرے لیکن کوشش کے باوجود اگر دور نہ ہو تو اس کی وجہ سے عمل کو ترک نہ کرے بلکہ استغفار کرتا رہے شاید اللہ تعالیٰ دوسرے عمل میں اخلاص عطا فرمائے۔

واقعہ

کسی نے مسافر خانہ بنوایا اور دل میں یہ خلجان تھا کہ میرا عمل قبول بھی ہوگا یا نہیں، یعنی اپنے اخلاص پر شبہ تھا اس شخص سے کسی نے خواب میں کہا، بالفرض اگر تیرا یہ عمل اخلاص سے خالی بھی ہے تو ان مسلمانوں کی دعائیں یقیناً مخلصانہ اور مقبول ہیں جو اس مفید کام کی وجہ سے تیرے لئے کرتے ہیں، یہ سن کر وہ شخص خوش اور مطمئن ہو گیا۔

موت اور اُس کی شدّت

موت کی تکلیف نصیحت ہے

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت کی تکلیف تلوار کی تین سو ضرب کے برابر ہوتی ہے، نیز فرمایا، موت کی شدّت اور تکلیف میری اُمت کے لئے نصیحت ہے۔

پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت جان

حضرت میمون بن مہران سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو۔
(۱) بڑھاپے سے پہلے جوانی کو (۲) بیماری سے پہلے تندرستی کو۔
(۳) مشغولیت سے پہلے فرصت کو (۴) محتاجی سے پہلے مالداری کو (۵) موت سے پہلے زندگی کو۔

جوانی اور طاقت کے زمانہ میں جو عبادت اور محنت ہو سکتی ہے بڑھاپے میں اس کا تصور بھی مشکل ہے، دوسرے جب جوانی میں معصیت اور کسل کی عادت ہو جاتی ہے تو بڑھاپے میں اس کا بدلنا نہایت دشوار ہے۔ تندرستی کا زمانہ نہایت غنیمتی زمانہ ہے اس کا صحیح اندازہ بیماری ہی میں ہوتا ہے اس لئے تندرستی کے زمانہ کو ضائع کرنا انتہائی نقصان کی بات ہے۔ رات فرصت کا وقت ہے اگر اس کو ضائع کر دیا اور ذکر و عبادت میں مشغول نہ ہوا، تو دن میں دنیا کے مشاغل کہاں فرصت لینے دیں گے خصوصاً سردی کی راتیں۔

سردی کا موسم مومن کے لئے غنیمت ہے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلشِّتَاءُ غَنِيْمَةُ الْمُؤْمِنِ طَالَ لَيْلُهٗ فَقَامَهٗ وَقَصُرَ نَهَارُهٗ فَصَامَهٗ

سردی کا موسم مومن کے لئے بہت غنیمت ہے رات لمبی ہوتی ہے تو وہ اس میں عبادت کرتا ہے اس کا دن چھوٹا ہوتا ہے تو روزہ رکھتا ہے

(سردی کی راتوں میں عبادت کرنا اور دن میں روزہ رکھنا سہل تر ہے)

نیز فرمایا:

اَللَّيْلُ طَوِيْلٌ فَلَا تَقْصُرْهُ بِمَنَامِكَ وَالنَّهَارُ مُضِيْئٌ فَلَا تُكَدِّرْهُ بِاٰثَامِكَ

رات لمبی ہے اس کو اپنی نیند سے چھوٹا نہ کر اور دن روشن ہے اس کو اپنے گناہوں سے تاریک نہ کر۔

اللہ نے جو کچھ تجھے دیا ہے اس پر قناعت کر اور راضی رہ، اگر قناعت و رضا حاصل ہو جاتے تو اس کو غنیمت جان اور اللہ کا شکر ادا کر، دوسروں کے پاس جو مال ہے اس کی طمع نہ کر۔

زندگی میں ہر عمل کیا جا سکتا ہے، موت کے بعد انسان کچھ کرنے پر قادر نہیں ہوگا، اس لئے زندگی کو غنیمت جان کر جو کچھ کرنا ہے کر لے۔

کسی کا کتنا عمدہ فارسی مقولہ ہے۔

بکود کی بازی۔ پیری سستی بچپن کھیل میں گزارا، بڑھاپا سستی میں
بجوانی مستی، خدارا کے پرستی؟ جوانی مستی میں گزاری، خدا کی عبادت

کس وقت کرے گا۔

قبر جنت کا باغیچہ یا جہنم کا گڑھا ہے

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر جنت کا باغیچہ ہے (مومن کے لئے) یا جہنم کا گڑھا ہے (کافر کے لئے) لہٰذا موت کو کثرت سے یاد کیا کرو جو تمہاری نفسانی خواہشات پر پانی پھیر دینے والی ہے۔

موت کی مثال: حضرت عمرؓ نے حضرت کعبؓ سے فرمایا کچھ موت کا حال بتایئے! فرمایا، موت کانٹے دار درخت کی طرح ہے جو انسان کے پیٹ میں داخل کر دیا جاتے اور اس کا ایک ایک کانٹا انسان کے رگ و ریشہ میں پیوست ہو جاتے پھر کوئی طاقتور آدمی اس کو زور سے کھینچے اور وہ درخت گوشت پوست کو کاٹتے ہوتے باہر نکلے یہی موت کا حال ہے۔

تین چیزیں نہیں بھولنی چاہئیں

کسی بزرگ نے کہا ہے تین چیزیں کسی سمجھ دار آدمی کو نہیں بھولنی چاہئیں:

(۱) دنیا اور اس کے حالات کا فنا ہونا (۲) موت (۳) وہ مصیبتیں جن سے انسان کو امان نہ ملے۔

چار چیزوں کی قدر چار ہی آدمی جانتے ہیں

(۱) جوانی کی قدر بوڑھا ہی جانتا ہے (۲) عافیت کی قدر مصیبت زدہ ہی جانتا ہے (۳) صحت کی قدر بیمار ہی جانتا ہے (۴) زندگی کی قدر مُردہ ہی جان سکتا ہے۔

موت کی حقیقت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ میرے والد (عمرو بن العاصؓ) اکثر یہ فرمایا کرتے تھے کہ اس آدمی پر مجھے بہت تعجب ہوتا ہے جس پر موت کے آثار ظاہر ہونے لگیں اور اس کے ہوش و حواس باقی ہوں زبان بھی بند نہ ہوتی ہو، وہ موت کی کیفیت کیوں نہیں بتاتا، اتفاق سے جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان کے ہوش و حواس باقی تھے اور زبان بھی کھلی ہوتی تھی، میں نے عرض کیا ابا جان ایسی حالت میں موت کی کیفیت نہ بتانے والے پر آپ تعجب کا اظہار فرمایا کرتے تھے، آپ کچھ موت کی کیفیت بیان فرمائیں فرمایا بیٹا! موت کی حالت بیان کرنا ممکن نہیں، لیکن میں کچھ بتاتا ہوں۔ خدا کی قسم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے کاندھوں پر پہاڑ رکھا ہوا ہے اور میری روح سوئی کے ناکے میں سے نکل رہی ہے اور میرے پیٹ میں کانٹے بھرے ہوتے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ آسمان اور زمین دونوں مل گئے ہیں اور میں ان کے درمیان دبا ہوا ہوں۔

قول و عمل کا اختلاف

شقیق بن ابراہیمؒ فرماتے ہیں لوگ چار باتیں زبان سے کہتے ہیں لیکن عمل اس کے خلاف کرتے ہیں۔

(۱) ہر شخص کہتا ہے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں لیکن عمل ایسے کرتا ہے کہ شاید کسی کا بندہ نہیں اور کوئی اس کا مالک نہیں ہے۔ (۲) ہر ایک کہتا ہے کہ اللہ رزاق ہے لیکن دنیا اور مال کے بغیر اس کا قلب مطمئن نہیں ہوتا (۳) ہر آدمی جانتا ہے اور کہتا ہے کہ آخرت دنیا سے بہتر ہے لیکن دنیا کا مال جمع کرنے میں رات دن مشغول رہتا ہے، اور حلال و حرام کی تمیز تک ختم کر دیتا ہے۔

(۴) کہتا ہے کہ موت ضرور آئے گی، عمل ان کے سے کرتا ہے جن کو مرنا نہیں۔

تین چیزیں تعجب خیز ہیں

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں تین چیزوں پر مجھے تعجب ہوتا ہے یہاں تک کہ ہنسی آتی ہے اور تین چیزوں پر اتنا غم ہوتا ہے کہ رونا آتا ہے۔

وہ تین چیزیں جن پر تعجب ہوتا ہے اور ہنسی آتی ہے یہ ہیں:

(۱) دنیا کا امیدوار جب کہ اس کے پیچھے موت لگی ہے (اپنی خواہشات کے پورا کرنے میں لگا ہوا ہے، موت کی فکر نہیں۔

(۲) غافل، جب کہ اس کے سامنے قیامت ہے (قیامت کا یقین رکھتے ہوتے بھی موت کی تیاری سے غفلت برتتا ہے)

(۳) منہ بھر کر ہنسنے والا، حالانکہ اسے خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہے یا ناراض ہے۔

اور جن تین باتوں پر غم کے ساتھ رونا آتا ہے وہ یہ ہیں:

(۱) احباب یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کی جدائی۔

(۲) موت، (پتہ نہیں ایمان پر خاتمہ ہوگا یا نہیں)

(۳) حشر میں اللہ کے سامنے کھڑا ہونا، جب کہ مجھے خبر نہیں کہ میرے لئے جنت میں جانے کا حکم ہوگا یا جہنم میں۔

موت موٹا نہیں ہونے دیتی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت کے متعلق جتنا تم جانتے ہو اگر حیوانات جان لیں تو تم کو کبھی موٹا گوشت کھانا نصیب نہ ہو۔

موت کو یاد رکھنے اور نہ رکھنے کا نتیجہ

حامد اللفافؒ فرماتے ہیں جو شخص موت کو زیادہ یاد

کرتا ہے اس کا تین باتوں سے اعزاز کیا جاتا ہے۔

(۱) توبہ کی توفیق جلد ہوتی ہے۔

(۲) جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس پر قناعت نصیب ہوتی ہے۔

(۳) عبادت میں دل جمعی حاصل ہوتی ہے۔

اور جو شخص موت کو بھول جاتا ہے اس کو تین باتوں سے سزا دی جاتی ہے

(۱) توبہ کی توفیق جلد نہیں ہوتی۔

(۲) کفاف پر قناعت نصیب نہیں ہوتی۔

(۳) عبادت میں کسل پیدا ہو جاتا ہے۔

موت کا ذائقہ بہت کڑوا ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کسی نے کہا کہ آپ تازہ مردہ کو زندہ کرتے ہیں کسی پرانے مردہ کو زندہ کر کے دکھائیے، اس کے مطالبہ پر آپ نے سام بن نوح علیہ السلام کو اللہ کے حکم سے زندہ کیا۔ جب وہ قبر سے اٹھے تو سر اور داڑھی کے بال سفید تھے، عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہ سفیدی کیسی ہے؟ آپ کے زمانہ میں تو بڑھاپا تھا ہی نہیں، کہا میں نے جو آواز سنی تو یہ سمجھا کہ قیامت آگئی اس کے خوف سے بال سفید ہو گئے۔ معلوم کیا کہ آپ کا انتقال کب ہوا تھا؟ فرمایا چار ہزار سال پہلے، لیکن ابھی تک موت کا ذائقہ ختم نہیں ہوا۔

چار اہم باتیں

ابراہیم بن ادہم سے کسی نے کہا اگر آپ مجلس میں بیٹھا کریں تو ہم لوگوں کو فائدہ پہنچے اور دین کی باتیں سننے کا موقع ملے، فرمایا میں چار باتوں میں مشغول ہوں، ان سے فرصت ملے تو بیٹھوں، عرض کیا وہ چار باتیں کون سی ہیں؟ فرمایا:

(۱) پہلی فکر تو یہ ہے کہ اللہ نے یوم میثاق میں بندوں سے عہد و پیمان لیتے وقت فرمایا تھا، یہ لوگ جنتی ہیں اور اس کی مجھے بالکل پرواہ نہیں اور یہ لوگ دوزخی ہیں اور اس کی بھی کوئی پرواہ نہیں، اب مجھے خبر نہیں کہ میں کس گروہ میں تھا۔

(۲) رحم مادر میں بچہ کے اندر روح ڈالتے وقت فرشتہ عرض کرتا ہے یا اللہ اس کو خوش نصیب لکھا جاتے یا بد نصیب (حکم کے مطابق فرشتہ لکھ دیتا ہے) مجھے خبر نہیں میرے لئے کیا لکھا گیا ہے۔

(۳) ملک الموت روح قبض کرتے وقت اللہ تعالیٰ سے معلوم کرتے ہیں اس کو مسلمانوں کے ساتھ رکھا جاتے یا کافروں کے ساتھ، مجھے معلوم نہیں میرے بارے میں اللہ کیا حکم دے۔

(۴) چوتھی بات یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے قول:

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ اے مجرمو! آج تم علیحدہ ہو جاؤ۔

کے بارے میں متفکر ہوں، پتہ نہیں کہ میں کس گروہ میں ہوں گا؟

غفلت سے بیدار ہونے والے کی چار علامتیں

جو شخص غفلت کے پردہ کو چاک کر کے بیدار ہو جاتے اس کی چار علامتیں ہیں:

(۱) وہ دنیا کے معاملہ میں قناعت اور تاخیر کرنے والا ہوگا۔

(۲) آخرت کے معاملہ میں حریص اور جلدی کرنے والا ہوگا۔

(۳) دن کے سلسلہ میں علم اور کوشش کے ساتھ تدبیر کرتا ہوگا،

(۴) مخلوق کے ساتھ اس کا معاملہ نصیحت اور مدارات کا ہوگا۔

سب سے بہتر انسان

کسی نے کہا ہے سب سے بہتر آدمی وہ ہے جس کے اندر پانچ باتیں ہوں۔

(۱) پروردگار کی عبادت کرنے والا ہو۔

(۲) مخلوق کے لئے نفع بخش اور فائدہ مند ہو۔

(۳) لوگ اس کے شر سے محفوظ ہوں۔

(۴) لوگوں کے پاس جو مال و دولت ہے اس سے ناامید ہو۔

(۵) موت کے لئے تیار ہو۔

تین پسندیدہ چیزیں

حضرت ابو درداؓ فرماتے ہیں:

(۱) میں غربت کو پسند کرتا ہوں تاکہ پروردگار کے لئے متواضع بنا رہوں۔

(۲) مرض کو پسند کرتا ہوں تاکہ اس کے ذریعہ میرے گناہ معاف ہوتے رہیں۔

(۳) موت کو پسند کرتا ہوں تاکہ پروردگار سے ملاقات ہو۔

سب سے افضل و عقلمند انسان

ابن مسعودؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے معلوم کیا، سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، عرض کیا اور سب سے زیادہ سمجھ دار کون ہے، فرمایا موت کو سب سے زیادہ یاد کرنے اور اس کی تیاری کرنے والا۔

بشارت کی پانچ قسمیں

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ

بے شک جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر جم گئے ان پر فرشتے نازل

اَلْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝

ہوتے اور کہتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غمگین نہ ہو اور اس جنت کی خوشخبری حاصل کرو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

اس بشارت کی پانچ قسمیں ہیں :

(۱) (عام مومنین کے لئے) یعنی تم عذاب میں ہمیشہ رہنے سے نہ ڈرو تم کو ایک روز عذاب سے ضرور نکالا جائے گا، انبیاء علیہم السلام اور صلحاء تمہاری شفاعت کریں گے۔

(۲) (مخلصین کے لئے) تم اپنے اعمال کے رد ہونے کا خطرہ محسوس نہ کرو۔ تمہارے اعمال مقبول ہیں اور ثواب فوت ہونے کا غم نہ کرو تم کو دوگنا ثواب ملے گا۔

(۳) (تائبین کے بارہ میں) کہا جاتا ہے اپنے گناہوں سے نہ ڈرو وہ بخشش دیئے گئے اور توبہ کے بعد ردِّ ثواب کا خطرہ محسوس نہ کرو۔

(۴) (زاہدوں کے لئے) حشر اور حساب سے نہ ڈرو اور بلا حساب کتاب کے جنت میں داخل ہونے کی خوشخبری حاصل کرو۔

(۵) (علماء کے لئے) وہ علماء جو لوگوں کو بھلائی اور نیکی سکھاتے ہیں اور اپنے علم پر عمل کرتے ہیں۔ ان سے کہا جاتا ہے قیامت کے ہولناک منظر سے نہ ڈرو اور بالکل غم نہ کرو تم کو تمہارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا، اور تم اپنے اور اپنی اقتداء کرنے والوں کے لئے جنت کی خوشخبری حاصل کرو۔

عذابِ قبر

مومن کی قبر

مومن کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کی قبر کو ستر گز وسیع کر دیا جاتا ہے اور مخمل کا فرش بچھا کر خوشبو میں بکھیر دی جاتی ہیں اور قبر کو ایمان و قرآن کے نور سے روشن کر دیا جاتا ہے اور اس کو دلہن کی طرح سُلا دیا جاتا ہے۔ اب اس کو اس کا محبوب ہی بیدار کرے گا۔

کافر کی قبر

کافر کی قبر کو تنگ کر دیا جاتا ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں اور اونٹ کی گردن جیسے سانپ اس پر چھوڑ دیئے جاتے ہیں جو اس کا گوشت کھاتے رہتے ہیں اور گونگے بہرے فرشتے ہتھوڑے سے اس کی پٹائی کرتے ہیں اس پر صبح و شام آگ بھی پیش کی جاتی ہے۔

عذابِ قبر سے بچانے والی آٹھ چیزیں

فقیہ ابواللیث فرماتے ہیں:

عذابِ قبر سے بچنے کے لئے چار چیزوں پر عمل اور چار چیزوں سے پرہیز ضروری ہے جن چیزوں پر عمل ضروری ہے وہ یہ ہیں :

(۱) نماز کی پابندی (۲) صدقہ کی کثرت (۳) تلاوتِ قرآن (۴) تسبیحات کی کثرت (یہ چیزیں قبر کو روشن و وسیع کرتی ہیں)

جن چار باتوں سے بچنا ضروری ہے، یہ ہیں :

(۱) جھوٹ (۲) خیانت - (۳) چغلی (۴) پیشاب کی چھینٹیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیشاب کی چھینٹوں سے بچو۔ عام طور پر اسی کی وجہ سے عذابِ قبر ہوتا ہے۔

اللہ کو چار باتیں ناپسند ہیں

(۱) نماز میں کھیلنا (۲) قرآن کی تلاوت کرتے وقت لغو باتیں کرنا (۳) روزہ کی حالت میں جماع کرنا (۴) قبرستان میں ہنسنا۔

ایک عمدہ مقولہ

محمد بن سماکؒ نے قبرستان کی جانب دیکھ کر فرمایا اس قبرستان کا سکوت اور برابری تمہیں دھوکہ میں نہ ڈالے، اس میں کتنے ہی مغموم و پریشان ہیں اور ان قبر والوں میں بہت ہی تفاوت ہے، عقل مند ہے وہ شخص جو قبر میں داخل ہونے سے پہلے اس کی تیاری کرلے۔

ایک عبرتناک واقعہ

حضرت ابن عباسؓ کے پاس کچھ لوگ آتے اور کہا کہ ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہوگیا ہم نے دفن کرنے کے لئے قبر کھودی تو اس میں ایک کالا سانپ نظر آیا، دوسری مرتبہ پھر تیسری مرتبہ قبر کھودی تو ان دونوں میں بھی ویسا ہی سانپ موجود ہے، اب ہم کیا کریں؟ فرمایا ان میں سے ہی کسی ایک قبر میں دفن کردو۔ یہ سانپ اس کے کسی عمل کا نتیجہ ہے، اگر ساری دنیا میں بھی قبریں کھودو گے تو ہر قبر میں یہی سانپ موجود پاؤ گے، چنانچہ ساتھیوں نے دفن کردیا اور واپسی میں اس کی بیوی سے اس کے حالات دریافت کئے، بیوی نے کہا وہ غلہ کی تجارت کرتا تھا، روزانہ کھانے کے لئے غلہ نکالتا اور اس کے بقدر کنکری اور لکڑی وغیرہ ملا دیتا تھا۔ (قبر کا سانپ اسی کا نتیجہ تھا)۔

زمین کی پکار

زمین روزانہ پانچ مرتبہ پکارتی ہے (۱) اے انسان تو میری پشت پر چلتا ہے اور ایک دن میرے پیٹ میں آئے گا (۲) اے انسان تو میری پشت پر طرح طرح کی چیزیں کھاتا ہے اور میرے پیٹ میں تجھ کو کیڑے مکوڑے کھائیں گے (۳) اے انسان تو میری پشت پر ہنستا ہے عنقریب میرے پیٹ میں آکر روتے گا۔ (۴) اے انسان تو میری پشت پر خوش ہوتا ہے کل کو میرے پیٹ میں غمگین ہوگا۔ (۵) اے انسان تو میری پشت پر گناہ کرتا ہے میرے پیٹ میں تجھ کو سزا دی جائے گی۔

عبرتناک قصہ

عمر بن دینارؒ فرماتے ہیں، مدینہ میں کوئی شخص تھا، اور وہیں کسی محلہ میں ان کی بہن رہتی تھی، بہن کا انتقال ہوگیا، دفن کرنے کے بعد گھر آکر خیال آیا کہ روپیوں کی تھیلی قبر میں گر گئی۔ کسی کو ساتھ لے کر قبرستان گیا، قبر کھولی تھیلی مل گئی۔ بھائی نے اس شخص سے کہا ذرا اور کھولو دیکھوں بہن کا کیا حال ہے؟ چنانچہ کھول کر جھانکا تو دیکھا کہ آگ بھڑک رہی ہے، فوراً قبر کو بند کردیا اور والدہ سے بہن کا حال دریافت کیا والدہ نے منع کیا، لیکن بھائی کے اصرار پر بتایا کہ تمہاری بہن نماز کو ٹال کر پڑھتی تھی اور وضو بھی ٹھیک سے نہیں کرتی تھی اور رات کو جب لوگ سو جاتے تو دروازوں پر کان لگا کر باتیں سنتی تھی تاکہ دوسرے سے بیان کرے اس لئے اس کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

مُردہ کی چیخ و پکار

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مُردہ چیختا ہے۔ انسان کے سوا ہر ایک اس کو سُنتا ہے اگر انسان سُن لے تو بے ہوش ہوجاتے، اگر وہ

مُردہ نیک ہے تو اپنے لے جانے والوں سے کہتا ہے جلدی کرو، جہاں لے جارہے ہو اگر تم اس کو دیکھ لو تو خود تم بہت عجلت کرو گے، اور بدکار مُردہ کہتا ہے، جلدی نہ کرو، اگر تم اس جگہ کو دیکھ لو تو ہرگز مجھے وہاں نہ لے جاؤ گے، دفن کے بعد دو فرشتے آتے ہیں، سیاہ فام نیلی آنکھوں والے، سُر کی جانب سے نماز روکتی ہے، کہتی ہے ادھر سے نہ آؤ، کیونکہ اس قبر کے خوف سے راتوں کو یہ شخص نماز میں مشغول رہتا تھا۔ پیروں کی جانب سے والدین کی اطاعت مانع ہوتی ہے۔ داہنی جانب سے صدقہ، بائیں جانب سے روزہ روکتا ہے۔

زندگی چند روزہ ہے آج زندگی اور تندرستی میں موقع ہے کہ قبر اور حشر کے لئے کچھ کر لیا جائے، مرنے کے بعد قبر میں انسان کچھ نہ کر سکے گا، ایک مرتبہ کلمہ شہادت یا کوئی تسبیح پڑھنا چاہے گا تو اجازت نہ ملے گی۔ (اگر اس دنیا میں کچھ نہ کیا۔) دنیا کی زندگی راس المال (اصل پونجی) کی طرح ہے اس کے ہوتے ہوتے انسان سب کچھ کر سکتا ہے، جس طرح پونجی ختم ہونے کے بعد تجارت کرنا دشوار ہو جاتا ہے اسی طرح زندگی ختم ہو جانے پر کوئی عمل کرنا ناممکن ہو جائے گا آج محنت کر کے کچھ کمانے کا وقت ہے تو انسان غافل ہے، کل انسان کچھ کرنے کی خواہش کرے گا لیکن وقت نکل چکا ہوگا،

فاعتبروا یا اولی الابصار

(مؤلف)

قیامت کا ہولناک منظر

اسرافیل علیہ السلام مُنہ میں صُور لیے منتظر ہیں کہ کب اللہ کا حکم ملے اور میں پھونکوں، ان کے پھونکتے ہی سارا عالم تہ و بالا ہو جائے گا۔ مخلوق میں عجیب و غریب قسم کی بے چینی پیدا ہو جائے گی، دوبارہ پھونکیں گے تو سارا عالم فنا ہو جائے گا، چند فرشتوں کے سوا مخلوق میں کوئی باقی نہ رہے گا، اللہ تعالےٰ ملک الموت سے فرماتے گا کون کون باقی ہیں، وہ عرض کریں گے، جبرائیلؑ میکائیلؑ اسرافیلؑ حاملینِ عرش اور میں۔ ملک الموت کا حکم ہوگا کہ اُن کی رُوح کو بھی قبض کر لو، چنانچہ ان سب کی روح بھی قبض کر لی جائے گی، اب مخلوق میں ملک الموت کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا، اللہ تعالےٰ فرماتے گا، ملک الموت! اَب کون باقی ہے عرض کریں گے آپ کے سوا صرف میں ہی باقی ہوں، حکم ہوگا، ملک الموت میرے سوا سب کو فنا ہونا ہے، لہٰذا تم بھی مرجاؤ، چنانچہ جنت و جہنم کے درمیان وہ خود اپنی روح قبض کریں گے اور ایک ایسی چیخ ماریں گے کہ اگر اس وقت مخلوق زندہ ہوتی تو ان کی چیخ کی شدید آواز سے مرجاتی، اس وقت کہیں گے!

"اگر مجھے معلوم ہوتا کہ موت کے وقت اتنی تکلیف ہوتی ہے تو مومنین کی روح قبض کرنے میں اور نرمی کرتا۔"

اب اللہ رب العزت کے سوا کوئی بھی باقی نہ رہے گا، اس وقت اللہ تعالےٰ فرماتے گا، بادشاہ کہاں ہیں؟ شاہزادے کدھر ہیں؟ ظالم

کہاں گئے؟ ان کی اولاد کیا ہوتی، وہ لوگ کہاں ہیں جو میرا کھاتے تھے؟
آج حکومت کس کی ہے؟ سارا عالم تو فنا ہو چکا ہے، جواب کون دیگا؟
اس لئے خود فرماتے گا، آج حکومت صرف اللہ کی ہے جو اکیلا اور زبردست ہے، پھر آسمان سے مینہ کی مانند پانی برسے گا اور نباتات کی طرح لوگوں کے جسم زمین سے نکلیں گے، پھر اسرافیل کو زندہ کیا جاتے گا، اسی طرح جبرئیل و میکائیل کو اسرافیل تیسری مرتبہ صور پھونکیں گے جس سے ساری مخلوق زندہ ہو جاتے گی (سب سے پہلے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہوں گے) تمام لوگ برہنہ ہوں گے اور ایک عظیم الشان میدان میں جمع ہوں گے۔

اللہ مخلوق کی طرف بالکل توجہ نہیں فرماتے گا، نہ ان کا فیصلہ فرماتے گا، مخلوق روتے روتے تھک جاتے گی، آنکھوں میں پانی ختم ہو جاتے گا اور پانی کی جگہ خون نکلنے لگے گا، اور اتنا پسینہ بہے گا کہ بعض بعض کے منہ تک پہنچ جاتے گا، اسی طرح حساب شروع کرنے کی سفارش کرانے کے لئے لوگ انبیاء علیہم السلام کے پاس جائیں گے اور آپ شفاعت کریں گے اس کے بعد حساب کتاب شروع ہو گا۔

فرشتے صف بندی کر کے کھڑے ہو جائیں گے، کہا جاتے گا سب کے اعمال صحیفوں میں درج ہیں جو اچھے اعمال لکھے دیکھے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جس کے صحیفہ میں بُرے اعمال ہوں وہ خود کو ہی ملامت کرے، انسان اور جنات کے علاوہ دوسرے جانداروں کو ایک دوسرے کا بدلہ دلوا کر فنا کر دیا جاتے گا، انسان و جنات کا حساب شروع ہو گا، ظالم سے مظلوم کا بدلہ دلوایا جاتے گا، وہاں جرمانہ روپیہ پیسہ کا نہیں ہو گا، بلکہ ظالم کی

نیکیاں مظلوم کو دلوائی جائیں گی، نیکیاں ختم ہونے پر بھی اگر حق باقی رہے گا تو مظلوم کے گناہ ظالم کے سر تھوپ دیے جائیں گے، یہاں تک کہ بعض بڑی نیکیاں کرنے والوں کے پاس ایک بھی نیکی باقی نہ رہے گی، ظالم کو جہنم میں اور مظلوم کو جنت میں بھیج دیا جاتے گا۔

اتنا سخت دن ہو گا کہ مقرب فرشتے انبیاء علیہم السلام، شہداء کو اپنی نجات کے سلسلہ میں تشویش ہو گی، عمر، جوانی، مال اور علم ہر ایک کے متعلق سوال کیا جاتے گا، انسان ایک نیکی کی تلاش میں باپ، بیٹے، مال، بیوی وغیرہ کے پاس جاتے گا لیکن ناکام و مایوس واپس ہو گا،

حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ جبریلؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس انداز سے آتے کہ خوف کی وجہ سے چہرہ کا رنگ متغیر تھا۔ اس سے پہلے کبھی ایسی حالت میں نہیں آتے تھے، رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریلؑ آج کیا معاملہ ہے تمہارے چہرہ کا رنگ کیوں بدلا ہوا ہے؟ عرض کیا آج جہنم کے ایسے حالات دیکھ کر آیا ہوں کہ جس شخص کو بھی ان کا یقین ہو گا اس کو چین اور سکون نہیں مل سکتا جب تک کہ ان میں مبتلا ہونے سے اپنی حفاظت نہ کرے۔ آپؐ نے فرمایا جبریلؑ کچھ ہم سے بھی بیان کرو، عرض کیا بہت اچھا، سنیے:

اللہ نے جہنم پیدا کر کے ایک ہزار سال تک دھونکا وہ سرخ ہو گئی پھر ہزار سال تک دھونکا تو سفید ہو گئی، پھر ہزار سال تک دھونکا تو سیاہ ہو گئی۔ چنانچہ اس وقت بالکل سیاہ ہے اور تاریک ہے اس کی لپٹیں اور انگارے کسی وقت خاموش نہیں ہوتے، اللہ کی قسم اگر سُوئی کے ناکہ کے برابر جہنم کو کھول

دیا جاتے تو سارا عالم جل کر خاک ہو جاتے۔ اگر کسی دوزخی کا کپڑا زمین و آسمان کے درمیان لٹکا دیا جاتے تو اس کی بدبو اور سوزش سے سارا عالم موت کے گھاٹ اُتر جاتے، قرآن میں جن سلاسل کا تذکرہ ہے اگر ان میں سے ایک زنجیر کسی پہاڑ پر رکھ دی جاتے تو وہ پگھل کر تحت الثریٰ تک پہنچ جاتے اگر مشرق میں کسی شخص کو جہنم کا عذاب دیا جاتے تو اس کی سوزش سے مغرب میں رہنے والے لوگ تڑپنے لگیں۔ اس کی سوزش بہت سخت اس کی گہرائی بے انتہا اس کا زیور لوہا اور اس کا پانی کھولتا ہوا پیپ ہے، اس کے کپڑے آگ کے ہیں، اس کے سات دروازے ہیں۔ ہر دروازہ سے جانے والے مرد و عورت متعین ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کیا وہ ہمارے مکانوں جیسے دروازے ہیں؟ عرض کیا نہیں بلکہ وہ اوپر نیچے اور کھلے ہوتے ہیں، دو دروازوں کے درمیان کی مسافت ستر سال ہے، ہر دروازہ دوسرے سے ستر گنا زیادہ گرم ہے، اللہ کے دشمن ہنکا کر ان دروازوں کی جانب لے جائے جائیں گے جب دروازہ تک پہنچیں گے تو وہاں ان کا استقبال طوق اور زنجیروں سے کیا جاتے گا۔ منہ میں زنجیر داخل کر کے دُبر سے نکال دی جاتے گی، اسی طرح ہاتھ پیروں کو باندھ دیا جاتے گا۔ ہر ایک کے ساتھ ان کا شیطان بھی ہوگا۔ منہ کے بل گھسیٹ کر لوہے کے ہتھوڑوں سے مارتے ہوتے فرشتے ان کو جہنم میں دھکیل دیں گے وہاں سے جب بھی تکلیف کی وجہ سے نکلنے کا

ارادہ کریں گے اسی میں واپس دھکیل دیتے جائیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ان دروازوں میں کون لوگ رہیں گے؟ عرض کیا سب سے نیچے کے دروازہ (طبقہ) میں منافقین اور اصحاب مائدہ اور فرعون والے رہیں گے۔ اس درجہ کا نام ھاویہ ہے۔ دوسرے درجہ میں جس کا نام جحیم ہے مشرکین اور تیسرے درجہ سقر میں صابئین۔ چوتھے درجہ میں ابلیس اور اس کے متبعین رہیں گے۔ اس کا نام لظیٰ ہے پانچویں دروازہ حطمہ میں یہود اور چھٹے دروازہ میں نصاریٰ رہیں گے اس کا نام سعیر ہے۔ اس کے بعد جبرائیل خاموش ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا خاموش کیوں ہو گئے۔ ساتویں دروازہ میں کون لوگ رہیں گے؟ جبرائیل نے تکلف کے ساتھ شرماتے ہوتے بتایا اس میں آپ کی اُمت کے وہ لوگ رہیں گے جنہوں نے گناہ کبیرہ کئے اور بغیر توبہ کے مر گئے، یہ سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برداشت نہ کر سکے اور اور بے ہوش ہو کر گر گئے (فداہ ابی و اُمی) جبرائیل نے آپ کا سر مبارک اپنی گود میں رکھ لیا۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا! جبرائیل میں بہت بڑی پریشانی اور غم میں مبتلا ہو گیا، کیا میری اُمت میں سے بھی کوئی شخص آگ میں ڈالا جاتے گا؟ عرض کیا جی ہاں! گناہ کبیرہ کرنے اور بلا توبہ مر جانے والے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سُن کر رونے لگے۔ آپؐ کو دیکھ کر جبرائیل بھی رونے لگے۔

آپؐ گھر میں تشریف لے گئے اور لوگوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا صرف نماز کے لئے باہر تشریف لاتے اور کسی سے بات کئے بغیر گھر میں تشریف لے جاتے، کیفیت یہ تھی کہ روتے ہوتے نماز شروع فرماتے اور

روتے ہوتے نماز ختم فرماتے، تیسرے روز حضرت ابوبکرؓ دروازہ پر حاضر ہوتے، سلام کیا اور داخلہ کی اجازت مانگی اندر سے کوئی جواب نہ ملا روتے ہوتے واپس ہو گئے۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کے ساتھ ہوا وہ بھی روتے ہوتے واپس ہوتے۔ اتنے میں حضرت سلمان فارسیؓ آ گئے انہیں بھی کوئی جواب نہ ملا تو بے قرار ہو گئے کبھی بیٹھتے کبھی کھڑے ہوتے واپس ہوتے تو فوراً لوٹ آتے، اسی بے قراری کے عالم میں حضرت فاطمہؓ کے دروازے تک پہنچ گئے اور ساری روئیداد سنا ڈالی، سنتے ہی حضرت فاطمہؓ بھی بے چین ہو گئیں اور چادر اوڑھ کر سیدھی درِ رسالت کی طرف روانہ ہوئیں۔ دروازہ پر سلام کے بعد عرض کیا۔ میں فاطمہؓ ہوں! اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں پڑے اپنی اُمت کے لئے رو رہے تھے۔ سر اُٹھا کر فرمایا۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک فاطمہؓ، کیا حال ہے؟ گھر والوں سے فرمایا دروازہ کھول دو۔ حضرت فاطمہؓ اندر داخل ہوئیں تو آپ کی حالت دیکھ کر بے اختیار زار و قطار رو پڑیں اور بہت روئیں۔ انہوں نے دیکھا کہ آپ کی حالت متغیر ہے رنگ پیلا پڑ چکا ہے۔ چہرہ کی بشاشت غائب ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کیا پریشانی ہے اور آپ کو کس بات کے غم نے اتنا ستایا ہے جو آپ کا یہ حال ہو گیا؟

ارشاد فرمایا: فاطمہؓ! میرے پاس جبرئیل آتے تھے اور انہوں نے مجھے جہنم کے حالات بتائے اور بتایا کہ سب سے اوپر کے طبقہ میں میری اُمت کے گناہ کبیرہ کرنے والے رہیں گے۔ اس غم نے میری یہ کیفیت کر دی۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح ان کو

داخل کیا جائے گا؟ فرمایا فرشتے ان کو جہنم کی طرف کھینچ کر لے جائیں گے لیکن ان کے چہرے سیاہ نہیں ہوں گے۔ آنکھیں نیلی نہیں ہوں گی، نہ منہ پر مہر لگی ہو گی، نہ ان کے ساتھ ان کا شیطان ہو گا۔ انہیں طوق و زنجیر سے بھی نہیں جکڑا جائے گا۔

فاطمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتے کس طرح کھینچیں گے؟ فرمایا مردوں کی داڑھی پکڑ کر اور عورتوں کی چوٹی پکڑ کر۔ مرد و عورت، جوان و بوڑھے اپنی بے عزتی و رسوائی پر چیخ و پکار کریں گے اس حال میں جب جہنم تک پہنچیں گے تو داروغہ جہنم (مالک) فرشتوں سے کہے گا یہ کون لوگ ہیں، ان کی شان عجیب ہے۔ نہ ان کے چہرے کالے ہیں نہ آنکھیں نیلی نہ ان کے منہ پر مہر لگی ہے نہ ان کے ساتھ ان کا شیطان ہے، ان کے گلے میں طوق ہے نہ زنجیروں سے ہی باندھا گیا ہے۔ فرشتے کہیں گے ہم تو کچھ نہیں جانتے ہم نے تو حکم کے بموجب ان کو آپ تک پہنچا دیا داروغہ جہنم ان لوگوں سے کہے گا بدبختو! تم ہی بتاؤ تم کون ہو؟

ایک روایت کے مطابق وہ راستہ میں ہاتھ ہاتھ محمدؐ پکارتے جائیں گے۔ لیکن داروغہ جہنم کو دیکھتے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بھول جائیں گے، وہ کہیں گے، ہم وہ ہیں جن پر قرآن نازل ہوا اور رمضان کے روزے فرض کئے گئے۔ داروغہ کہے گا قرآن تو صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا، آپ کا نام سنتے ہی پکاریں گے ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہیں۔ مالک کہے گا۔ کیا قرآن میں اللہ کی نافرمانی پر تمہیں ڈرایا نہیں گیا تھا؟

جہنم کے دروازہ پر آگ دیکھ کر یہ لوگ داروغہ سے گزارش کریں گے

ہمیں اپنے پر رو لینے دیجئے، چنانچہ روتے روتے آنکھوں کا پانی ختم اور خون جاری ہو جائے گا۔ مالک کہے گا کاش یہ رونا دنیا میں ہوتا تو آج یہ نوبت نہ آتی۔ داروغہ کے حکم سے ان کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا سب کے سب بیک آواز پکاریں گے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ یہ سُن کر آگ لوٹ جائے گی۔ مالک کے معلوم کرنے پر کہے گی میں ان کو کیونکر پکڑوں جبکہ ان کی زبانوں پر کلمۂ توحید ہے۔ چند مرتبہ ایسا ہی ہوگا۔ پھر مالک کہے گا اللہ کا یہی حکم ہے تب ان کو آگ پکڑے گی کسی کو قدموں تک کسی کو گھٹنوں تک کسی کو کوکھ تک اور کسی کو گلے تک جب آگ چہرے تک آتے گی تو داروغہ کہے گا ان کے چہروں اور دلوں کو نہ جلانا کیونکہ انہوں نے دنیا میں نماز میں سجدے کئے اور رمضان میں روزے رکھے ہیں۔ جب تک اللہ کی مرضی ہوگی اپنے گناہوں کی سزا میں یہ لوگ جہنم میں پڑے رہیں گے اور بار بار اللہ کو پکارتے رہیں گے (یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ) آخر ایک دن اللہ رب العزت جبرائیل علیہ السلام سے فرمائیں گے اُمت محمدیہ کی تو خبر لو اُن کا کیا حال ہے؟ وہ دوڑے ہوتے داروغہ جہنم کے پاس پہنچیں گے وہ جہنم کے وسط میں ممبر پر تشریف فرما ہوں گے۔ جبرائیل علیہ السلام کو دیکھتے ہی استقبال کے لئے کھڑے ہو جائیں گے آنے کا سبب دریافت کریں گے۔ جبرائیل کہیں گے اُمتِ محمدیہ کے حال کی تفتیش کے لئے آیا ہوں۔ ان کا کیا حال ہے؟ وہ جواب دیں گے بہت بُرا حال ہے۔ تنگ جگہ میں پڑے ہیں۔ آگ نے ان کے جسم جلا ڈالے ان کا گوشت کھا گئی۔ صرف چہرہ اور دل باقی ہے۔ جن میں ایمان چمک رہا ہے۔ جبرائیل فرمائیں گے ذرا مجھے بھی دکھاؤ۔ جبرائیل کو دیکھتے ہی لوگ

سمجھ جائیں گے۔ یہ عذاب کے فرشتہ نہیں ہیں۔ ان کے حسین چہرہ سے رحمت جھلک رہی ہے پوچھیں گے یہ کون ہیں؟ اتنا حسین چہرہ آج تک نہیں دیکھا۔ ان سے کہا جائے گا یہ جبرائیل ہیں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی لے کر جایا کرتے تھے۔ وہ لوگ آپ کا اسم گرامی سنتے ہی چیخنے لگیں گے۔ جبرائیل! ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا اسلام عرض کر دینا اور یہ بھی کہہ دینا کہ ہمارے گناہوں نے ہمیں آپؐ سے جُدا اور برباد کر دیا۔ جبرائیل واپس ہو کر رب کریم کو سارا ماجرا سنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے گا جبرائیل انہوں نے تم سے کچھ کہا ہے کہیں گے جی ہاں! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا سلام عرض کرنے اور اپنی تباہ حالی بیان کرنے کو کہا ہے۔ حکم ہوگا، جاؤ، ان کا پیغام پہنچا دو۔

یہ سنتے ہی جبرائیل نور احضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچیں گے۔ آپؐ اس وقت سفید موتی کے ایک ایسے محل میں آرام فرما ہوں گے جس کے چار ہزار دروازے ہوں گے ہر دروازے کے دونوں پٹ سونے کے ہوں گے۔ سلام کے بعد عرض کریں گے۔ آپؐ کی اُمت کے گنہ گاروں کے پاس سے آرہا ہوں۔ انہوں نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور اپنی تباہی و بربادی کا حال آپ تک پہنچانے کو کہا ہے (وہ بہت ہی پریشانی و مصیبت میں مبتلا ہیں) آپ سنتے ہی عرش کے نیچے پہنچ کر سجدہ ریز ہو جائیں گے اور اللہ کی ایسی تعریف کریں گے کہ آپؐ سے پہلے کسی نے بھی ان الفاظ میں تعریف نہ کی ہوگی، حکم ہوگا سر اُٹھاؤ! مانگو کیا مانگتے ہو۔ ضرور دیا جائے گا۔ اگر کسی کی شفاعت کرنا

چاہتے ہو تو کرو، قبول کی جائے گی۔ بارگاہ ایزدی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کریں گے۔ اے پروردگار میری اُمت کے گنہ گاروں پر آپ کا حکم نافذ ہو چکا۔ انہیں ان کے گناہوں کی سزا دی جا چکی ہے۔ اب ان کے سلسلہ میں میری شفاعت قبول فرمائیے۔

حکم ہو گا ہم نے آپ کی شفاعت قبول فرما لی۔ آپ خود تشریف لے جائیے اور جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لیجئے۔ جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھا ہو۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہنم کی طرف جائیں گے۔ داروغہ جہنم آپ کو دیکھتے ہی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جائے گا۔ آپ اس سے فرمائیں گے مالک میری اُمت کے گناہگاروں کا کیا حال ہے؟ وہ عرض کرے گا بہت بُرا حال ہے۔ آپ جہنم کا دروازہ کھولنے کا حکم دیں گے۔ جیسے ہی جہنمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھیں گے چیخ پڑیں گے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگ نے ہماری کھالوں کو اور کلیجوں کو جلا ڈالا، آپ سب کو نکالیں گے۔ سب کوئلے کی طرح کالے ہوں گے۔ آپ ان کو نہر رضوان میں غسل کرا دیں گے جو جنت کے دروازہ پر ہو گی اس میں نہا کر خوبصورت نوجوان بن کر نکلیں گے۔ چہرے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے پیشانی پر لکھا ہو گا:

اَلْجَهَنَّمِيُّوْنَ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ — یہ وہ جہنمی ہیں جن کو اللہ رحمٰن نے آزاد فرمایا ہے۔

پھر ان کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

اس وقت بقیہ جہنمی حسرت کے ساتھ کہیں گے، کاش ہم بھی مسلمان ہوتے تو آج ان کی طرح دوزخ سے نکال لئے جاتے۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ — بہت سے کافر اس کی تمنا کریں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔

اس کے بعد موت کو مینڈھے کی شکل میں لاکر جنتی اور دوزخی لوگوں کے سامنے ذبح کر دیا جائے گا اور دونوں سے کہہ دیا جائے گا۔ اب کسی کو موت نہیں آئے گی جو جہاں ہے وہیں ہمیشہ رہے گا۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ، يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ۔

جنّت اور اہلِ جنّت

جنّت کی حقیقت

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا جنت کس چیز سے بنائی گئی ہے، فرمایا پانی سے، ہم نے عرض کیا ہمارا مطلب جنت کی عمارت سے ہے فرمایا ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی اور گارا مشک کا ہے اس کی مٹی زعفران ہے اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں، جو جنت میں داخل ہو جائے گا وہ کسی بھی نعمت سے محروم و مایوس نہ رہے گا اور وہ جنت میں ہمیشہ رہے گا۔ کبھی موت نہیں آئے گی اس کے کپڑے کبھی پرانے نہیں ہوں گے۔ جوانی کبھی ختم نہیں ہو گی۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ تین آدمیوں کی دُعا رد نہیں ہوتی۔

(۱) امام عادل یعنی منصف بادشاہ یا حاکم کی (۲) روزہ دار کی افطار کے وقت (۳) مظلوم کی، اس کی دُعا بادلوں سے اُوپر اُٹھا لی جاتی ہے اور اللہ

ربّ العزت ارشاد فرماتا ہے، میں تیری ضرور مدد کروں گا اگرچہ کچھ وقت کے بعد ہی ہو۔

جنّت کا درخت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں جنتی سو سال تک چلے گا تب بھی ختم نہیں ہوگا۔ جنت میں ایسی نعمتیں ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سُنی اور نہ کسی دل میں ان کا تصوّر گزرا۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ط

کوئی نہیں جانتا کہ وہاں آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کیا چھپا ہوا ہے۔

جنت کی ایک کوڑے کی برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے

لَعبہ جنّت کی حُور

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک حُور ہے اس کا نام لَعبہ ہے۔ وہ چار چیزوں سے پیدا کی گئی ہے، مشک عنبر، کافور، زعفران اور ماءِ حیوان سے، ان عجیب چیزوں کو گوندھا گیا ہے جنت کی تمام حوریں اس پر عاشق ہیں۔ اگر وہ سمندر میں تھوک دے تو اس کا پانی میٹھا ہو جاتے اس کی پیشانی پر لکھا ہے جو مجھے چاہتا ہے وہ پروردگار کی اطاعت کرے۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں جنت کی زمین چاندی کی ہے اس کی مٹی مشک کی ہے، درختوں کی جڑ چاندی کی اور ٹہنیاں موتی اور زبرجد کی ہیں پتے اور پھل نیچے اور تنا اوپر کی جانب ہے، کھڑے کھڑے بیٹھ کر لیٹ کر، ہر طرح اس کا پھل توڑنا آسان ہے۔

جنتی کا حُسن و جمال

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں، جنتی کے حسن و جمال میں برابر اضافہ ہوتا رہے گا جس طرح دنیا میں دھیرے دھیرے بڑھاپا آتا ہے، وہاں جوانی اور حسن و جمال بڑھے گا۔

جنت کی سب سے بڑی نعمت

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو ایک منادی پکارے گا، جنت والو! اللہ نے تم سے ایک وعدہ کیا تھا وہ اس کو پورا کرنا چاہتا ہے۔ جنتی کہیں گے وہ کیا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے ہماری میزان کو وزنی اور ہمارے چہروں کو روشن نہیں فرمایا، کیا ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا اور کیا دوزخ سے نجات نہیں دی بحسب ارشادِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ پردہ اُٹھا دیا جائے گا۔ جنتی اللہ کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ خدا کی قسم جنت والوں کے لئے اس سے زیادہ محبوب اور بہتر کوئی نعمت نہیں ہوگی۔

(اے اللہ ہم سب کو یہ نعمت نصیب فرما!) آمین

بشارت کیلئے جبرائیلؑ کی عجیب انداز میں آمد

انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ جبرائیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سفید آئینہ لے کر آئے جس میں ایک کالا نکتہ تھا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جبرائیل! یہ آئینہ کیسا ہے؟ جواب دیا، یہ آئینہ یوم جمعہ ہے اور کالا نکتہ وہ ساعت ہے جو ہر جمعہ کے

اندر (قبولیتِ دعا کے لئے ہوتی ہے) آپؐ اور آپؐ کی قوم کو اس کے ذریعہ پہلی اُمتوں پر فضیلت بخشی ہے۔ اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ جبرائیل نے فرمایا: یہ دن ہمارے نزدیک یوم مزید ہے۔ آپؐ نے معلوم کیا یوم مزید سے کیا مراد ہے؟ عرض کیا اللہ تعالےٰ نے جنت میں ایک وادی مقرر فرماتی ہے اس میں ایک مشک کا ٹیلہ ہے۔ ہر جمعہ کو اس میں نور کے ممبر بچھائے جاتے ہیں ان پر انبیاء علیہم السلام رونق افروز ہوتے ہیں۔ سونے کے ممبروں پر جن میں یاقوت و زبرجد جڑے ہوتے ہیں۔ صدیقین، شہداء صلحاء بیٹھتے ہیں۔ ٹیلہ پر اہل غرف بیٹھتے ہیں (غالباً عام جنتی مراد ہے) سب مل کر اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔ خداوند قدوس فرماتا ہے مانگو کیا مانگتے ہو۔ سب کے سب رضا کے طالب ہوتے ہیں۔ جواب ملتا ہے ہیں تم سے راضی ہوں۔ میں نے تم کو اپنے مکان میں جگہ دی اور تم کو اپنی طرف سے بزرگی عطا کی۔ اس کے بعد اللہ کی تجلی ظاہر ہوتی ہے اور سب اس کو دیکھتے ہیں۔ اس کرامت کی زیادتی کی وجہ سے ان کی نظر میں جمعہ سے زیادہ محبوب دن کوئی نہیں ہوتا۔ ایک روایت میں ہے اللہ تعالےٰ فرشتوں سے فرماتے گا میرے دوستوں کو کھانا کھلاؤ۔ چنانچہ وہ مختلف قسم کے کھانے لائیں گے جس کے ہر لقمہ میں نئی لذت ہوگی، پھر اللہ کے حکم سے پینے کے لئے مختلف چیزیں لائیں گے، جن کے ہر گھونٹ میں نیا مزہ آئے گا، فراغت کے بعد اللہ تعالےٰ فرماتے گا میں تمہارا پروردگار ہوں میں نے تم سے کئے ہوئے وعدہ کو پورا کر دیا۔ اور جو کچھ مانگو گے تم کو دیا جائے گا۔ بندے بار بار عرض

کریں گے ہمیں آپ کی رضا چاہیئے، جواب ملے گا۔ میں تم سے راضی ہوں اور میرے پاس کچھ اور بھی ہے، آج میں تم کو ایسی نعمت عطا کروں گا جو ان سب سے بڑی ہوگی۔ چنانچہ پردہ ہٹا دیا جائے گا اور سب لوگ اللہ کی تجلی کو دیکھیں گے اور فوراً سجدہ میں گر جائیں گے اور سجدہ میں پڑے رہیں گے۔ یہاں تک کہ رب العالمین ارشاد فرماتے گا۔ سر اُٹھاؤ یہ عبادت کی جگہ نہیں ہے۔ اس دیدار کے مقابلہ میں جنتی تمام نعمتوں کو بھول جائیں گے۔ پھر عرش کے نیچے سے ایک زوردار ہوا چلے گی۔ سفید مشک کے ٹیلہ سے مشک اُڑ کر لوگوں کے سروں اور گھوڑوں کی پیشانیوں پر گرے گا۔ جب واپس ہوں گے تو بیویاں کہیں گی تم تو اور زیادہ حسین و جمیل بن کر لوٹے ہو۔

حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں جنت میں مرد و عورت ۳۳ سالہ جوان اور سب کے سب انتہائی خوبصورت ہوں گے۔ ہر ایک ستر ستر حلے پہنے ہو گا۔ مرد کو بیوی کے چہرہ، سینہ اور پنڈلی میں اپنی شکل نظر آتے گی۔ اسی طرح بیوی کو شوہر کے چہرہ وغیرہ میں اپنی شکل نظر آتے گی۔ اس جگہ منہ اور ناک کی گندگی، ریزش کا وجود نہیں ہوگا۔ ایک حدیث میں ہے اگر جنت کی حور اپنی ہتھیلی آسمان سے دکھا دے تو سارا عالم منور ہو جاتے گا۔

جنت میں پیشاب پاخانہ کی حاجت نہیں ہوگی

زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب میں سے کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا آپ کے نزدیک جنت میں کھانے پینے کا سلسلہ ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں! جنت میں ایک آدمی

کو کھانے پینے اور جماع کرنے میں سو آدمیوں کے برابر طاقت دی جاتی گی۔ وہ کہنے لگا کھانے پینے کے بعد تو پیشاب پاخانہ کی حاجت لازمی ہے اور جنت جیسی پاکیزہ جگہ میں ایسی گندی چیز کا کیا کام؟ آپ نے فرمایا جنت میں پیشاب پاخانہ کی حاجت نہیں ہوگی، بلکہ مشک کی خوشبو کا پسینہ آتے گا اور اس سے کھانا ہضم ہوجاتے گا۔

جنت کا درخت طوبیٰ

جنت میں طوبیٰ نام کا ایک درخت ہوگا ہر گھر میں اس کی ایک شاخ ہوگی اس پر مختلف قسم کے پھل ہوں گے اور اونٹ کے برابر پرندے اس پر آکر بیٹھیں گے۔ اگر کوئی جنتی کسی پرندے کی خواہش کرے گا تو وہ فوراً دسترخوان پہ آجاتے گا۔ وہ شخص ایک ہی پرندے میں سے ایک جانب سے سوکھا اور دوسری جانب سے بھنا ہوا گوشت کھاتے گا۔ پھر وہ پرندہ اُڑ کر چلا جاتے گا۔

جنتی کی کیفیت

حضرت ابن عباس و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان منقول ہے کہ میری اُمت میں سے سب سے پہلے جنت میں جانے والوں کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک دار ہوں گے اس کے بعد تیز چمکدار ستارہ کی مانند پھر یکے بعد دیگرے مختلف کیفیت ہوگی۔ جنت میں پیشاب پاخانہ ہوگا نہ منہ ناک کی ریزش، کنگھیاں سونے کی انگیٹھیاں عود کی ہوں گی۔ پسینہ مشک جیسا خوشبو دار ہوگا۔ سب کے اخلاق یکساں ہوں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ۳۳ سالہ جوان، آدم جیسے ساٹھ ہاتھ لمبے بے ریش ہوں گے۔ سر بھوں اور پلکوں کے علاوہ کہیں بال نہ ہوں گے۔

رنگ گورا لباس سبز ہوگا۔ کوئی شخص دسترخوان بچھائے گا تو سامنے سے ایک پرندہ آئے گا اور کہے گا اے اللہ کے ولی میں نے چشمہ سلسبیل کا پانی پیا اور عرش کے نیچے جنت کے باغیچہ میں چرا ہے اور فلاں فلاں پھل کھاتے ہیں۔ وہ جنتی اس پرندہ کے ایک جانب سے پکا ہوا اور دوسری جانب سے بھنا ہوا گوشت کھاتے گا، ستر حلّے پہنے گا، ہر جوڑے کا رنگ جدا ہوگا۔ اس کی اُنگلیوں میں دس انگوٹھیاں ہوگی، پہلی انگوٹھی پر تحریر ہوگا:

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ	تم پر سلامتی ہو اسلئے کہ تم نے صبر کیا
دوسری پر:	
اُدْخُلُوهَا بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ	داخل ہوجاؤ جنت میں امن و سلامتی کے ساتھ
تیسری پر	
تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ	یہ جنت تمہارے اعمال کے بدلہ میں دی گئی ہے۔
چوتھی پر:	
رُفِعَتْ عَنْكُمُ الْاَحْزَانُ وَالْهُمُوْمُ	تم سے فکروں اور غموں کو دور کر دیا گیا
پانچویں پر	
اَلْبَسْنَاكُمُ الْحُلِيَّ وَالْحُلَلَ	ہم نے تم کو پہناتے زیور اور حلے
چھٹی پر	
زَوَّجْنٰكُمُ الْحُوْرَ الْعِيْنَ	ہم نے حور العین سے تمہاری شادی کی۔

ساتویں پر

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيٓ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

تمہارے لئے اس جنت میں سب کچھ ہے جو تمہارا دل چاہے اور جس سے تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔

آٹھویں پر

وَافْقَتُمُ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ ۔

تم نے انبیاء علیہم السلام اور صدیقین کی موافقت کی۔

نویں پر

حِرْتُمْ شَبَابًا لَا تَهْرَمُونَ

تم ایسے جوان ہو کہ تم پر بڑھاپا نہیں آئے گا۔

دسویں پر

سَكَنْتُمْ فِي جِوَارِ مَنْ لَا يُؤْذِي الْجِيرَانَ ۔

تم ایسے لوگوں کے پڑوس میں بسے ہو جو پڑوسیوں کو نہیں ستایا کرتے۔

جنّت میں داخلہ کی پانچ شرطیں

جو ان نعمتوں کو حاصل کرنا چاہتا ہے وہ پانچ چیزوں پر مسلسل عمل کرے۔

(۱) تمام گناہوں سے پرہیز کرے۔

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوٰى

جو نفسانی خواہشات پر عمل کرنے سے بچا جنت اس کا ٹھکانہ ہے۔

(۲) دنیا کے معمولی مال و متاع پر راضی ہو جائے (جنّت کی قیمت دنیا کو ترک کر دینا ہے۔

(۳) طاعات (نیکیوں) پر انتہائی حریص ہو، کیونکہ جنت عمل کے بدلہ میں ملے گی (دیکھئے عبارت انگوٹھی نمبر ۳)

(۴) اللہ کے نیک بندوں سے محبت کرے ان سے ملاقات کرتا رہے۔ ان کی مجالس میں شریک ہوتا رہے اس لئے کہ ان کی شفاعت بھی قیامت میں کام آئے گی۔

حدیث میں ہے:

اَكْثِرُوا الْاِخْوَانَ فَاِنَّ لِكُلِّ اَخٍ شَفَاعَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(اچھے) لوگوں کو زیادہ سے زیادہ بھائی (دوست) بناؤ، کیونکہ قیامت میں ہر بھائی کو شفاعت کا حق ملے گا

(۵) کثرت سے دعا مانگے، خصوصاً جنت اور حسنِ خاتمہ کے لئے۔

حکمت کی باتیں

(۱) (آخرت میں ملنے والے) ثواب کو دیکھنے (جاننے) کے باوجود دُنیا کی طرف مائل ہونا اور دُنیا پر بھروسہ کرنا جہالت ہے

(۲) اعمال کا ثواب جاننے کے بعد ان کے لئے جدوجہد نہ کرنا عجز ہے۔

(۳) جنت کا آرام و راحت اس کو ملے گا جس نے دنیا کا آرام ترک کر دیا۔ جنت میں غنیٰ ہے یہ اس کو ملے گا جس نے فالتو دنیا کو چھوڑ دیا، اور قلیل پر قناعت کی۔

ایک زاہد کا واقعہ

کوئی زاہد سبزی میں نمک ملا کر بغیر روٹی کے کھاتے تھے کسی نے اس پر اعتراض کیا تو فرمایا کہ میں دنیا کو عبادت کے لئے استعمال کرتا ہوں (تاکہ کھانے سے طاقت حاصل ہو اور عبادت کر سکوں اور اس کے بدلہ جنت ملے) اور تو دنیا کی عمدہ چیزیں پاخانہ بنانے کے لئے کھاتا ہے۔

نوٹ : یہ زاہد کا قصہ ہے، ہر شخص کو اس پر عمل کرنا مناسب نہیں، اللہ کی دی ہوئی حلال نعمتیں استعمال کرنا اور شکر ادا کرنا نہ صرف جائز بلکہ پسندیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو نعمتیں دیتا ہے اس پر نعمت کے اثرات دیکھنا پسند فرماتا ہے۔ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور اپنے رب کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔

ابراہیم بن ادہمؒ کا واقعہ

ایک مرتبہ ابراہیم بن ادہمؒ نے حمام میں جانے کا قصد کیا، مالک نے یہ کہہ کر روک دیا کہ اُجرت کے بغیر داخل نہیں ہو سکتے، یہ سُن کر ابراہیم رونے لگے اور یوں فرمایا: یا اللہ مجھے شیطان کے گھر میں بلا اجرت کے داخل کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ جنت تو انبیاء و صدیقین علیہم السلام کا گھر ہے اس میں اُجرت کے بغیر کیونکر داخلہ ہوگا (یعنی عمل کے بغیر)

نکتہ

اللہ نے کسی نبی پر وحی بھیجی اے ابن آدم تو بہت مہنگی قیمت پر دوزخ خریدتا ہے اور سستی قیمت پر جنت نہیں خریدتا اس کی تفصیل کی گئی ہے۔ ایک فاسق نام و نمود کے لئے فساق کی دعوت پر سینکڑوں روپیہ خرچ کرنا بہت معمولی بات سمجھتا ہے۔ اور اس کے بدلہ جہنم خریدتا ہے اور اللہ کے لئے کسی غریب بھوکے کی دعوت پر دو چار آنے بھی خرچ کرنا اس کے لئے دشوار ہے حالانکہ یہ جنت کی قیمت ہے۔

ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ کا قول

ابو حازمؒ فرماتے ہیں اگر تمام مرغوبات ترک کر کے جنت مل جاتے تو یہ سودا سستا ہے۔ اسی طرح اگر تمام مصائب برداشت کر کے جہنم سے چھٹکارا ہو جاتے تو یہ بھی سستا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہزار مرغوبات میں سے ایک کو چھوڑنے پر بھی جنت مل جائے گی اور ہزار مصائب میں ایک برداشت کرنے پر جہنم سے چھٹکارا ہو جائے گا، یہ سودا کتنا سستا ہے۔

جنت کا مہر

حضرت یحییٰ بن معاذ رازیؒ فرماتے ہیں۔ دنیا کا چھوڑنا دشوار ہے اور جنت کا چھوڑنا دشوار ترین ہے اور جنت کا مہر ترک دنیا ہے۔

جنت و جہنم کی سفارش

انس بن مالکؓ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص تین مرتبہ جنت طلب کرتا ہے تو جنت اللہ تعالیٰ سے کہتی ہے اے اللہ اس کو جنت میں داخل فرما دیجئے اور اگر تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگتا ہے تو دوزخ اللہ سے عرض کرتی ہے اے اللہ اسے دوزخ سے بچا دیجئے۔

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ	اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ	اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ
اے اللہ ہمیں جنت عطا فرما		
اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ	اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ	اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ
اے اللہ ہمیں جہنم سے بچا!	"	"

جنت میں دوستوں کی ملاقات ہی کیا کم ہے چہ جائیکہ بیش بہا و بے شمار نعمتیں!

جنت کے بازار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جنت میں بازار ہوں گے لیکن اس میں خرید و فروخت نہیں ہوگی بلکہ دوست احباب حلقے بنا کر بیٹھیں گے اور دنیا کی باتیں کریں گے کہ کس طرح دنیا میں باتیں کرتے تھے۔ دنیا میں غریبوں اور مالداروں کا کیا حال تھا موت کس طرح آئی اور کتنی مصیبتیں برداشت کر کے جنت تک پہنچے ہیں۔

فَهَلْ مِنْ مُشَمِّرٍ لَهَا

جنت کی حقیقت، اس کی نعمتیں اور صفات کا آپ نے مطالعہ کر لیا۔ یقیناً جنت میں جانے کو دل چاہتا ہوگا بار ہا اس کے لئے دعائیں بھی کی ہوں گی۔ بلاشبہ ہر مسلمان کو جنت کی تڑپ ہونی ہی چاہیئے لیکن ایمان و اعمال صالحہ کے بغیر جنت کا طالب ہونا اور صرف دعا پر اکتفا کرنا اپنے ساتھ دھوکہ کرنا ہے۔ نادان ہیں وہ لوگ جو جنت کی تمنا کرتے ہیں مگر گناہوں میں ملوث اور اعمال صالحہ کے سرمایہ سے غافل ہیں۔ مؤذن پکارے تو سوتے رہ جائیں یا کاروبار پر نماز کو قربان کر ڈالیں۔ زکوٰۃ کا حکم ملے تو جان چرانے لگیں۔ رمضان آتے تو روزہ کھا جائیں۔ حج فرض ہو تو مال کی محبت میں بے حج کئے مر جائیں۔ کاروبار میں حرام و حلال کا ذرا خیال نہ رکھیں۔ تیرا میرا روپیہ مار لینے کو کمال جانیں۔ قرآن و حدیث پڑھنے پڑھانے کو عیب کا کام سمجھیں۔ کمزوروں پر ظلم و زیادتی کریں، غریبوں کو ستائیں اور ان سے بیگار لیں۔ رشوت کے لین دین کو خوبی سمجھیں۔ یتیموں کا مال کھا جائیں۔

بیواؤں کی کمزوری سے فائدہ اٹھائیں۔ ایک دوسرے کا حق ہڑپ کر لیں۔ نوافل سے گھبرائیں۔ ذکر اللہ سے گریز کریں اور ان سب کے باوجود جنت بلکہ اس کے بلند درجات کی تمنا کرنا بے وقوفی نہیں تو اور کیا ہے، اگر جنت میں جانا ہے تو پوری زندگی اللہ و رسولؐ کے حکم کے مطابق گزارنی ہوگی نفسانی خواہشات کو کچلنا ہوگا ؎

بہر غفلت یہ تیری ہستی نہیں — دیکھ جنت اس قدر سستی نہیں
رہ گزر دنیا ہے یہ بستی نہیں — جائے عیش و عشرت و مستی نہیں

مجذوب

اللہ کی رحمت

جب یہ آیت:

وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ — میری رحمت ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

نازل ہوئی تو ابلیس لعین یہ کہہ کر کہ میں بھی شے ہوں خود کو اللہ کی رحمت کا امیدوار سمجھنے لگا۔ اسی طرح یہود و نصاریٰ بھی لیکن جب آیت کا اگلا جزو

فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

میں یہ رحمت ان لوگوں پر کروں گا جو شرک سے بچتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

نازل ہوا تو ابلیس مایوس ہو گیا لیکن یہود و نصاریٰ کہنے لگے ہم شرک

سے بچتے زکوٰۃ دیتے اور اللہ کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں، لیکن :

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ ۔ جو رسول نبی اُمّی کی پیروی کرتے ہیں۔

کے نازل ہونے کے بعد یہود و نصاریٰ بھی مایوس ہو گئے اب اس کے مستحق صرف مومنین رہ گئے۔ ہر مومن کو اللہ کی اس نعمت عظمیٰ کا بے حد شکر گزار ہونا چاہیئے۔

یحییٰ بن معاذ رازیؒ کی دُعا اور اُمید

یحییٰ بن معاذ رازیؒ یوں کہا کرتے تھے :

(۱) اے اللہ تو نے دنیا میں رحمت کا ایک حصہ نازل فرمایا ہے اور اس کے طفیل میں ہم کو اسلام جیسی قیمتی چیز عطا فرمائی تو جس وقت تو سو رحمتیں نازل فرماتے گا اس وقت کیوں نہ ہم تیری طرف سے مغفرت کی امید رکھیں۔

(۲) اے اللہ اگر تیرا ثواب فرمانبرداروں کے لئے ہے اور تیری رحمت گنہگاروں کے لئے تو میں فرمانبردار نہ ہوتے ہوئے بھی تیرے ثواب کا امیدوار ہوں تو پھر گنہگار ہوتے ہوتے تیری رحمت کا اُمیدوار کیوں نہ رہوں۔

(۳) اے اللہ تو نے اپنے دوستوں کی دعوت کے لئے جنت بنائی ہے اور کفار کو اس سے مایوس و محروم کر دیا۔ نیز تو خود ہی کو بھی جنت کی ضرورت نہیں ہے اور تو بھی اس سے بے نیاز ہے تو پھر ہمارے علاوہ، جنت ہے کس کے لئے ؟

اللہ کی رحمت سے کسی کو مایوس نہ کرو

ایک مرتبہ بعض صحابہؓ کو ہنستا دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناگواری کے ساتھ فرمایا تم لوگ ہنس رہے ہو اور تمہارے پیچھے جہنم ہے آئندہ ہنستا نہ دیکھوں یہ فرما کر آپ واپس ہو گئے۔ ہم لوگ اس طرح سہم گئے جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ اچانک آپ پلٹ آئے اور فرمایا ابھی ابھی جبرائیل اللہ کا پیغام لے کر آئے کہ آپ نے میرے بندوں کو میری رحمت سے مایوس کر دیا۔ ان سے کہہ دیجئے میں غفور الرحیم ہوں اور میرا عذاب بھی دردناک ہے۔

چار چیزوں پر قسم کھائی جا سکتی ہے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حضرت عبدالرحمٰن سے فرمایا۔ تین چیزوں پر میں قسم کھا سکتا ہوں چوتھی چیز پر آپ قسم کھائیں تو میں آپ کی تصدیق کروں گا۔

(۱) اللہ جسے دنیا میں دوست بناتے گا قیامت میں بھی اسی کو بناتے گا۔ غیر کو نہیں۔

(۲) مسلمان (چاہے کتنا کمزور ایمان والا ہو) کے ساتھ غیر مسلم جیسا معاملہ ہرگز نہیں فرماتے گا۔

(۳) جو شخص جس سے محبت کرے گا قیامت میں اسی کے ساتھ ہو گا۔

(۴) دنیا میں اللہ نے جس کی پردہ پوشی فرمائی قیامت میں بھی ضرور فرمائے گا۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ۔

شفاعت گنہ گاروں کیلئے ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت اُمت کے گناہگاروں کے لئے ہو گی جو اس سے انکار کرے گا وہ شفاعت سے محروم رہے گا۔

عبرت آموز واقعہ

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک واقعہ سنایا کہ ایک شخص پہاڑ کی چوٹی پر پانچ سو برس تک عبادت کرتا رہا اس پہاڑ کے چاروں جانب کھاری پانی تھا۔ اللہ نے اس کے لئے پہاڑ میں چھوٹا سا چشمہ میٹھے پانی کا نکال دیا اور ایک انار کا درخت پیدا فرما دیا۔ روزانہ وہ انار کھاتا میٹھا پانی پیتا اسی سے وضو کرتا۔ اس نے اللہ سے دعا کی اے اللہ میری روح سجدہ میں قبول فرمانا اللہ نے اس کی دُعا قبول فرمائی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہم آسمان سے اُترتے اور چڑھتے وقت اس کے پاس سے گزرتے تو اس کو سجدہ میں پاتے۔ آگے جبرائیلؑ ہی فرماتے ہیں کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کے لئے فرمائے گا میرے بندے کو میری رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل کر دو۔ وہ بندہ کہے گا نہیں بلکہ میرے عمل کی وجہ سے۔ حکم ہو گا میری نعمتوں کا اس کے عمل سے موازنہ کرو۔ چنانچہ موازنہ کے نتیجہ میں پانچ سو برس کی عبادت صرف نعمتِ بصر (آنکھ) ہی کے مقابلہ میں ختم ہو جائے گی۔ حکم ہو گا میرے بندہ کو دوزخ میں لے جاؤ۔ چنانچہ فرشتے لے کر چلیں گے کچھ دُور چلنے کے بعد وہ بندہ عرض کرے گا۔ یا اللہ مجھے اپنے فضل سے جنت میں داخل فرما دیجئے۔ حکم ملے گا واپس لاؤ

واپس لاکر اللہ کے سامنے کھڑا کر کے اس سے یہ چند سوالات کئے جائیں گے

سوال : اے بندے تجھے کس نے پیدا کیا؟

جواب : یا اللہ آپ نے۔

سوال : یہ کام تیرے عمل سے ہُوا یا میری رحمت سے؟

جواب : آپ کی رحمت سے۔

سوال : تجھے پانچ سو برس کی عبادت پر قوت اور توفیق کس نے دی؟

جواب : یا اللہ آپ نے۔

سوال : سمندر کے درمیان پہاڑ پر کس نے پہنچایا؟ کھاری پانی کے بیچ میٹھے پانی کا چشمہ کس نے نکالا؟ انار کا درخت کس نے پیدا کیا؟ تیری درخواست کے مطابق سجدہ میں تیری روح کس نے نکالی؟

جواب : اے پروردگار آپ نے۔

ارشاد باری ہو گا یہ سب کچھ میری رحمت سے ہُوا اور اپنی رحمت ہی سے تجھے جنت میں داخل کرتا ہوں۔

بشارت

موت کے وقت جس بندہ کے دل میں امید و خوف دونوں جمع ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی اُمید کے مطابق معاملہ فرماتے ہیں اور خوف کو دُور فرما دیتے ہیں۔

قیمتی اقوال

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں، قیامت میں اللہ کی رحمت کی وسعت کا یہ عالم ہو گا کہ اس کو دیکھ کر شیطان بھی اپنے لئے رحمت و شفاعت کی توقع کرے گا۔

فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں، تندرستی میں خوف بہتر ہے تاکہ عمل کی خوب کوشش کرے اور مرض و ضعف کے وقت امید کا سہارا ہی افضل

ہے تاکہ مایوس نہ ہو۔

اللہ کی بخشش کا عجیب واقعہ

احمد بن ہبیلؒ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن اکثم کو خواب میں دیکھا ان سے معلوم کیا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہنے لگے اللہ نے مجھے بلا کر فرمایا اے شیخ الستو تو نے بہت سے کرتوت کئے ہیں۔ میں نے عرض کیا پروردگار اس کے بارے میں آپ سے اس وقت کوئی بات نہیں کروں گا، پھر کیا بات کرے گا؟ اللہ نے فرمایا، عرض کیا، مجھ سے عبدالرزاق نے ان سے زہری نے ان سے عروہ نے ان سے حضرت عائشہؓ نے، ان سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جبرئیل امین نے بیان کیا۔ آپ کا ارشاد ہے کہ "میں کسی مسلمان بوڑھے کو عذاب دینا چاہتا ہوں لیکن اس کے بڑھاپے کی وجہ سے عذاب دیتے ہوئے شرم آتی ہے۔"

الٰہی میں بھی بہت بوڑھا ہوں، فرمایا ان سب نے سچ کہا، واقعتاً ایسا ہی ہے۔ چنانچہ میرے لئے جنت کا حکم ہوگیا۔

جامع نصیحت

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو دیکھا کہ آپ رو رہے ہیں رونے کا سبب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا، میرے پاس جبرائیل آئے تھے اور فرماتے تھے کہ اللہ مسلمان بوڑھے کو اس کے بڑھاپے کی وجہ سے عذاب دیتے ہوئے شرماتا ہے، تو مسلمان بوڑھا بڑھاپے میں اللہ کی نافرمانی سے کیوں نہ شرماتے۔

اللہ رب العزت کے اس غیر معمولی انعام واکرام پر ہر بوڑھے مسلمان

کو اللہ کا بے حد شکر گزار اور اس کی تعریف میں رطب اللسان ہونا چاہیئے۔ نیز اس کو اللہ سے اور اس کے فرشتوں کو اپنا کاتب بن سے شرمانا اور گناہوں سے بالکلیہ اجتناب چاہیئے، پتہ نہیں موت کس وقت آجاتے، خصوصاً بڑھاپے میں کیونکہ کھیتی جب پک جاتی ہے تو اسے فوراً ہی کاٹ لیا جاتا ہے بچپن میں جوانی، جوانی میں بڑھاپے کی توقع رہتی ہے اب بڑھاپے کے بعد موت کے سوا اور کیا ہے؟

عرشِ الٰہی کا سایہ سات قسم کے لوگوں پر ہوگا

قیامت میں سات قسم کے لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ عرش کے سایہ میں جگہ عنایت فرمائے گا جبکہ عرش کے سوا کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا۔

(۱) امام عادل (انصاف کرنے والا حاکم)

(۲) عبادت گزار جوان (عبادت ہر ایک کی اللہ کو پسند ہے لیکن جوان کی زیادہ پسند ہے)

(۳) وہ شخص جس کا دل مسجد سے اٹکا رہے (یعنی ہر وقت نماز کی فکر رکھے)

(۴) وہ دو شخص جو آپس میں صرف اللہ کے لیے محبت رکھتے ہوں۔

(۵) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کر کے روتے، (یہ اخلاص کی علامت ہے۔)

(۶) جو انتہائی خاموشی کے ساتھ صدقہ کرے حتیٰ کہ خود کو بھی پتہ نہ ہو کہ کتنا کیا۔

(۷) وہ شخص جس کو حسین وجمیل عورت اپنی طرف بلاتے اور یہ کہہ کر ٹال

دے کر میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ

یا اللہ تمام مسلمانوں کو اور ان کے طفیل میں اس سیہ کار کو بھی ان تمام صفات سے مزین فرما کر عرش کے سایہ کا مستحق بنا۔ (آمین)

اَمر بالمعروف ونہی عن المنکر

خاص لوگوں کی بدعملی سے عام عذاب نہیں آتا۔ لیکن اگر بدعملی عام ہونے لگے اور اس سے روکا نہ جائے تو عام عذاب آتا ہے جس میں عوام وخواص سب مبتلا ہوتے ہیں۔ (عمر بن عبدالعزیزؒ)

فقیہ ابواللیثؒ فرماتے کہ حضرت یوشع بن نون سے اللہ نے فرمایا کہ میں تمہاری قوم میں سے چالیس ہزار نیک اور ساٹھ ہزار بدعمل لوگوں کو ہلاک کرنے والا ہوں۔ ابن نون نے عرض کیا۔ بدعمل لوگوں کی ہلاکت تو ٹھیک ہے لیکن نیک لوگوں کی کیا خطا ہے؟ فرمایا نیک لوگوں نے بروں کو برائی سے نہیں روکا اور ان کی بدعملی کو برا نہیں جانا بلکہ ان کے ساتھ مل جل کر کھاتے پیتے رہے۔

خوشخبری

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض لوگ خیر کے پھیلانے والے اور شر کے مٹانے والے ہوتے ہیں اور بعض شر کے پھیلانے والے اور خیر کے مٹانے والے ہوتے ہیں خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جن کو اللہ نے خیر پھیلانے اور شر کو مٹانے والا بنایا اور شر پھیلانے اور خیر کو مٹانے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔

مومن ومنافق کی پہچان

امر بالمعروف (بھلائی کا حکم دینا) اور نہی عن المنکر (برائی سے روکنا) مومن کی علامت ہے۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ یَّاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔	مومن مرد وعورت آپس میں دوست ہیں ایک دوسرے کو امر بالمعروف کرتے ہیں اور نہی عن المنکر کرتے ہیں۔
اَلْمُنَافِقُوْنَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُھُمْ مِنْ بَعْضٍ یَّاْمُرُوْنَ بِالْمُنْکَرِ وَ یَنْھَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ۔	منافق مرد وعورت سب آپس میں ایک ہیں بھلائی سے روکتے ہیں اور برائی کا حکم دیتے ہیں۔

بھلائی سے روکنا برائی کا حکم دینا منافق کی علامت ہے۔

حضرت علیؓ کا مقولہ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں امر بالمعروف کرنیوالا مومن کی کمر مضبوط کرتا ہے اور نہی عن المنکر کرنے والا منافق کو ذلیل کرتا ہے۔

امر بالمعروف کیلئے سلیقہ کی ضرورت ہے

حضرت ابودرداؓ فرماتے ہیں جس نے اپنے بھائی کو سب کے سامنے نصیحت کی اس نے اس کو ذلیل کر دیا اور جس نے تنہائی میں نصیحت کی اس نے اس کو مزین کر دیا (تنہائی نصیحت زیادہ اثر انداز ہوتی ہے ہر آدمی اس کو قبول کر لیتا ہے اور اس پر عمل کی کوشش کرتا ہے اور ظاہر ہے عمل کرنے سے مزین ہوگا۔

امر بالمعروف کے ترک کرنے سے ظالم حکام مسلط ہوتے ہیں

حضرت ابودرداؓ فرماتے ہیں لوگو! امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسے بادشاہ اور حکام مسلط کر دے گا جو تمہارے بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر رحم نہیں کریں گے اور تم میں سے نیک لوگ دعائیں کریں گے لیکن قبول نہیں ہوں گی۔ مدد مانگیں گے لیکن مدد نہیں کی جائے گی۔ استغفار کریں گے وہ بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔

امر بالمعروف نہی عن المنکر کی تقسیم اور درجے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کسی برائی کو دیکھو تو ہاتھ سے روک دو۔ اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کرو اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جانو، یہ ایمان کا آخری درجہ ہے۔

دلچسپ قصہ ایک شخص نے لوگوں کو کسی درخت کی پوجا کرتے دیکھا تو غصہ سے بے قابو ہو گیا، گھر سے کلہاڑی لی اور گدھے پر سوار ہو کر اس درخت کو کاٹنے کی نیت سے روانہ ہوا۔ راستہ میں ابلیس اللعنۃ سے ملاقات ہو گئی کہنے لگا حضرت کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ فرمایا لوگ ایک درخت کی پوجا کرتے ہیں۔ میں نے اس کو جڑ سے کاٹ ڈالنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ ابلیس نے کہا آپ کہاں جھگڑے میں پڑتے ہیں۔ چھوڑیے جو مرد و داس کی پوجا کرتے ہیں خود بھگتیں گے چنانچہ دونوں میں بھگڑا ہونے لگا اور تین مرتبہ ہار پیٹ ہوئی جب ابلیس نے سمجھ لیا کہ یہ شخص قابو میں آنے والا نہیں ہے تو اس نے دوسری چال چلی، کہنے لگا

آپ اس کام کو رہنے دیجئے۔ اس کے عوض روزانہ آپ کو چار درہم دیا کروں گا۔ ہر صبح آپ کو بستر کے نیچے ملا کریں گے۔ یہ چال کارگر ہو گئی وہ شخص کہنے لگا کیا واقعی ایسا ہو گا؟ ہاں ہاں! بالکل سچ تہ وعدہ کرتا ہوں۔ ابلیس نے کہا چنانچہ وہ شخص اپنے گھر کو واپس چلا گیا، صبح کو روزانہ بستر کے نیچے سے چار درہم ملتے رہے۔ چند روز کے بعد میدان خالی پایا، دوسرے دن بھی کچھ نہ ملا پھر غصہ آیا اور کلہاڑی لے کر چل دیا۔ راستہ میں وہی ابلیس ملا اور کہنے لگا حضرت کہاں کا ارادہ ہے؟ بولا درخت کو کاٹنے جا رہا ہوں جس کی پوجا ہوتی ہے۔ ابلیس نے کہا، بس میاں اب تمہارے بس کا کام نہیں ہے پہلے آپ اللہ کے لئے جا رہے تھے اگر میں پوری طاقت بھی لگا لیتا تو آپ کو نہیں روک سکتا تھا اور اب آپ کا جانا اللہ کے لئے نہیں بلکہ چار درہم کے لئے ہے اگر ادھر قدم بڑھایا تو خیر نہیں ہے۔ گردن اڑا دوں گا۔ مجبوراً اس ارادہ کو ترک کر کے گھر واپس ہونا پڑا۔

مُبلّغ کے لئے پانچ شرطیں

(۱) علم (تبلیغ کے لئے ضروری ہے جاہل تبلیغ کی اہلیت نہیں رکھتا۔

(۲) اخلاص: اخلاص ہر عمل کی جان ہے اس کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں۔

(۳) اخلاص و محبت، (سخت مزاج و بدخو آدمی کی نصیحت موثر نہیں ہوتی۔

(۴) صبر و بردباری: (تبلیغ کے راستہ میں مصائب کا آنا یقینی ہے، نیز ہر طرح کے آدمی سے واسطہ پڑتا ہے اس لئے صبر و بردباری کے بغیر آدمی اس میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

(۵) جو نصیحت کرے اس پر خود بھی عمل کرتا ہو۔ (ورنہ نہ تو لوگوں پر

اس کا اثر ہوگا اور نہ مبلغ ہی لوگوں کے طعنہ دینے کے خطرہ کی وجہ سے کچھ کھل کر کہہ سکے گا۔

احادیث

(۱) حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ عالی ہے: لوگو! بھلائی کا حکم کرتے اور برائی سے روکتے رہو ورنہ ہو سکتا ہے کہ اللہ کا عذاب آجائے، اور تم اس وقت دعائیں کرو مگر وہ قبول نہ کی جائیں۔ (ترمذی)

نیز فرمایا جب لوگ کسی برائی کو دیکھیں اور اسے روکنے کی کوشش نہ کریں تو اللہ کے عذاب کا انتظار کریں (ترمذی و ابن ماجہ)

فرمایا: جو لوگ ظالم کو ظلم کرتے دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو اللہ تعالیٰ کے عذابِ عام کا انتظار کریں۔ (ابو داؤد)

توبہ

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل حضرت وحشی نے اسلام لانے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں لیکن یہ آیت رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا	جو لوگ اللہ کے علاوہ کسی اور کو معبود نہیں مانتے اور نہ کسی کو ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ زنا کرتے ہیں

يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا۔	اور جس نے یہ کام کئے وہ گنہ گار ہے۔

میں نے یہ تینوں کام کئے ہیں، کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا۔	مگر جو توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے

آپ نے وحشی کو یہی آیت جواب میں لکھ دی، انہوں نے پھر لکھا کہ آیت میں عمل صالح کی شرط ہے، پتہ نہیں میں نیک عمل کر سکوں یا نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ۔	اللہ شرک کو نہیں بخشے گا اس کے علاوہ جس کو چاہے گا بخش دے گا۔

وحشی کو یہ آیت لکھ کر بھیج دی۔ وحشی نے لکھا۔ اس نے بھی مشیت کی شرط ہے، معلوم نہیں کہ اللہ کی مشیت ہو گی یا نہیں۔ پھر آیت نازل ہوئی۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ	اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجئے اے میرے گنہ گار بندو! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو اللہ تمام گناہوں کو بخش دے گا وہ بڑا غفور رحیم ہے

اس کے بعد وحشی نے مدینہ حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا فَاِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔	اے اللہ ہمارے گناہوں کو بخش دے بیشک تو ہی غفور الرحیم ہے۔

موت سے قبل توبہ مقبول ہے

حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب ابلیس کو زمین پہ اُتارا تو اس سے کہا تیری عزت و عظمت کی قسم جب تک انسان کے جسم میں جان رہے گی اسے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میری عزت و عظمت کی قسم میں حالتِ نزع سے پہلے پہلے انسان کی توبہ قبول کرتا ہی رہوں گا۔

ابلیس لعین کی حسرت و مایوسی

ایک روایت میں آتا ہے کہ انسان گناہ کرتا ہے تو لکھا نہیں جاتا، دوسرا گناہ بھی نہیں لکھا جاتا یہاں تک کہ پانچ گناہ جمع ہو جاتیں۔ اس کے بعد اگر ایک نیکی کرتا ہے تو پانچ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ان پانچ نیکیوں کے بدلہ وہ پانچ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ حسرت و افسوس کے ساتھ ابلیس کہتا ہے میں انسان پر کیسے قابو پاؤں اس کی ایک نیکی میری ساری محنت پر پانی پھیر دیتی ہے۔

عارف کی چھ خصلتیں

عارف وہ ہے جس کے اندر چھ خصلتیں پائی جاتیں۔

(۱) جب اللہ کو یاد کرے تو اس نعمت کو بڑا جانے یعنی اسکی قدر کرے۔
(۲) جب خود پر نظر جاتے تو اپنے کو حقیر جانے (عبدیت ہی اصل کمال ہے)
(۳) اللہ کی آیات کو دیکھ کر عبرت حاصل کرے (یہی اصل مقصود ہے)
(۴) شہوت و گناہ کا خیال آتے ہی ڈر جاتے (ظاہر ہے گناہ کے تصور تک سے ڈرنا کمال کی علامت ہے)
(۵) اللہ کی صفت عفو کے تصور سے خوش ہو (بندہ کی نجات مالک

کے عفو پر ہی موقوف ہے۔
(۶) گزشتہ گناہ یاد آئیں تو استغفار کرے (کامل بندہ کی یہی شان ہے)

قابل عبرت واقعہ

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روتے ہوئے پہنچے آپؐ نے رونے کا سبب دریافت کیا عرض کیا دروازہ پر ایک نوجوان کھڑا رو رہا ہے اسے دیکھ کر میں بھی رونے لگا۔ آپ نے اس نوجوان کو بلا کر معلوم کیا کیوں روتے ہو؟ کہنے لگا۔ اپنے گناہوں کی کثرت اور ان کے نتیجہ میں اللہ کے غصہ کے خوف سے رو رہا ہوں ارشاد فرمایا کیا تو نے اللہ کے ساتھ شرک کیا ہے؟ کہا نہیں! پھر کسی کو قتل کیا ہے؟ عرض کیا جی نہیں! فرمایا اللہ تیرے سارے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ اگرچہ وہ آسمانوں، زمینوں اور بڑے بڑے پہاڑوں کے برابر بھی کیوں نہ ہوں۔ جوان نے کہا یا رسول اللہ علیہ وسلم میرا گناہ ساتوں آسمان، ساتوں زمین اور سارے پہاڑوں سے بھی بڑا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا گناہ بڑا ہے یا کرسی؟ اس نے کہا میرا گناہ! کیا تیرا گناہ اللہ کے عرش سے بھی بڑا ہے، جی ہاں اس سے بھی بڑا ہے، ارشاد فرمایا: اچھا یہ بتا تیرا گناہ بڑا ہے یا تیرا معبود؟ اب جوان سٹ پٹا گیا اور عرض کیا یقیناً اللہ بڑا ہے، فرمایا تو پھر تیرا گناہ وہی معاف فرمائے گا جو تیرے گناہ سے اور ساری مخلوق سے بڑا ہے۔ پھر آپ نے سوال کیا اچھا تو یہ بتا تو نے آخر کونسا گناہ کیا (جو اتنا بے چین ہے) عرض کیا آپ کے سامنے اس کا اظہار کرتے ہوئے شرم آتی ہے، آپ نے اصرار فرمایا تب اس جوان نے اپنا واقعہ سنایا۔

میں تقریباً سات سال سے گورکنی کا کام کرتا ہوں، قبیلہ انصار کی ایک

لڑکی کا انتقال ہُوا (لڑکی انتہائی حسین تھی) بغلبہ شہوت نفس کفن سے نکال کر میں نے اس سے مُنہ کالا کیا، تھوڑی دیر کے بعد جب میں واپس ہونے لگا (بحکم خدا) وہ لڑکی کھڑی ہو گئی اور کہنے لگی اے بدبخت نوجوان! تجھے شرم نہیں آتی قیامت کے دن اللہ کی کُرسی فیصلہ کے لئے بچھائی جائے گی اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ دلوایا جائے گا۔ تُو نے مجھے مُردوں کے درمیان برہنہ چھوڑ دیا اور اللہ کے سامنے ناپاک کر کے کھڑا کر دیا۔

یہ سنتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اچھل پڑے اور اس کی گردن پکڑ کر فرمایا: فاسق! تجھے دوزخ میں جانے کے لئے کس چیز نے مجبور کیا، یہاں سے نکل جا۔

نوجوان روتا توبہ کرتا ہُوا وہاں سے نکل کھڑا ہُوا اور برابر چالیس رات تک توبہ کرتا رہا۔ چالیس راتیں مکمل ہو جانے کے بعد آسمان کی جانب مُنہ اُٹھا کر کہا۔

اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آدمؑ و حوّاؑ کے معبود! اگر تُو نے میرا گناہ معاف کر دیا ہے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کو مطلع فرما دے، ورنہ آسمان سے آگ نازل فرما جو مجھے جلا ڈالے تاکہ میں عذابِ آخرت سے بچ جاؤں۔

اِدھر یہ نوجوان دُعا مانگ رہا تھا، اِدھر حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ سلام کے بعد چند سوالات کئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مخلوق کو آپ نے پیدا کیا یا اللہ نے؟ مجھے اور ساری مخلوق کو اللہ نے ہی پیدا کیا ہے، کیا مخلوق کو روزی آپ دیتے ہیں؟

نہیں ہرگز نہیں، بلکہ مجھے اور ساری مخلوق کو اللہ اور صرف اللہ ہی روزی دیتا ہے! کیا مخلوق کی توبہ آپ قبول کرتے ہیں؟ نہیں بلکہ میری اور ساری مخلوق کی توبہ وہی خالق کائنات قبول فرماتا ہے۔ اچھا تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے کہ میرے فلاں بندہ (نوجوان) کا قصور معاف کر دیں نے اس کی توبہ قبول کر لی ہے، آپ نے اُس نوجوان کو بلا کر خوشخبری سنائی۔

تنبیہ: مُردہ کے مقابلہ میں زندہ سے زنا کرنا اور بھی زیادہ سخت اور بُرا ہے، لہٰذا اس فعل شنیع سے ہر شخص کو بچنا چاہیئے اور اگر خدانخواستہ کوئی ملوث ہو جاتے تو اس نوجوان کی طرح حقیقی توبہ کرے تاکہ عذابِ آخرت اور اللہ کے غضب سے نجات مل جائے۔

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْہُ

تَوبَۃُ النَّصُوح

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ توبۃ النصوح کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں توبۃ النصوح یہ ہے کہ:

(۱) آدمی دل میں شرمندہ ہو جائے۔

(۲) زبان سے استغفار کرے۔

(۳) دوبارہ اس گناہ کے نہ کرنے کا عزم کر لے۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا ج

اے ایمان والو اللہ کے سامنے سچی (پکّی) توبہ کرو۔

استغفار کے ساتھ گناہ نہ کرنے کا عزم ضروری ہے

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں زبان سے استغفار

کرنے کے باوجود گناہ پر جمے رہنے والے کی مثال پروردگار کے ساتھ مذاق کرنے والے کی سی ہے (نعوذ باللہ)

رابعہ بصری فرماتی ہیں، ہمارا استغفار بھی استغفار کا محتاج ہے۔

قصہ عجیبہ

بنی اسرائیل کے بادشاہ نے ایک غلام کی تعریف سُن کر اس کو بلایا اور اپنی خدمت پر مامور کر دیا، ایک روز غلام نے بادشاہ کو مہربان دیکھ کر عرض کیا، آپ میرے حق میں بہت بہتر ہیں لیکن یہ بتلایئے آپ کا میرے ساتھ ایسے وقت کیا برتاؤ ہوگا کہ آپ اچانک اپنے محل میں داخل ہوں اور مجھ کو اپنی باندی کے ساتھ ہنسی مذاق کرتا ہوا پائیں۔ یہ سننا تھا کہ بادشاہ غضبناک ہو کر کہنے لگا نالائق تجھے اس بات کے کہنے کی جرأت کیسے ہوئی۔ غلام نے کہا بس مجھے امتحان کرنا تھا۔ جناب والا میں ایسے رب کریم کا غلام ہوں کہ روزانہ ستر مرتبہ گناہ کرتے دیکھ کر بھی وہ آپ کی طرح غضبناک نہیں ہوتا اور مجھے اپنے در سے نہیں ٹھکراتا نہ روزی بند کرتا ہے (بلکہ توبہ کرنے پر معاف فرما دیتا ہے)، تو اس کا در چھوڑ کر تیرا در کیوں اختیار کروں۔ ابھی تو میں نے نافرمانی کے تصور ہی کا تذکرہ کیا ہے، جب آپ کا یہ حال ہے تو غلطی ہو جانے پر کیا کیفیت ہوگی؟ یہ کہہ کر وہاں سے رخصت ہو گیا۔

شیطان بھی افسوس کرتا ہے

کسی تابعی کا قول ہے کہ گنہ گار جب گناہ کے بعد توبہ و استغفار کرتا اور اس پر نادم ہوتا رہتا ہے تو اس کی ندامت و توبہ کی وجہ سے اور زیادہ درجات بلند ہو جاتے ہیں اور وہ جنت کا مستحق ہو جاتا ہے اس وقت شیطان افسوس کرتا ہے اور کہتا ہے کاش میں اس

کو اس گناہ کی ترغیب ہی نہ دیتا تو اچھا تھا (اس کے اتنے درجات تو بلند نہ ہوتے)

تین چیزوں میں عجلت بہتر ہے

(۱) نماز، جب اس کا وقت آ جائے (وقت مستحب کے بعد تاخیر مناسب نہیں)

(۲) دفن میت (انتقال کے بعد جتنی بھی جلدی ہو سکے میت کو دفن کر دینا چاہیئے۔

(۳) گناہ کے بعد توبہ (یہ کام بھی نہایت عجلت کے ساتھ کرنے کا ہے، ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے موت آ جائے۔

علاماتِ توبہ

بعض حکماء نے فرمایا ہے آدمی کی توبہ (اس کی مقبولیت) چار باتوں سے پہچانی جاتی ہے۔

(۱) اپنی زبان فضول باتوں، جھوٹ اور غیبت سے بند کر لے۔

(۲) اپنے دل میں کسی کے لئے حسد و عداوت نہ پائے۔

(۳) بُرے ساتھیوں کو چھوڑ دے۔

(۴) موت کی تیاری میں لگ جائے، ہمیشہ نادم رہے، استغفار کرتا رہے اللہ کی اطاعت کرنے لگے۔

کسی حکیم سے معلوم کیا گیا، کیا توبہ کرنے والے کی کوئی ایسی علامت ہے جس سے اس کی توبہ کی قبولیت معلوم ہو جاتے، فرمایا ہاں!

چار علامتیں ہیں:

(۱) بُرے ساتھیوں سے علیحدگی اور نیکوں کی صحبت اختیار کرے اور ان لوگوں کے دل میں اس کی ہیبت قائم ہو جائے۔

(۲) تمام گناہوں سے علیحدہ ہو کر طاعت و فرمانبرداری کی طرف مائل ہو جاتے۔

(۳) دنیا کی محبت دل سے نکل جاتے اور آخرت کی فکر میں غمگین رہنے لگے۔

(۴) اللہ نے اس کے لئے جس رزق کی ضمانت لی ہے اس سے بے نیاز ہو کر اللہ کی اطاعت میں لگ جاتے۔

ایسے شخص کے لئے عام لوگوں پر چار باتیں لازم ہیں:

(۱) اس سے محبت کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کو بھی اس سے محبت ہے۔

(۲) اس کے لئے اثبات علی التوبہ کی دعا کرتے رہیں۔

(۳) گذشتہ گناہوں پر اسے طعنہ نہ دیں۔

(۴) اس کی صحبت اختیار کریں۔ اس کا تذکرہ کریں اس کی امداد و اعانت کریں۔

اللہ کی طرف سے تائب کا اعزاز و اکرام

توبہ کرنے والے شخص کا اللہ تعالیٰ چار باتوں کے ذریعہ اکرام فرماتا ہے۔

(۱) اس کو گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے کہ گویا کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔

(۲) اللہ ایسے بندہ سے محبت کرنے لگتا ہے۔

(۳) شیطان سے اس کی حفاظت فرماتا ہے۔

(۴) دنیا چھوڑنے سے (یعنی مرنے سے) پہلے اسے بے خوف اور

مطمئن کر دیتا ہے۔

تائب پر دوزخ سے گزرتے ہوئے آگ کا اثر نہ ہوگا

خالد بن معدانؒ فرماتے ہیں کہ: جب اہل توبہ جنت میں پہنچ جائیں گے تو اس وقت کہیں گے کہ اللہ نے تو یہ فرمایا تھا کہ ہم جنت میں جانے کے لئے دوزخ کے اوپر سے گزریں گے۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم دوزخ پر ہی سے گزر کر آتے ہو لیکن اس وقت وہ ٹھنڈی تھی۔

مسلمانوں کو عار دلانے پر وعید

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو مسلمان کسی مسلمان کو کسی برائی پر عار دلاتے اور شرمندہ کرے تو وہ برائی کرنے والے کی مثل ہے (یعنی ایسا ہے جیسے وہ برائی اس نے خود کی) اور جو شخص مومن کو کسی جرم (گناہ) کی بنیاد پر بدنام کرے گا وہ یقیناً مرنے سے پہلے اس برائی میں مبتلا اور بدنام ہو کر رہے گا۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنہ

فقیہ ابو اللیث فرماتے ہیں کہ مومن کبھی قصداً و اراداً گناہ نہیں کرتا بلکہ غفلت میں اس سے گناہ ہو جاتا ہے تو پھر توبہ کر لینے کے بعد عار دلانے کے کیا معنی؟

توبہ سے گناہ بالکل مٹ جاتا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب بندہ حقیقی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما کر گناہ لکھنے والے فرشتوں اور گناہ گار کے اعضاء کو وہ گناہ بھلا دیتا ہے تاکہ کوئی گواہی نہ دے سکے یہاں تک کہ گناہ کا مقام بھی بھلا دیا جاتا ہے۔

جب شیطان پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی تو کہنے لگا، تیری عزت کی قسم جب تک تیرا بندہ زندہ رہے گا اس کے سینہ سے نہیں نکلوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میری عزت کی قسم ساری زندگی اس کی توبہ قبول کرتا ہی رہوں گا۔

امتِ محمدیہ کی فضیلت

امم سابقہ میں گناہ کے نتیجہ میں کسی حلال کو حرام کر دیا جاتا اور گناہ کرنے والے کے دروازہ یا جسم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لکھ دیا جاتا تھا، فلاں بن فلاں نے فلاں گناہ کیا ہے اور اس کی توبہ یہ ہے۔

لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں اس اُمت کو بہت عزت دی گئی ہے کہ کسی کے گناہ کو ظاہر نہیں کیا جاتا اور جب بھی بندہ نادم ہو کر اپنے رب سے توبہ و استغفار کرتا ہے فوراً اس کا گناہ مٹا دیا جاتا ہے جب کوئی بندہ گناہ پر نادم ہو کر کہتا ہے اے میرے اللہ! مجھ سے گناہ ہو گیا اسے معاف فرما دے، اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کیا اور اس کے بعد یہ سمجھا کہ میرا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرنے اور اس پر گرفت کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ لہٰذا میں نے اپنے بندے کے گناہ کو معاف کر دیا۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

جو گناہ کرے یا اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھے پھر اللہ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو غفور الرحیم پائے گا۔

ہر بندہ کو صبح و شام اپنے گناہوں سے توبہ کرتے رہنا چاہیئے۔

گناہ لکھنے سے پہلے نیکی کا انتظار کیا جاتا ہے

ہر انسان کے دائیں بائیں کندھے پر دو فرشتے مقرر ہیں دائیں کاندھے والا فرشتہ بائیں پر حاکم ہوتا ہے جب کوئی انسان گناہ کرتا ہے تو بائیں کندھے والا فرشتہ لکھنا چاہتا ہے لیکن دائیں والا روک دیتا ہے اور کہتا ہے جب تک پانچ گناہ نہ ہو جائیں تب تک نہ لکھ، پانچویں گناہ کے بعد وہ لکھنے کی اجازت مانگتا ہے وہ پھر روک دیتا ہے اور کہتا ہے کہ انتظار کر شاید کوئی نیکی کر لے۔ وہ بندہ نیکی کر لیتا ہے تو دائیں کاندھے والا فرشتہ کہتا ہے اللہ کے یہاں یہ اصول ہے کہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا دیا جائیگا اب اس کی ایک نیکی کے دس بدلے ہو گئے اور گناہ پانچ ہیں لہٰذا پانچ نیکیوں کے بدلہ میں تو پانچ گناہ معاف ہو گئے اور میں پانچ نیکیاں لکھے لیتا ہوں، اس پر شیطان چیختا چلاتا ہے کہ میں انسان پر کس طرح قابو پاؤں۔

توبہ سے گناہ نیکیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں ایک مرتبہ عشا کے بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا راستہ میں کھڑی ایک عورت نے مجھ سے کہا۔ ابوہریرہؓ مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا۔ توبہ کی کوئی صورت ہے۔ میں نے گناہ معلوم کیا تو اس نے بتایا کہ مجھ سے زنا ہو گیا اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچے کو میں نے مار ڈالا۔ ابوہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے گناہ کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے اس سے کہا، تو خود بھی ہلاک ہوئی اور دوسرے کو بھی ہلاک کیا، اب توبہ کی گنجائش کہاں۔ یہ سُننا تھا کہ عورت مارے خوف کے

بے ہوش ہو کر گر پڑی، میں آگے بڑھ گیا، لیکن دل میں نادم ہو رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اپنی رائے سے مسئلہ بتایا، علی الصباح خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر رات کا سارا ماجرا سنایا۔ آپ نے فرمایا:

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ابوہریرہؓ تم خود بھی ہلاک ہوتے اسے بھی ہلاک کیا۔ کیا تم کو یہ آیت یاد نہیں۔

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا یُّضٰعَفْ لَہُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیَخْلُدْ فِیْہٖ مُھَانًا اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔

جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور نہ کسی کو ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ زنا کرتے ہیں، جو ایسا کرے گا وہ گنہگار ہے اس کو قیامت میں دوگنا عذاب ہوگا اور ذلت کے ساتھ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا، مگر جو توبہ کرلے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرنے لگے، تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ نیکیوں میں تبدیل فرما دے گا اور اللہ غفور رحیم ہے۔

ابوہریرہؓ فرماتے ہیں یہ سن کر میں اس کی تلاش میں نکلا اور مدینہ کی گلیوں میں یہ کہتا پھرا، کل رات کس عورت نے مجھ سے مسئلہ دریافت کیا تھا؟ میری اس کیفیت کو دیکھ کر بچے کہنے لگے، ابوہریرہؓ پاگل ہو گئے۔ رات کو اسی جگہ اس عورت سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے فرمان رسالت سنایا کہ تیرے لئے

توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے، وہ خوشی میں بولی کہ میرا فلاں باغ مساکین کے لئے صدقہ ہے۔

بعض اکابر فرماتے ہیں، توبہ سے نامۂ اعمال میں مندرجہ معاصی نیکیوں میں بدل جاتے ہیں، کفر تک کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِنْ یَّنْتَھُوْا یُغْفَرْ لَھُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ

کافروں سے کہہ دیجئے اگر وہ کفر سے توبہ کرلیں تو ان کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(کفر سب بڑا گناہ ہے جو توبہ سے معاف ہو جاتا ہے تو دوسرے چھوٹے گناہوں کا معاف ہونا تو بالکل یقینی ہے۔

حضرت موسیٰؑ کا مقولہ

اس شخص پر تعجب ہے جو آگ (جہنم) پر یقین رکھنے کے بعد بھی ہنستا ہے اور موت پر یقین رکھنے کے باوجود خوش ہوتا ہے۔ حساب پر یقین رکھتا ہے تو پھر برے اعمال کیونکر کرتا ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو تقدیر پر یقین رکھنے کے باوجود غمگین ہوتا ہے، دنیا اور اس کے انقلابات کو دیکھتے ہوئے بھی دنیا پر اطمینان کرتا ہے اور وہ شخص بھی قابلِ تعجب ہے جو جنت پر یقین رکھنے کے بعد بھی نیک عمل نہیں کرتا۔

ذاذان کی توبہ کا واقعہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کوفہ کے کسی علاقہ میں کہیں تشریف لے جا رہے تھے، ایک جگہ فساق کا مجمع شراب میں مست تھا، ایک شخص ذاذان نام کا گانا بجا رہا تھا۔ نہایت ہی خوش الحان تھا۔ حضرت عبداللہ اس کی آواز سن کر فرمانے لگے۔ کتنی عمدہ آواز ہے کاش! قرآن پاک پڑھتا تو مزہ آتا، یہ کہتے

ہوتے سر پر کپڑا ڈال کر گزر گئے، ذاذان کے کان میں بھنک پڑ گئی، بولا یہ کون تھے اور کیا کہہ رہے تھے، لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت عبداللہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ کتنی عمدہ آواز ہے اگر یہ قرآن پڑھے تو کتنا لطف آئے) یہ سن کر ذاذان مرعوب ہو گیا، کھڑا ہوا طبلہ توڑ دیا اور دوڑ کر روتا ہوا حضرت عبداللہ کے پاس پہنچا، حضرت نے سینہ سے لگا لیا اور دونوں رونے لگے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا اس شخص سے کیوں نہ محبت کرو جس سے اللہ کو محبت ہے، چنانچہ ذاذان تائب ہو کر حضرت عبداللہ کی خدمت میں رہنے اور قرآن سیکھنے لگا، قرآن اور دوسرے علوم میں اتنی مہارت پیدا کر لی کہ امام بن گئے، بہت سی روایتوں میں ان کا نام آتا ہے۔

عَنْ ذَاذَانؒ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بن مسعودؓ

سبق آموز واقعہ

فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ فرماتے ہیں میرے والد بیان کرتے تھے کہ بنی اسرائیل میں ایک نہایت حسین و جمیل فاحشہ عورت تھی جس نے لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کر رکھا تھا اس کا دروازہ ہر ایک کے لئے کھلا رہتا تھا، جو بھی گزرتا اس کو تخت پر بیٹھا دیکھ کر فریفتہ ہو جاتا، دس دینار اس کی فیس تھی۔ ہر کوئی فیس دے کر منہ کالا کر سکتا تھا۔

ایک روز اتفاق سے ایک بزرگ کا ادھر سے گزر ہوا، عورت پر نظر پڑی تو فریفتہ ہو گئے۔ دل کو بہت سمجھایا، اللہ سے دعا بھی کی، لیکن بھڑکتی ہوئی چنگاری سرد نہ ہوئی، مجبور ہو کر کوئی چیز فروخت کی اور دس دینار لے کر اس عورت کے پاس پہنچے، اس کے حکم سے اس کے وکیل کو دینار دے

دیتے، ان کو وقت دے دیا گیا، وقت موعود پر پہنچ کر اس کے پاس بیٹھ گئے، عورت نے خود کو کافی آراستہ کر رکھا تھا۔

بزرگ نے جب عورت کی طرف ہاتھ بڑھایا اور لطف اندوز ہونے کا ارادہ کیا تو اللہ کے فضل اور ان کی عبادت کی برکت سے دل خوف سے بیتاب ہونے لگا اور سوچنے لگے، میرے اس گندے فعل کو اللہ بھی دیکھ رہا ہے یہ تصور آتا تھا کہ آنکھیں جھک گئیں ہاتھ کانپنے لگے۔ رنگ متغیر ہو گیا عورت نے یہ ماجرا پہلی دفعہ دیکھا۔

کہنے لگی کیا ہو رہا ہے؟ فرمایا۔ میں اپنے رب سے ڈر رہا ہوں، مجھے یہاں سے جانے دو، کہنے لگی آپ پر افسوس ہے جس کی تمنا سینکڑوں کرتے ہیں، آپ کو وہ چیز حاصل ہے اور آپ گھبرا کر بھاگنا چاہتے ہیں۔ آخر کیا چکر ہے؟

فرمایا کچھ نہیں، اللہ سے ڈر رہا ہوں۔ میں پیسے بھی واپس نہیں مانگتا بس مجھے یہاں سے جانے دو عورت کہنے لگی۔ شاید زندگی میں آپ کے لئے یہ پہلا موقع ہے؟

فرمایا ہاں پہلا ہی موقع ہے، اچھا آپ اپنا نام و پتہ بتا کر جا سکتے ہیں۔ عورت نے کہا۔

چنانچہ ان بزرگ نے اپنا نام و پتہ بتا کر اس سے چھٹکارا پایا وہاں سے چیختے چلاتے اپنی بربادی پر ماتم کرتے سر پر مٹی ڈالتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوتے۔

ادھر عورت کی حالت عجیب سے عجیب تر ہونے لگی۔ اس سے پوری طرح ہیبت طاری ہو چکی تھی۔ سوچنے لگی۔ یہ شخص پہلی مرتبہ گناہ کے ارادہ

سے آیا تھا۔ ابھی گناہ کیا بھی نہیں محض ارادہ پر اللہ کا اتنا خوف۔ میرا پروردگار بھی تو وہی ہے۔ مجھے تو گناہ کرتے ایک زمانہ گزر گیا۔ مجھے تو اور زیادہ ڈرنا چاہیئے۔ چنانچہ فوراً توبہ کی۔ دروازہ بند کر لیا۔ زینت کے کپڑے اُتار کر بوسیدہ کپڑے پہن لیے اور اللہ کی عبادت میں لگ گئی پھر خیال آیا کہ کسی کامل کی صحبت ضروری ہے اس کے بغیر خامیاں دُور نہیں ہو سکتیں۔ اُنہی بزرگ کے پاس چلوں ہو سکتا ہے وہ مجھ سے شادی کر لیں۔ پھر مجھے ان کے ذریعہ علم و عمل حاصل ہو۔ چنانچہ کافی مال اور غلام لے کر ان کی طرف روانہ ہوئی۔ اس گاؤں میں پہنچ کر ان بزرگ کا پتہ معلوم کیا اور ان کے دروازہ پر پہنچ گئی۔ بزرگ کو اطلاع دی گئی۔ آپ باہر تشریف لاتے عورت نے اس خیال سے کہ پہچان لیں نقاب اُٹھا دی اور اپنا سابق معاملہ یاد دلایا۔ ان بزرگ نے یہ سُن کر چیخ ماری اور واصل بحق ہو گئے۔

وہ عورت حیران کھڑی رہ گئی معلوم کیا۔ ان کا کوئی اور رشتہ دار بھائی وغیرہ ہیں جو شادی شدہ نہ ہوں۔ لوگوں نے بتایا۔ ان کے ایک بھائی ہیں نہایت غریب لیکن بہت متقی و پرہیز گار۔ عورت کہنے لگی مال میرے پاس بہت ہے مجھے مال کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اس سے شادی ہو گئی۔ اور سات لڑکے پیدا ہوتے۔ اللہ نے ساتوں کو نبی اسرائیل کا نبی بنایا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ (واللہ اعلم)

حدیثِ قدسی

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ فرماتا ہے۔

- اے میرے بندو۔ جس طرح میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا اس طرح تم پر بھی حرام ہے کہ کسی پر ظلم کرو۔
- اے میرے بندو تم سب گم کردہ راہ ہو سوائے اس کے جسے میں راہ دکھاؤں پس تم مجھ سے ہی ہدایت مانگو میں تم کو ہدایت دوں گا۔
- اے میرے بندو، تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں پس مجھ ہی سے روزی طلب کرو میں تم کو ضرور دوں گا۔
- اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جسے میں پہناؤں پس مجھ ہی سے لباس مانگو میں عطا کروں گا۔
- اے میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں پردہ پوشی کرتا رہتا ہوں پس تم مجھ سے معافی مانگو میں یقیناً معاف کروں گا۔
- اے میرے بندو! تمہارے اگلے پچھلے انس و جن سب مل کر انتہائی پرہیز گار بن جائیں تو اس سے میری سلطنت میں ذرا بھی اضافہ نہ ہوگا۔
- اے میرے بندو! تمہارے اگلے پچھلے تمام انسان و جنات انتہائی نافرمان بن جائیں تو میری سلطنت میں اس سے ذرا بھی نقصان نہ ہوگا۔

اے میرے بندو! از آدمؑ تا قیامت تمام انسان و جن ایک جگہ جمع ہو کر ہر ایک مجھ سے سوال کرے اور میں ہر ایک کو اس کے مطالبے کے مطابق دیتا رہوں تو میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہ آئے گی جتنی سمندر میں سوئی ڈبو کر نکال لینے سے اس کے پانی میں آتی ہے۔

حقوق الوالدین

والدین کی خدمت جہاد سے مقدم ہے

ایک صحابی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور عرض کیا، میں جہاد میں جانا چاہتا ہوں! فرمایا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ عرض کیا، جی ہاں زندہ ہیں، فرمایا! جاؤ ان ہی میں جہاد کرو (یعنی تمہارا جہاد یہی ہے کہ والدین کی خدمت کرو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ والدین کی خدمت جہاد سے بھی مقدم ہے جب تک والدین اجازت نہ دیں جہاد میں جانا درست نہیں (اس صورت کے علاوہ جب کہ جہاد کے لئے عمومی حکم دیا جاتے اور وقتی مصلحت کی بنا پر ہر ایک کا جانا ضروری ہو) والدین کی ادنیٰ نافرمانی یہ ہے کہ کسی ناگوار بات پر اظہارِ افسوس کے لئے زبان پر لفظ اُف آجاتے، قرآن نے اس سے بھی منع فرمایا ہے۔

وَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا	ماں باپ سے اُف بھی نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو۔

تین ۳ کے بغیر تین ۳ عمل مقبول نہیں

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ قرآن پاک میں تین ایسی آیتیں ہیں کہ ایک کے بغیر دوسری پر عمل قابل قبول نہیں۔

۱۔ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ	نماز پڑھو۔ اور زکوٰۃ دو۔

زکوٰۃ کے بغیر نماز اور نماز کے بغیر زکوٰۃ مقبول نہیں، (یہ حکم مالداروں کے لئے ہو سکتا ہے جن پر زکوٰۃ فرض ہے) یعنی ثواب و برکات سے محروم رہے گا۔

۲۔ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ	اللہ کی اطاعت کرو۔ اور رسول کی اطاعت کرو۔

اللہ کے بغیر رسول اور رسول کے بغیر اللہ کی اطاعت ناقابلِ قبول ہے۔

۳۔ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ	یہ کہ میرا شکر کر اور اپنے والدین کا شکر کر

اللہ کے بغیر والدین کا اور والدین کے بغیر اللہ کا شکر مقبول نہیں۔

فَمَنْ اَرْضٰى وَالِدَيْهِ فَقَدْ اَرْضٰى خَالِقَهٗ۔	جس نے اپنے والدین کو راضی کر لیا اس نے اپنے خالق کو راضی کر لیا۔
فَمَنْ اَسْخَطَ وَالِدَيْهِ فَقَدْ اَسْخَطَ خَالِقَهٗ۔	جس نے اپنے والدین کو ناراض کیا اسنے اپنے خالق کو ناراض کیا۔

فرقد سنجیؒ فرماتے ہیں، میں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ اولاد کے لئے مناسب نہیں کہ ان کی اجازت کے بغیر زبان ہلاتے۔ ان کے آگے باداتیں

باتیں چلے، مناسب یہ ہے کہ ان کے پیچھے چلے اور جب کچھ معلوم کریں تو جواب دے۔

والدین کی ناراضی سُوءِ خاتمہ کا سبب ہے

انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عقلمہ نام کا ایک نوجوان تھا۔ دین کے لئے بہت جدوجہد کرنے والا بہت زیادہ صدقہ دینے والا، اچانک وہ سخت بیمار ہوگیا۔ اس کی بیوی نے ایک عورت کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک خبر پہنچائی۔ آپؐ نے حضرت علیؓ، حضرت بلالؓ، حضرت سلمانؓ، حضرت عمارؓ کو تفتیش حال کے لئے بھیجا یہ حضرات پہنچے تو ان کی نزع کی کیفیت تھی۔ ان حضرات نے کلمہ توحید کی تلقین فرمائی باوجود کوشش کے حضرت عقلمہؓ کی زبان سے کلمہ ادا نہ ہُوا۔ اس تشویشناک حالت کی اطلاع دینے کے لئے حضرت بلالؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، آپ نے فرمایا کیا ان کے والدین زندہ ہیں؟ عرض کیا، صرف والدہ زندہ ہیں جو بہت بوڑھی ہیں، آپ نے بلالؓ کو ان کے پاس بھیجا کہ ان سے کہو اگر وہ میرے پاس آسکیں تو آجائیں ورنہ میں خود آتا ہوں، بلالؓ نے جاکر یہی کہا، کہنے لگیں میری جان آپ پر قربان میں خود ہی خدمت اقدس میں حاضر ہوں گی چنانچہ ڈنڈے کے سہارے خدمت اقدس میں پہنچیں۔ سلام کر کے بیٹھ گئیں۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا، جو کچھ میں پوچھوں سچ سچ بتانا اگر جھوٹ بولو گی تو مجھے وحی کے ذریعہ معلوم ہوجائے گا، بتاؤ عقلمہ کا کیا حال ہے؟ کہنے لگیں بہت کثرت سے نماز پڑھتا اور روزے رکھتا ہے اور خیر خیرات کا تو کوئی

حد وحساب ہی نہیں، فرمایا! تمہارے اور اس کے تعلقات کیسے ہیں؟ عرض کیا میں اس سے ناراض ہوں! کیوں؟ اس لئے کہ وہ اپنی بیوی کو ترجیح دیتا ہے میرے مقابلہ میں اس کی بات زیادہ مانتا اور سُنتا ہے۔

آپؐ نے فرمایا! ماں کی ناراضی نے اس کو کلمہ پڑھنے سے روک دیا۔

اس کے بعد آپ نے بلالؓ سے فرمایا۔ بلالؓ! لکڑیاں جمع کر کے لاؤ فرمایا میرے بیٹے اور جگر پارے کو میرے سامنے جلاتیں گے میں یہ کس طرح برداشت کرسکتی ہوں، فرمایا۔ اللہ کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ سخت اور دائمی ہے۔ اگر تم یہ چاہتی ہو کہ اللہ تمہارے بیٹے کو معاف کر دے تو اس سے راضی ہوجاؤ۔ خدا کی قسم تمہاری رضا کے بغیر اس کے نماز روزے وغیرہ بالکل کام نہیں آئیں گے، فوراً ہاتھ اُٹھا کر کہنے لگیں:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میں آپ کو، اللہ کو اور تمام حاضرین کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ میں عقلمہ سے راضی ہوں۔

فرمایا: بلالؓ جاکر دیکھو عقلمہ کی زبان پر کلمہ جاری ہُوا یا نہیں، ہو سکتا ہے یہ میرے سامنے میرے لحاظ میں رضامندی کا اظہار کر رہی ہوں اور دل سے راضی نہ ہوں۔ حضرت بلالؓ جیسے ہی دروازہ پر پہنچے عقلمہؓ کی آواز آئی۔ وہ زور زور سے پڑھ رہے تھے، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اندر داخل ہوکر لوگوں سے کہا ان کی ماں کی ناراضی نے زبان بند کر دی تھی۔

اسی روز عقلمہؓ کا انتقال ہوگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان میں آپ نہایت دردانگیز تقریر فرمائی۔

اے مہاجرین وانصار کی جماعت سنو! جو اپنی بیوی کو ماں پر فضیلت اور ترجیح دے گا، اس پر اللہ کی لعنت ہے اس کے فرائض ونوافل مقبول نہیں

اولاد پر والدین کے دس حق ہیں

۱۔ اگر ان کے پاس کھانے کو نہ ہو تو کھانے کا انتظام کرے۔
۲۔ اسی طرح اگر کپڑے نہ ہوں تو ان کے کپڑے بنا تے۔
۳۔ اگر خدمت کی ضرورت ہو تو خدمت کرے۔
۴۔ اگر بلائیں تو فوراً جواب دے اور خدمت میں حاضر ہو۔
۵۔ ان کے ساتھ نرمی سے بات چیت کرے، سخت کلامی بالکل نہ کرے۔
۶۔ ان کے نام لے کر نہ پکارے کہ یہ بے ادبی ہے۔
۷۔ ان کے پیچھے چلے، آگے یا دائیں بائیں نہ چلے۔
۸۔ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی ان کے لئے پسند کرے جو اپنے لئے برا سمجھتا ہے ان کے لئے بھی اس کو برا جانے۔
۹۔ ان کے لئے دعا کرے، والدین کے لئے دعا نہ کرنے سے زندگی تنگ ہوتی ہے۔
۱۰۔ اگر کوئی حکم دیں تو فوراً عمل کرے، البتہ کسی گناہ کے کام کا حکم دیں تو عمل نہ کرے۔

مرنے کے بعد والدین کو راضی کرنے کا طریقہ

والدین کا اگر انتقال ہو جاتے تو ان کو تین باتوں کے ذریعہ راضی کیا جا سکتا ہے۔ (۱) اولاد نیک اور صالح بن جاتے کیونکہ اولاد کے حق میں ان کو اس

سے زیادہ خوشی کسی چیز سے نہیں ہوتی۔ (۲) والدین کے رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ صلہ رحمی کرے (۳) والدین کے لئے دعائے استغفار اور صدقہ کرتا رہے۔

والدین پر اولاد کے تین حق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین پر اولاد کے تین حق ہیں۔

(۱) پیدائش کے بعد اس کا نام عمدہ رکھیں (جس کے معنی اچھے ہوں)
(۲) جب سمجھ دار ہو جاتے تو قرآن پاک پڑھائیں۔
(۳) بالغ ہو جاتے تو شادی کر دیں۔

اولاد کو ادب نہ سکھانے کا نتیجہ

ابو حفص سکندریؒ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ میرے لڑکے نے مجھے مارا ہے، فرمایا سبحان اللہ! بیٹا باپ کو مارتا ہے، کیا واقعی مارا ہے؟ اس کے بعد فرمایا۔ بیٹے کو ادب سکھایا تھا یا نہیں؟ جی نہیں، اچھا پھر قرآن پڑھایا تھا؟ جی نہیں، قرآن بھی نہیں پڑھایا، وہ کیا کام کرتا ہے۔ جی وہ کاشتکاری کرتا ہے، حضرت نے فرمایا تو سمجھتا ہے کہ اس نے تجھے کیوں مارا؟ نہیں میں تو نہیں سمجھا! فرمایا میرے خیال سے وہ صبح ہی صبح گدھے پر سوار ہو کر کھیت کی طرف جا رہا ہوگا، آگے بیل ہوں گے پیچھے گنا ہوگا، اور چونکہ قرآن تو تو نے اس کو پڑھایا نہیں جو چلتے چلتے قرآن پڑھتا اس لئے گانا گاتا جا رہا ہو گا تو نے منع کیا ہوگا اس پر اس نے تجھے بیل سمجھ کر مار دیا ہوگا، اللہ کا شکر ادا کر کہ اس نے تیرا سر نہ توڑا۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی

حضرت ثابت البنانیؒ فرماتے ہیں کہ کسی نے بتایا ایک جگہ کوئی شخص اپنے باپ کو

مار رہا تھا، کسی نے کہا یہ کیا ہو رہا ہے؟ باپ نے کہا۔ آپ دخل نہ دو اور کچھ نہ کہو، کیونکہ میں بھی اسی جگہ اپنے باپ کو مارا کرتا تھا۔ یہ مجھے اس کی سزا مل رہی ہے۔ بیٹے کی کوئی خطا نہیں اس کو ملامت نہ کرو۔

مروّتِ کامل

فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں کامل مروّۃ والا وہ شخص ہے (۱) جو والدین کی اطاعت کرے (۲) صلہ رحمی کرے۔ (۳) اپنے دوستوں کا اکرام کرے (۴) اہل وعیال اور خدام و ملازمین کے ساتھ حسنِ خلق سے پیش آئے (۵) اپنے دین کی حفاظت کرے۔ (۶) اپنے مال کو دوست رکھے ضرورت کے مطابق خرچ کرے (۷) زبان کی نگرانی کرے (۸) زیادہ وقت گھر میں گزارے فضول باتوں کی مجالس میں وقت ضائع نہ کرے۔

نیک بختی کی چار علامات

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتیں آدمی کی نیک بختی کی علامت ہیں (۱) اس کی بیوی نیک ہو (۲) اولاد فرمانبردار اور صالح ہو (۳) اس کے شرکاء اور ساتھی نیک ہوں (۴) اس کا رزق اپنے وطن میں ہو۔

سات چیزوں کا اجر مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں، سات چیزوں کا اجر مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔

(۱) کنوئیں وغیرہ کی تعمیر (جب تک لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے اجر ملتا رہے گا)

(۲) مسجد کی تعمیر (جب تک اس میں نماز ہوتی رہے گی، اجر ملتا رہے گا۔

(۳) قرآن کا لکھنا (جب تک وہ پڑھا جاتے گا ثواب ملتا رہے گا) قرآن خرید کر مسجد میں رکھ دینے کا بھی یہی حکم ہے۔

(۴) (۵) چشمہ و باغ، (جب تک اس سے انسان یا جانور فائدہ حاصل کرتے رہیں گے۔)

(۶) (۷) نیک اولاد یا شاگرد چھوڑنا (استاد اور باپ کو برابر اجر ملتا رہے گا)

احادیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَیْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا فَلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاک آلود ہو گیا، ذلیل و رسوا ہو گیا وہ شخص جس کے والدین یا ان میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچے اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰی وَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ (متفق علیہ)

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب کونسا عمل ہے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا میں نے کہا پھر، فرمایا والدین کے ساتھ احسان کرنا، میں نے کہا اس کے بعد، فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔

صلہ رحمی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صلہ رحمی سے زیادہ جلدی بدلہ کسی نیکی کا نہیں ملتا اور قطع رحمی سے زیادہ جلدی سزا کسی گناہ کی نہیں ملتی۔

اہل جنت کی تین عادتیں

تین چیزیں اہل جنت کے اخلاق میں سے ہیں جو شریف و کریم انسان کے سوا کسی کے اندر نہیں پائی جاتیں۔

(۱) بُرائی کرنے والے کے ساتھ احسان کرنا (۲) ظلم کرنے والے کو معاف کرنا (۳) کچھ نہ دینے والے پر بھی خرچ کرنا۔

حضرت عمرؓ کا مقولہ

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں، تقویٰ و صلہ رحمی سے عمر میں زیادتی، رزق میں برکت اور آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔

تین باتوں میں مسلم و کافر برابر ہیں

حضرت میمون بن مہرانؒ فرماتے ہیں تین باتوں میں مسلم و کافر برابر ہیں۔

(۱) ایفائے عہد۔ (وعدہ پورا کرنا جس طرح مسلمان سے ضروری ہے اسی طرح کافر سے)

(۲) صلہ رحمی (قرابت دار کے ساتھ صلہ رحمی کرنا چاہئے مسلم ہو یا کافر)

(۳) امانت کا بعینہ واپس کرنا (اس میں بھی کافر و مسلم کا فرق نہیں۔

حضرت حسن بصریؒ کا مقولہ

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں جو لوگ علم کو ظاہر اور عمل کو ضائع کریں زبان سے محبت کا اظہار کریں اور دلوں میں نفرت رکھیں، رشتہ داروں سے قطع تعلق کریں ایسے لوگوں پر اللہ لعنت فرماتا ہے۔

فقیہ ابواللیثؒ فرماتے ہیں اگر کسی کے رشتہ دار اس کے قریب موجود ہوں تو اس پر واجب ہے کہ ان کے ساتھ ہدیہ و ملاقات کے ذریعہ صلہ رحمی کرے اگر غربت کی وجہ سے ہدیہ نہ دے سکے تو ملاقات ہی کرتا رہے اور ضرورت کے وقت ان کی مدد کرے اور اگر غائب اور دُور ہوں تو خط و کتابت کے ذریعہ صلہ رحمی کرے۔

صلہ رحمی کے دس فائدے

(۱) صلہ رحمی کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتی ہے۔

(۲) جن کے ساتھ صلہ رحمی کی جائے گی وہ خوش ہوں گے (مومن کو خوش کرنا بھی عبادت ہے)

(۳) صلہ رحمی سے فرشتے بھی خوش ہوتے ہیں۔

(۴) عام مسلمان اس کی تعریف کرتے ہیں (اگر اس کی مدح سرائی کے مقصد سے صلہ رحمی نہ ہو تو یہ عام لوگوں کا تعریف کرنا بھی ایک نعمت ہی ہے)

(۵) ابلیس غمگین ہوتا ہے (دشمن کا غمگین ہونا بھی باعث مسرت ہے)۔

(۶) صلہ رحمی سے عمر زیادہ ہوتی ہے (برکات و جزائے اعمال کی زیادتی مراد ہے۔

(۷) روزی میں برکت ہوتی ہے۔

(۸) صلہ رحمی سے مُردے بھی خوش ہوتے ہیں (جب ان کو اس کی اطلاع ہوتی ہے۔

(۹) محبت کی زیادتی (ظاہر ہے ایسے شخص سے ہر ایک محبت کرتا ہے اور اس کے گرد لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور وقت پڑنے پر اس کی مدد کرتے ہیں۔

(۱۰) موت کے بعد بھی اس کا اجر جاری رہتا ہے (جن کے ساتھ صلہ رحمی کی گئی وہ کرنے والے کے حق میں دُعا کرتے ہیں جس کی وجہ سے موت کے بعد بھی اجر ملتا رہتا ہے۔)

تین قسم کے لوگ عرش کے سایہ میں رہیں گے

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں تین قسم کے لوگ عرش کے سایہ میں رہیں گے۔

(۱) صلہ رحمی کرنے والا (اس نے دنیا میں دوسروں کو آرام پہنچایا، اللہ تعالیٰ قیامت میں عرش کے سایہ میں اس کو حشر کی تیز دھوپ سے بچائے گا)

(۲) وہ بیوہ جس نے یتیم بچوں کی خاطر اپنے کو (نکاح سے) روکے رکھا۔

(۳) وہ شخص جو دعوت میں یتامیٰ و مساکین کو شریک کرتا ہو۔

دو قدم اللہ کو بہت پسند ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کو بندہ کے دو قدم بہت زیادہ پسند ہیں۔ پہلا وہ قدم جو نماز کے لئے اُٹھے، دوسرا وہ جو کسی رشتہ دار کی طرف صلہ رحمی کی نیت سے اُٹھے۔

پانچ باتیں نیکیوں کو پہاڑ جیسی بناتی اور روزی کو بڑھاتی ہیں

کسی نے فرمایا کہ پانچ باتوں پر عمل کرنے سے نیکیوں کو (یعنی ان کے ثواب کو) پہاڑ کے برابر بنا دیا جاتا ہے اور اس کے رزق میں وسعت کر دی جاتی ہے۔

(۱) مستقل صدقہ کرتے رہنے کی عادت بنا لینا (چاہے کم ہی ہو)

(۲) صلہ رحمی کرتے رہنا (جس درجہ میں بھی ہو سکے)

(۳) اللہ کے راستے میں جہاد کرتے رہنا (جس نوعیت سے بھی ہو)

(۴) ہمہ وقت باوضو رہنے کی عادت بنانا۔

(۵) ہمیشہ اور ہر حال میں والدین کی اطاعت کرتے رہنا۔

مستقل صدقہ، صلہ رحمی کی عادت، نیز والدین کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا حقوق العباد میں یہ چیزیں اعلیٰ درجہ کی ہیں۔ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے رہنا حقوق اللہ میں سے عظیم حیثیت کا حق ہے۔ مستقل باوضو رہنا شیطان کی چالوں، مکاریوں، نیز دوسرے مصائب سے حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے، اس لئے ان چیزوں سے ثواب اور روزی میں اضافہ ظاہر ہے۔

احادیث

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ، وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَصِلْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ پر اور قیامت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ مہمان کا اکرام کرے اور جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا

رَحِمَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ (بخاری و مسلم)

ہے اسے چاہیئے کہ صلہ رحمی کرے اور اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی روزی اور عمر میں برکت دی جاتے تو اس کو صلہ رحمی کرنی چاہیئے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيْ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کامل) صلہ رحمی یہ نہیں ہے کہ بدلہ کے طور پر کی جاتے، بلکہ یہ ہے کہ قطع تعلق کرنے والے کے ساتھ صلہ رحمی کی جاتے۔

پڑوسیوں کے حقوق

فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت میں اللہ تعالیٰ سات قسم کے لوگوں کی جانب نظر رحمت نہیں فرماتے گا اور ان کو جہنم میں داخل کرے گا۔

(۱) لواطت کرنے والا، فاعل و مفعول دونوں۔
(۲) مُشت زنی کرنے والا۔
(۳) جانور سے اپنی خواہش پوری کرنے والا۔
(۴) عورت کے پچھلے مقام سے خواہش پوری کرنے والا۔

(۵) ماں اور بیٹی کو اپنے نکاح میں جمع کرنے والا۔
(۶) پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والا۔
(۷) پڑوسی کو ستانے اور رنج پہنچانے والا۔

یہ سب کے سب اللہ کی لعنت کے مستحق ہیں، جب تک کہ حقیقی توبہ نہ کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کوئی شخص سچا پکا مسلمان نہیں بن سکتا جب تک کہ تمام انسان اس کے ہاتھ و زبان سے مامون نہ ہوں اور کوئی بھی (حقیقی اور کامل) مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ اس کے پڑوسی اس کے مظالم سے بے خوف و خطر نہ ہو جائیں۔

پڑوسی کے حقوق

کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا پڑوسی کے پڑوسی پر کیا حقوق ہیں؟ فرمایا:

(۱) اگر وہ قرضہ مانگے تو اس کو قرضہ دے دے۔
(۲) اگر وہ تیری دعوت کرے تو اس کو قبول کر۔
(۳) اگر وہ مریض ہو جاتے تو اس کی عیادت کر۔
(۴) اگر وہ مدد چاہے تو اس کی مدد کر۔
(۵) مصیبت میں اس کی تعزیت کر۔
(۶) خوشی میں مبارکباد پیش کر۔
(۷) اس کے جنازے میں شریک ہو۔
(۸) اس کی عدم موجودگی میں اس کے مکان اور اہل و عیال کی حفاظت کر۔
(۹) اس کی مرضی کے بغیر اونچا مکان نہ بنا۔

○

جامع نصیحتیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہؓ سے فرمایا: ابوہریرہؓ!

(۱) متقی بن جاؤ سب سے زیادہ عبادت گزار شمار ہوگے۔

(۲) قناعت کرنے والے بن جاؤ سب سے زیادہ شکر گزار سمجھے جاؤ گے۔

(۳) جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے پسند کرو (کامل) مومن بن جاؤ گے۔

(۴) پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرو (کامل) مسلمان بن جاؤ گے۔

(۵) کم ہنسا کرو، زیادہ ہنسنا قلب کو مُردہ کر دیتا ہے۔

پڑوسی کی تین قسمیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی تین قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) تین حق والے (۲) دو حق والے (۳) ایک حق والے

تین حق والے وہ مسلمان پڑوسی ہیں جن سے نسبی رشتہ بھی ہو، مسلمان ہونا، رشتہ داری، پڑوسی۔

دو حق والے وہ مسلمان پڑوسی ہیں جن سے نسبی رشتہ نہ ہو، مسلمان ہونا پڑوسی ہونا۔

ایک حق والے غیر مسلم پڑوسی ہیں، ان کا صرف پڑوس کا حق ہے۔

تین باتوں کی وصیت

حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں مجھے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔

(۱) حاکم کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا، چاہے اس کی ناک کٹی ہو (یہ اطاعت اسی حالت میں ہے کہ وہ معصیت کا حکم نہ دیں، شریعت کے خلاف

حکم میں کسی کی اطاعت جائز نہیں)

(۲) جب شوربا پکاتے تو پانی زیادہ رکھ تاکہ پڑوس میں دے سکے۔

(۳) نماز کو اس کے وقت پر ادا کرتے رہنا۔

چند عمدہ اور قیمتی مقولے

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں پڑوسی کے ساتھ حسنِ سلوک صرف یہ نہیں ہے کہ اس کو تکلیف نہ پہنچاتے۔ بلکہ اس کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر بھی کرے۔

عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں، صلہ رحمی یہ نہیں ہے کہ جو تیرے ساتھ سلوک کرے تو اس کے ساتھ سلوک کرے اور جو تجھ سے قطع تعلق کرے تو بھی اس سے تعلق قطع کر لے، یہ تو انصاف اور بدلہ ہے، صلہ رحمی یہ ہے کہ تو اس سے تعلق جوڑے جو تجھ سے تعلق توڑے، اور ظلم و زیادتی کرنیوالے پر مہربانی کرے۔

اسی طرح بُردباری یہ نہیں ہے کہ بُردباری کرنے والے کے ساتھ تو بُردباری کی جائے اور جہالت کا برتاؤ کرنے والے کے ساتھ جہالت سے پیش آئے یہ بھی انصاف اور بدلہ ہے، حقیقی بُردباری یہ ہے کہ جہالت کا رویہ اختیار کرنے والے کی بات برداشت کی جائے۔ پڑوسی کی تکلیف وہی پر صبر کرنا اور اس کو نہ ستانا ہی اعلیٰ و افضل ہے۔

پڑوسی کی حیثیت

وہ پڑوسی بہتر ہے جس پر اس کے پڑوسی کو ہر طرح اعتماد ہو۔ زبان سے کبھی ایسی بات نہ نکالے کہ اگر اچانک پڑوسی آجائے تو خاموش ہونا پڑے یا پڑوسی کو وہ بات معلوم ہو جائے تو شرمندگی ہو۔

اسی طرح اس کی دیانت سے مطمئن ہو، اگر کوئی قیمتی چیز گھر میں بھول کر

چلا جائے تو یاد آنے پر مطمئن رہے کہ پڑوسی نہ تو خود لے سکتا ہے نہ اس کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا لے سکتا ہے۔ بے تکلف پڑوسی کی نگرانی و حفاظت میں مال و اسباب کا چھوڑ جانا سہل ہو۔

زمانۂ جاہلیت کی تین پسندیدہ عادتیں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگوں میں تین باتیں بہت عمدہ اور پسندیدہ تھیں، مسلمان ان پر عمل کے زیادہ حقدار ہیں۔

(۱) مہمان نوازی۔ کوئی بھی مہمان آتا تو اس کی نہایت تعظیم و تکریم کرتے

(۲) اگر کسی کی بیوی بوڑھی ہو جاتی تو وہ اس کو طلاق نہ دیتا تھا، مبادا وہ ضائع ہو جائے یا تکلیف یا پریشانی میں ہو جائے۔

(۳) اگر پڑوس میں کوئی شخص مقروض ہوتا تو سب مل کر اس کا قرضہ ادا کر دیتے، بیماری یا کسی اور مصیبت میں مبتلا ہوتا تو اس کی مدد کرتے۔

غریب پڑوسی مالدار پڑوسی پر دعویٰ کرے گا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں ایک شخص اپنے پڑوسی کو پکڑ کر کہے گا یا اللہ تو نے اس کو مال دار اور مجھ کو غریب بنایا تھا بسا اوقات رات کو میں بھوکا سوتا تھا، آپ اس سے معلوم کیجئے کہ اس نے مجھ پر اپنا دروازہ کیوں بند رکھا؟ اور آپ کی دی ہوئی دولت سے مجھے کیوں محروم کیا۔

دس آدمی ظالم ہیں

سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں دس آدمی ظالم شمار کئے جاتے ہیں:

(۱) وہ شخص جو اپنے لئے دعا کرے، والدین اور دوسرے مسلمانوں کو بھول جائے۔

(۲) وہ شخص جو قرآن پاک کی کم از کم سو آیتیں روزانہ تلاوت نہ کرے۔

(۳) وہ شخص جو مسجد میں جائے اور دو رکعت پڑھے بغیر نکل جائے۔

(۴) وہ شخص جو قبرستان سے گزرے اور مُردوں کو سلام اور ان کے لئے دُعا نہ کرے۔

(۵) وہ شخص جو جمعہ کے روز شہر میں آئے اور جمعہ کی نماز پڑھے بغیر چلا جائے۔

(۶) وہ مرد و عورت کہ جن کے محلہ میں کوئی عالم آئے اور محلہ کا کوئی شخص بھی اس عالم کے پاس دین کی بات حاصل کرنے کے لئے نہ جائے۔

(۷) وہ دو شخص جو آپس میں اللہ کے لئے محبت رکھتے ہوں، لیکن ایک دوسرے کا نام معلوم نہ کریں۔

(۸) وہ شخص جس کو کوئی کھانے پر بلائے اور وہ نہ جائے (بشرطیکہ اس دعوت میں کوئی شرعی قباحت نہ ہو۔)

(۹) وہ نوجوان جو فارغ البال ہو اور دین کا علم و ادب حاصل نہ کرے۔

(۱۰) وہ شخص جو پیٹ بھر کر کھاتے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔

پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی چار چیزیں

فقیہ ابو اللیث فرماتے ہیں پڑوسی کے ساتھ کامل حسن سلوک چار چیزوں میں ہے۔

(۱) اپنے پاس جو کچھ ہے اس سے پڑوسی کی مدارات اور مدد کرے۔

(۲) جو کچھ پڑوسی کے پاس ہے اس کی بالکل طمع نہ کرے۔
(۳) پڑوسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے۔
(۴) پڑوسی کی تکلیف پر صبر کرے۔

جھوٹ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سچ بولنے کو اپنے پر لازم کرلو کیونکہ سچائی نیکی کی طرف اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا اور اس کے لئے کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے یہاں سچوں کی فہرست میں اس کا نام لکھ لیا جاتا ہے۔

جھوٹ سے پرہیز کرو کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کی طرف اور فسق و فجور جہنم کی طرف لے جاتا ہے، آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے یہاں جھوٹوں کی فہرست میں اس کا نام لکھ لیا جاتا ہے۔

حضرت لقمانؑ کا مقولہ

حضرت لقمانؑ سے کسی نے معلوم کیا کہ آپ نے اتنا بلند مقام و مرتبہ کیسے حاصل کیا فرمایا سچائی، امانت داری، لغویات سے پرہیز کے ذریعہ۔

چھ باتوں پر جنت کی گارنٹی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے چھ باتوں کی گارنٹی دے دو میں تمہارے لئے جنت کی گارنٹی لیتا ہوں، ہمیشہ سچ بولو، حتی الامکان وعدہ پورا کرو، امانت میں خیانت نہ کرو، شرمگاہ کی حفاظت کرو، نگاہیں نیچی رکھو، ہاتھوں کو ظلم سے روکو۔

سچائی، ایفائے عہد، امانت، ان تینوں کا تعلق اللہ اور بندہ دونوں سے ہے، اللہ کے معاملے میں سچ بولنا یہ ہے کہ اس کی توحید کا اقرار کرے۔ صدقِ دل سے کلمہ پڑھے، زبان سے کلمہ توحید پڑھنا اور دل سے انکار کرنا بدترین جھوٹ اور نفاق ہے، بندوں کے معاملات میں سچ اور جھوٹ بالکل ظاہر ہے، خلاف واقعہ بات کہنا جھوٹ ہے جو کسی طرح جائز نہیں۔ اسی طرح انسان نے اللہ کے سامنے (یوم الست میں) اس کے رب ہونے کا اقرار اور فرمانبرداری کا جو عہد کیا ہے اس کا پورا کرنا ضروری اور فرض ہے بندہ بندہ سے اگر کوئی وعدہ کرے تو حتی الامکان اس کا پورا کرنا بھی ضروری ہے۔

امانت، ایمان اور وہ احکام و فرائض جن کا اللہ نے انسان کو مکلف کیا ہے وہ سب امانت ہیں، اسی طرح اگر کوئی انسان دوسرے انسان کو حفاظت کے لئے کچھ دے یا کوئی راز کی بات کہے وہ بھی امانت ہے، دونوں کی حفاظت بندہ پر ضروری ہے۔

حفاظت شرمگاہ: اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ شرمگاہ کو ناجائز جگہ استعمال کرنے (یعنی حرام کاری سے بالکل احتراز کرے، دوسرے اپنے جسم کا بھی خیال رکھے کہ اس پر کسی کی نظر نہ پڑے کیونکہ یہ بھی حرام ہے، ستر کے دیکھنے اور دکھانے والے دونوں پر اللہ کی لعنت ہے (یہ حکم اسی کے لئے ہے جس کا دیکھنا حرام ہے) شوہر و بیوی اس سے مستثنیٰ ہیں۔

مرد کا ناف سے لیکر گھٹنے تک اور عورت کا ہاتھ پیر اور چہرہ کے علاوہ سارا جسم ستر ہے، مجبوری اور ضرورت شدیدہ کے علاوہ وہ حصہ دیکھنا اور دکھانا جائز نہیں۔

غضِ بصر (نگاہ نیچی رکھنا) یہ بھی ضروری ہے تاکہ کسی کے ستر پر یا غیر محرم پر نظر نہ پڑے، نیز دنیا کی چیزوں پر نہ پڑے جس کی وجہ سے دنیا کی طرف رغبت اور آخرت سے غفلت کے پیدا ہونے کا قوی امکان ہے۔

کفِ ید (ہاتھ روکنا) حرام مال کے حاصل کرنے اور لوگوں پر ظلم زیادتی کرنے سے۔

کسی تابعی کا مقولہ ہے، سچائی اولیائے کرام کی زینت اور جھوٹ بدبختوں کی علامت ہے۔

غیبت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کے لئے اس کے پیچھے ایسی بات کہے جو اس کی ناپسند ہو، کسی نے عرض کیا اگر واقعتاً اس کے اندر وہ بات موجود ہو؟ فرمایا تب ہی تو غیبت ہے ورنہ تو الزام اور بہتان ہے جو غیبت سے بھی زیادہ سخت ہے۔

کسی کا مقولہ ہے اگر بُری نیت سے کسی کے لئے یہ کہا جائے کہ اُس کا کُرتا (مثلاً) اونچا یا نیچا ہے تو یہ غیبت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت آئی جو ٹھگنی تھی جب وہ چلی گئی تو حضرت عائشہؓ نے کہا: یہ عورت کتنی گٹی ہے آپ نے فرمایا عائشہؓ یہ غیبت ہے کیونکہ تم نے اس کی بُرائی کا تذکرہ کیا۔

غیبت کی بدبُو عادی ہو جانے کی بنا پر محسوس نہیں ہوتی

ایک بزرگ سے کسی نے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں غیبت کی بُو ظاہر ہو جاتی تھی لیکن اب ظاہر نہیں ہوتی اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا آج غیبت اتنی زیادہ ہونے لگی کہ اس کی بدبُو کا احساس جاتا رہا۔ جیسا کہ بھنگی پاخانہ کی بُو کا اور دباغ (کھال کو پکانے والا) چمڑا کی بُو کا اتنا عادی ہو جاتا ہے کہ اس جگہ بیٹھ کر بے تکلف کھانا پیتا ہے جبکہ دوسرے کے لئے وہاں ایک منٹ ٹھہرنا نہایت مشکل ہو جاتا ہے۔ یہی معاملہ آج غیبت کا ہے۔

بُرائی کے بدلہ تحفہ

حضرت حسن بصریؒ سے کسی نے کہا کہ فلاں شخص نے آپ کی غیبت کی ہے، یہ سُن کر حضرت حسن بصریؒ نے ایک طباق تازہ کھجوریں اس کے لئے ارسال فرمائیں اور یہ کہلوایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اپنی نیکیاں مجھے عنایت فرما دیں اس کے بدلہ میں یہ معمولی سا ہدیہ پیشِ خدمت ہے پورا بدلہ تو دے نہیں سکتا معاف فرمائیں۔

ابراہیمؒ بن ادہمؒ کا مقولہ

ایک مرتبہ ابراہیم بن ادہمؒ نے کچھ لوگوں کی دعوت کی جب کھانے پر بیٹھے تو لوگوں نے کسی کا تذکرہ شروع کر دیا، حضرت ابراہیمؒ نے فرمایا: پہلے لوگ گوشت سے قبل روٹی کھاتے تھے اور آپ لوگوں نے روٹی سے پہلے گوشت کھانا شروع کر دیا (یعنی غیبت شروع کر دی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کو مسلمان کا گوشت کھانا قرار دیا ہے۔

ایک مرتبہ ابراہیمؒ نے فرمایا اے جھوٹے تو نے دنیا کے معاملے میں

اپنے دوستوں کے ساتھ بخل کیا (یعنی ان کی ضرورتوں پر خرچ نہ کیا) اور آخرت کے معاملہ میں اپنے دشمنوں کے ساتھ بڑی سخاوت کی (کہ ان کی غیبت کر کے اپنی نیکیاں تک ان کو دے ڈالیں) حالانکہ اس بخل کے لئے تیرے پاس کوئی عذر نہیں، اور اس سخاوت پر تیری تعریف نہیں کی جاتے گی۔

تین چیزیں اعمال کو برباد کر دیتی ہیں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں اعمال (یعنی ان کی نورانیت اور ثواب) کو ضائع کر دیتی ہیں (۱) جھوٹ (۲) چغلی (۳) کسی کے ستر کو دیکھنا، یہ چیزیں بُرائی کی جڑ کو سیراب کرتی ہیں، جس طرح پانی درخت کی جڑ کو۔

تین چیزیں رحمت سے دُور ہیں

جس مجلس میں تین باتیں ہوں گی اس سے رحمت دُور رہے گی۔

(۱) دنیا کا تذکرہ (۲) ہنسی (۳) غیبت

یحییٰ بن معاذؒ فرماتے ہیں اگر تیرے اندر ایمان کی تین عادتیں ہوں گی تو تیرا شمار محسنین میں ہوگا۔

(۱) اگر تو کسی کو نفع نہ پہنچا سکے تو نقصان بھی نہ پہنچا۔

(۲) اگر کسی کو خوش نہ کر سکے تو رنجیدہ بھی نہ کر۔

(۳) اگر تو کسی کی تعریف نہ کر سکے تو بُرائی بھی نہ کر۔

غیبت پر فرشتوں کا تبصرہ

حضرت مجاہدؒ نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے بھائی کا تذکرہ خیر کے ساتھ کرتا ہے تو اس کے ساتھ رہنے والے فرشتے کہتے ہیں، خدا تجھ کو

اور اس کو ایسا ہی بنا دے اور جب برائی کرتا ہے تو کہتے ہیں تو اپنے بھائی کی بُرائی کو کھولتا ہے، اپنے کو دیکھ اور خدا کا شکر ادا کر کہ اس نے تیری برائی کو چھپا رکھا ہے۔

کسی حکیم کا مقولہ

کسی حکیم کا مقولہ ہے، اے انسان اگر تو تین کام نہ کر سکے تو تین ضرور کر۔

۱۔ اگر کسی کے ساتھ بھلائی نہ کر سکے تو بُرائی سے رُک جا۔

۲۔ اگر لوگوں کو نفع نہ پہنچا سکے تو ان کو اپنے شر سے محفوظ رکھ۔

۳۔ اگر روزہ نہ رکھ سکے تو لوگوں کا گوشت بھی نہ کھا۔

(یعنی غیبت نہ کر)

چُغلی

چغلی دو رُخی بات کو کہتے ہیں اور ایسا کرنے والا چغل خور کہلاتا ہے۔

سب سے بڑا کون ہے

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے سوال کیا سب سے زیادہ بُرا کون شخص ہے؟ اللہ و رسولؐ ہی جان سکتے ہیں، صحابہؓ نے عرض کیا، فرمایا سب سے زیادہ بُرا چغل خور ہے جو ہر ایک کے سامنے اسی کی سی کہتا ہے اور دوسرے کی بُرائی کرتا ہے۔

چُغلی اور عذابِ قبر

کسی نے کہا کہ عذابِ قبر کے تین حصے ہیں۔ ایک تہائی غیبت کی وجہ سے اور ایک تہائی پیشاب سے احتیاط نہ کرنے کی بنا پر اور ایک تہائی چغلی کی بنیاد

پر ہوتا ہے۔

چغلی اور فساد

حماد بن سلمہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے غلام فروخت کیا اور خریدار کو واضح کر دیا کہ اس غلام میں چغلخوری کا عیب ہے، مشتری نے اس عیب کو حقیر سمجھتے ہوئے خرید لیا، کچھ دن کے بعد غلام نے آقا کی بیوی سے کہا، تیرا شوہر تجھ سے محبت نہیں کرتا اور دوسری شادی کا پلان بنا رہا ہے، میں یہ کیا ہو رہا ہے؟ بیوی گھبرا کر بولی، غلام نے کہا، بالکل صحیح کہہ رہا ہوں، لیکن میرے پاس اس کی تدبیر ہے کہ شوہر تجھ سے محبت کرنے لگے، ضرور بتاؤ، بیوی نے کہا۔

جب رات کو تیرا شوہر سو جائے تو اُسترے سے اس کی داڑھی کے نیچے کے بال مونڈ دینا، یہ نہایت کارگر و مجرب نسخہ ہے، غلام نے کہا۔

اس کے بعد وہ غلام شوہر کے پاس پہنچا اور کہنے لگا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی بیوی کسی سے آشنائی ہے اور وہ آپ کو قتل کرنے کے لئے موقع کی منتظر ہے، وہ کیسے؟ شوہر نے تعجب سے پوچھا۔

آپ امتحان کر سکتے ہیں، رات کو مصنوعی نیند سو جائیے اور پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے، غلام نے کہا۔

رات آئی اور شوہر مصنوعی نیند سو گیا، عورت موقع کی منتظر تھی ہی، اُسترا لیا اور اپنے کام کی تکمیل کے لئے قریب پہنچی، جیسے ہی داڑھی کی جانب ہاتھ بڑھانے کا ارادہ کیا، شوہر نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسی استرے سے اس کو ذبح کر ڈالا (کیونکہ غلام کی تصدیق ہو گئی)

عورت کے رشتہ دار دل: معلوم ہوا اور انہوں نے قصاصاً مرد کا کام تمام کر دیا پھر کیا تھا دونوں خاندان سر بسر پیکار ہو گئے۔

چُغلخور جادوگر شیطان سے بھی زیادہ خطرناک ہے

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ چغلخور جادوگر شیطان سے بھی زیادہ خطرناک ہے جو کام جادوگر ایک ہفتہ میں کرتا ہے چغل خور ایک منٹ میں کر دیتا ہے شیطان ہر کام دھوکے اور دسر سے کرتا ہے برخلاف چغل خور کے کہ وہ مقابلہ اور مشاہدہ کے ساتھ کرتا ہے۔

سات باتیں

ابو عبداللہ القرشیؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کسی عالم کے پاس سات باتیں معلوم کرنے کے لئے سات سو میل کا سفر کر کے آیا، آکر کہا۔

(۱) آسمان سے زیادہ ثقیل (۲) زمین سے زیادہ وسیع (۳) پتھر سے زیادہ سخت (۴) آگ سے زیادہ جلانے والی (۵) زمہریر سے زیادہ ٹھنڈی (۶) سمندر سے زیادہ گہری (۷) یتیم سے زیادہ کمزور یا زہر سے زیادہ قاتل چیز بتائیے۔

فرمایا (۱) عفیف (پاکدامن) پر عیب لگانا آسمان سے زیادہ ثقیل ہے (۲) حق زمین سے زیادہ وسیع ہے (۳) کافر کا قلب پتھر سے زیادہ سخت ہے (۴) حرص (لالچ) آگ سے زیادہ جلانے والا ہے (۵) کسی قریب کی جانب حاجت لے جانا (جبکہ کامیابی نہ ہو) زمہریر سے زیادہ ٹھنڈا ہے (۶) قلب قانع (صابر کا دل) سمندر سے زیادہ عمیق (گہرا) ہے۔ چغلی کا ظاہر ہونا زہر سے زیادہ مہلک ہے اور اس وقت چغل خور یتیم سے زیادہ ذلیل و ضعیف ہو جاتا ہے۔

چُغلخور قابل اعتبار نہیں

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا جو تجھ سے کسی کی (بُری) بات نقل کرے تو سمجھ لے کہ وہ تیری بات بھی دوسرے سے ضرور کہے گا۔

اس لئے کسی بُرائی کرنے والے کا یقین نہ کر۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے سامنے ایک شخص نے کسی کی غیبت کی تو فرمایا: اگر تو جھوٹا ہے تو اس آیت کا مصداق ہے۔

اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اگر فاسق تم سے کوئی بات کہے تو اس کی تصدیق کر لیا کرو۔

اور اگر تو سچا ہے تو اس آیت کا مصداق ہے۔

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ، طعنہ زنی اور بہت زیادہ چُغل کرنے والا۔

(یعنی کسی شکل میں بھی تیری بات کا اعتبار نہیں)

چُغلی قبولیت دُعا سے مانع ہے

کعب احبارؒ کا بیان ہے کہ موسیٰ علیہ السلام تین مرتبہ قوم کو لے کر دُعا کے لئے نکلے لیکن دعا قبول نہیں ہوتی۔

عرض کیا الٰہی! تیرے بندے تین مرتبہ دُعا کے لئے نکلے تو نے ان کی دُعا قبول نہیں فرمائی۔

وحی آئی اے موسیٰ! تمہاری جماعت میں ایک چغلخور ہے اس کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوتی، موسیٰ نے عرض کیا: الٰہی وہ کون شخص ہے؟ بتا دیجئے تاکہ اس کو نکال دیا جائے، ارشاد فرمایا: موسیٰ! ہم چغلی سے منع کرتے ہیں اور خود چغلی کریں، کیا یہ مناسب ہے؟ سب مل کر توبہ کرو۔

چنانچہ سب نے مل کر توبہ کی اس کے بعد دُعا قبول ہوئی، اور قحط دُور ہو گیا۔

(اللہ اللہ! رب العالمین کی طرف سے بندوں کی یہ عزت افزائی اور بندوں کا آپس میں ایک دوسرے کی آبرو ریزی کا مرثیہ!)

بہترین مقولے

(۱) کسی عقلمند کا مقولہ ہے، اگر کوئی تجھے کسی کے گالی دینے کی اطلاع دے تو سمجھ لے کہ اصل میں وہی گالی دے رہا ہے۔

(۲) وہبؒ بن منبہؒ نے فرمایا:

جو تیرے سامنے تیری ایسی خوبی بیان کرے جو تجھ میں نہیں ہے تو وہ ایک وقت تیری ایسی بُرائی بھی ضرور کرے گا جو تجھ میں نہیں ہے۔

(۳) امام ابواللیثؒ نے فرمایا۔ اگر کوئی شخص تجھ سے کہے کہ فلاں شخص نے تیرے ساتھ فلاں فلاں بُرائی کی ہے اور تیرے بارے میں فلاں فلاں باتیں کہیں تو اس کے جواب میں تجھ پر چھ باتیں لازم ہیں:

(۱) اس پر اعتماد نہ کر (چغل خور قابلِ اعتماد نہیں ہوتا)

(۲) اس کو اس بات سے منع کر۔

(بُرائی سے روکنا مسلمان پر واجب ہے)

(۳) اللہ کے لئے اس کے سامنے ناراضی اور غصہ کا اظہار کر۔

(جس طرح اَلْحُبُّ لِلّٰہِ پسندیدہ ہے اسی طرح اَلْبُغْضُ لِلّٰہِ)

اللہ کے لئے محبت کرنا

اللہ کے لئے بغض رکھنا بھی پسند ہے۔

(۴) اس چغلخور کے کہنے سے اپنے بھائی پر بدگمانی نہ کر۔
(مسلمان سے بدگمانی کرنا حرام ہے)
(۵) جو بات وہ کہہ رہا ہے اس کی تحقیق نہ کر۔
اللہ تعالیٰ نے تجسس سے منع فرمایا ہے۔
(۶) جس بات کو تو اس چغلخور کے لئے پسند نہیں کرتا اس کو خود بھی نہ کر۔
(یعنی یہ بات کسی اور سے نقل نہ کر)

اَحادیث

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ (متفق علیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخن چین جنت میں نہیں جائے گا۔

وَقَالَ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ذَا الْوَجْھَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ ھٰؤُلَاءِ بِوَجْہٍ وَھٰؤُلَاءِ بِوَجْہٍ (متفق علیہ)

قیامت میں دو رُخا آدمی جو ہر ایک کے سامنے اسی کی سی کہتا ہے سب سے بدتر حالت میں ہوگا۔

اِذَا کَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْہُ الْمَلَکُ مِیْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِہٖ (ترمذی)

جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دُور بھاگ جاتا ہے۔

مَنْ کَانَ ذَا وَجْھَیْنِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لِسَانَانِ مِنْ نَّارٍ۔ (دارمی)

جو شخص دنیا میں دو رُخا ہوگا قیامت کے دن اسکی زبان آگ سے ہوگی۔

حَسَد

حسد و کینہ کی مذمت اور اسکے شر سے محفوظ رہنے کا طریقہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کینہ اور حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتے ہیں (ضائع کر دیتے ہیں) جس طرح آگ لکڑی کو۔
نیز فرمایا، تین چیزوں میں اکثر آدمی مبتلا ہیں ۱۔ بدگمانی ۲۔ حسد (۳) بدفالی۔
کسی نے عرض کیا ان تینوں کے شر سے بچنے کی کیا تدبیر ہے؟
فرمایا:
(۱) کسی سے اپنا حسد ظاہر نہ کر اور محسود (جس پر حسد ہے) کی بُرائی نہ کر
(۲) کسی مسلمان کی طرف سے بدگمانی ہو تو اس کو صحیح نہ جان، جب تک مشاہدہ نہ کر لے۔
(۳) کہیں جاتے ہوتے راستہ میں کیڑا یا کوا وغیرہ نظر آتے یا تیر اکرتی عضو (آنکھ، کان وغیرہ) پھڑکے تو اس کی طرف دھیان نہ دے اور گزر جا (یعنی ان چیزوں سے بدفالی نہ لے کہ آگے جانے سے ڈرنے لگے اور واپسی کی ٹھان لے) اس طرح تو ان سب کے شر سے محفوظ رہے گا۔

دُعاء: حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: اگر کسی کو ایسی چیز نظر آتے جس سے بدفالی لی جاتی ہے تو یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ

یہ پڑھتا ہُوا گزر جاتے، انشاء اللہ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

حَسد کا اثر پہلے حاسد پر ہوتا ہے

فقیہؒ نے فرمایا: حسد تمام برائیوں سے زیادہ مُہلک ہے، کیونکہ محسُود پر اس کا اثر ہونے سے پہلے حاسد اس کی وجہ سے پانچ سزاؤں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(۱) نہ ختم ہونے والا غم۔
(۲) ایسی مصیبت جس پر کوئی ثواب نہیں۔
(۳) ہر طرف مذمت ہی مذمت تعریف کہیں نہیں۔
(۴) خدا کی ناراضی۔
(۵) اس پر توفیق کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

حاسد اللہ کی نعمتوں کا دشمن ہے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
کچھ لوگ اللہ کی نعمتوں کے دشمن ہوتے ہیں، کسی نے کہا وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: خوشحال لوگوں پر حسد کرنے والا۔

عُلماء سب سے زیادہ حسد میں مبتلا ہیں

حضرت مالک بن دینارؒ نے فرمایا "میں تمام دنیا پر علماء کی شہادت قبول کر لوں گا، لیکن علماء کی شہادت علماء پر قابلِ قبول نہیں، کیونکہ میں نے سب سے زیادہ حسد علماء کے اندر پایا۔"

حساب سے قبل ہی جہنم میں لیجانے والی چیزیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ چھ قسم کے لوگ چھ باتوں کی وجہ سے حساب سے قبل ہی جہنم میں داخل کر دیئے جائیں گے۔

(۱) اُمراء اور رؤسا اپنے ظلم و زیادتی کی وجہ سے۔ (۲) غریب مصیبت کی وجہ سے (۳) چودھری اور صاحبِ اقتدار لوگ تکبّر و غرور کی وجہ سے (۴) تاجر حضرات اپنی بد دیانتی اور خیانت کی وجہ سے (۵) دیہاتی لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے (۶) علماء حسد کی وجہ سے۔

نوٹ: اس سے وہ علماء مراد ہیں جو طالبِ دُنیا ہیں، اس طلب دنیا کی وجہ سے آپس میں حسد پیدا ہوتا ہے، اگر عالمِ دنیا سے بے نیاز ہو فقط طالبِ آخرت بن جائے تو اس کو کسی سے یا اس سے کسی کو حسد کیوں ہوگا۔

ایک مقولہ

احنف بن قیس فرماتے ہیں (۱) حاسد کو کبھی راحت حاصل نہیں ہوتی (۲) بخیل کے اندر وفا نہیں ہوتی۔ (۳) تنگدل کا کوئی دوست نہیں ہوتا (۴) جھوٹے میں مروّت نہیں ہوتی (۵) خائن قابلِ اعتماد نہیں ہوتا (۶) بداخلاق کے اندر محبت نہیں ہوتی۔

حَسد کسی پر بھی نہیں کرنا چاہیئے

محمد بن سیرینؒ نے فرمایا میں نے دنیا کے معاملے میں کسی پر حسد نہیں کیا، کیونکہ ہر شخص کی دو حیثیتیں ہیں:

(۱) اگر وہ نیک اور جنتی ہیں تو اس پر حسد کیونکر کیا جا سکتا ہے۔
(۲) اگر وہ جہنمی ہے تو جہنمی پر حسد کے کیا معنی؟

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں آٹھ سال کی عمر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا۔ سب سے پہلے آپؐ نے مجھے یہ نصیحت فرمائی:

انسؓ! ٹھیک سے وضو کیا کرو، عمر میں برکت ہوگی اور محافظ فرشتے تم سے محبت کرنے لگیں گے، غسلِ جنابت میں مبالغہ کیا کرو، ہر بال کے نیچے ناپاکی ہوتی ہے اس سے گناہ معاف ہوں گے، چاشت کی نماز ضرور پڑھا کرو، فرشتے تمہارے لئے دعا کریں گے، تمام کے تمام ارکان ٹھیک ٹھیک ادا کیا کرو، ایسی نماز اللہ کو پسند ہے اور وہ اس کو قبول فرماتا ہے، اگر ہو سکے تو ہمہ وقت باوضو رہنے کی عادت بناؤ اس سے موت کے وقت کلمۂ شہادت نہیں بھولو گے۔ گھر میں داخل ہوتے وقت گھر والوں کو سلام کیا کرو اس سے برکت پیدا ہوگی راستہ میں جو مسلمان بھی ملے اس کو سلام کرو اس سے ایمان کی حلاوت ہوگی اور اس راستہ میں گناہ معاف کر دیا جائے گا۔ ایک لمحہ کے لئے بھی کسی مسلمان سے کینہ یا حسد نہ رکھو۔

یہ میرا طریقہ ہے جس نے میرا طریقہ اپنایا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں رہے گا۔

انسؓ! اگر تم نے میری نصیحت و وصیت کی حفاظت کی اور اس پر عمل کیا تو موت تم کو محبوب بن جائے گی، موت میں تمہارے لئے راحت مضمر ہے۔

حاسد اللہ کا مقابلہ کرتا ہے

کسی حکیم کا مقولہ ہے، حاسد پانچ طریقوں سے اللہ کا مقابلہ کرتا ہے۔

(۱) ہر اس نعمت کو مبغوض رکھتا ہے جو اس کے علاوہ کسی کو اللہ کی طرف سے ملے۔

(۲) اپنے حسد کے ذریعہ اللہ کی تقسیم نعمت سے ناراضگی کا اظہار کرتا ہے (اللہ کی تقسیم کو صحیح نہیں سمجھتا)

(۳) اللہ کے فضل کے ساتھ بخل کرتا ہے (اللہ جس پر چاہتا ہے فضل فرماتا ہے اور یہ اس کو نہیں چاہتا)

(۴) اللہ کے ولی کو ذلیل کرتا ہے (جس پر اللہ نے فضل فرمایا اس کے زوال کی خواہش حقیقتاً اس کو ذلیل کرنے کی خواہش ہے۔

(۵) اللہ کے دشمن "ابلیس" کی مدد کرتا ہے (ہر ایک کو اللہ کے فضل سے محروم کرنا ابلیس کا مقصدِ زندگی ہے۔

تکبّر

خود کو ہر ایک سے اعلیٰ و افضل اور دوسرے کو حقیر جاننا تکبّر ہے

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن علیؓ کا گزر مساکین کی ایک جماعت پر سے ہوا جو چادر بچھائے اس پر روٹی کے ٹکڑے رکھے ہوئے کھا رہے تھے ان کو دیکھ کر سب نے کھانے میں شرکت کی

دعوت دی۔

سواری سے اُترے اور یہ فرماتے ہوتے کھانے میں شریک ہو گئے کہ میں متکبرین کو پسند نہیں کرتا۔

کھانے سے فارغ ہو کر سب کو اپنے ساتھ لے گئے اور گھر لے جا کر جو کچھ موجود تھا سب کو کھلایا۔

تین آدمی عذاب کے مستحق ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ قیامت میں بات نہیں فرماتے گا۔ نہ ان کی جانب نظر رحمت سے دیکھے گا۔ بلکہ ان کو دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا۔

(۱) شیخ زانی: (بڑھاپے میں زنا کرنے والا) یہ مطلب نہیں کہ جوانی میں زنا کرنا مذموم نہیں۔ زنا جوانی میں بھی نہایت بُرا ہے لیکن بڑھاپے میں جبکہ قوتِ شہوانی مغلوب اور موت قریب ہو جاتی ہے۔ یہ فعل شنیع بہت ہی بُرا ہے۔

(۲) ملکِ کذاب (جھوٹا بادشاہ) جھوٹ ہر ایک کے لئے بُرا اور نہایت بُرا ہے لیکن بادشاہ کے لئے جس کو کسی کا خوف نہیں ہوتا نہ کسی کی رعایت کے لئے وہ مجبور ہوتا ہے، جھوٹ بولنا عام انسان کے مقابلہ میں زیادہ بُرا ہے۔

(۳) عائل متکبر (متکبر فقیر) تکبر امیر غریب، چھوٹے بڑے سب کے لئے بُرا ہے، لیکن فقیر کا تکبر کرنا نہایت عجیب ہے کہ تکبر کی کوئی وجہ نہ ہوتے ہوئے بھی تکبر کرتا ہے۔

سب سے پہلے جنّت اور جہنم میں جانیوالے تین شخص

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ پر سب سے پہلے جنت اور جہنم میں جانے والے تین شخص پیش کئے گئے جنّت میں جانے والے یہ تھے:

(۱) شہید (اللہ کے لیے اخلاص کے ساتھ جان کی قربانی دینے والے۔)

(۲) عبدِ مملوک (وہ غلام جس کو غلامی نے اللہ کی اطاعت سے نہیں روکا، اپنے عارضی مولا کی اطاعت کے ساتھ مولائے حقیقی کی اطاعت وعبادت میں بھی لگا رہا۔

(۳) کمزور فقیر صاحب اولاد (جسمانی و دینوی اعتبار سے کمزور مالی اعتبار سے غریب نیز کثیر العیال ہونے کے باوجود صابر و شاکر۔)

سب سے پہلے جہنم میں جانے والے یہ تھے۔

(۱) وُہ حاکم جو رعایا پر مسلط ہو (ہر وقت ظلم وستم کا بازار گرم رکھتا ہو۔)

(۲) زکوٰۃ نہ دینے والا مالدار (جو زکوٰۃ تک نہیں دے سکتا اس سے دُوسرے کو خیر خیرات کی توقع ہی فضول ہے)

(۳) فقیر متکبّر (فقیری ومسکنت کے ساتھ تکبر کرنا انتہائی ذلت و کمینگی کی علامت ہے)

اللہ تین آدمیوں کو مبغوض رکھتا ہے

(۱) اللہ تعالیٰ فساق سے نفرت اور بوڑھے فاسق سے شدید نفرت کرتا ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کو بخیل سے نفرت اور مالدار بخیل سے شدید نفرت ہے۔

(۳) اللہ رب العزت متکبر کو ناپسند اور فقیر متکبر کو بہت زیادہ ناپسند کرتا ہے۔

اللہ کے تین محبوب بندے

(۱) اللہ تعالیٰ متقی سے محبت اور جان متقی سے بہت زیادہ محبت فرماتا ہے

(۲) اللہ تعالیٰ سخی کو پسند اور فقیر سخی کو بہت زیادہ پسند فرماتا ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کو متواضع محبوب اور مالدار متواضع بہت زیادہ محبوب ہے۔

تکبر کی حقیقت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا، کسی نے عرض کیا مجھے یہ پسند ہے کہ میرا لباس، جوتا وغیرہ عمدہ اور صاف ستھرا ہو کیا یہ بھی تکبر ہے؟ فرمایا نہیں اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے اور اپنے بندہ پر نعمت کے اثرات دیکھنا چاہتا ہے۔ پیسے ہوتے ہوئے غریبوں کی سی ہیئت بنانا اللہ کو پسند نہیں۔ تکبر تو یہ ہے کہ آدمی دوسرے کو حقیر جانے، فرمایا جو شخص اپنا جوتا خود درست کر لے۔ کپڑے میں پیوند لگا لے اور اللہ کو سجدہ کرے وہ تکبر سے بری ہے۔

سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے معلوم کیا کہ مخلوق میں آپ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض و ناپسندیدہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کا دل متکبر، زبان سخت، یقین کمزور اور ہاتھ بخیل ہو۔

عمدہ مقولہ

کسی حکیم کا مقولہ ہے۔ صبر کا پھل راحت اور تواضع کا پھل محبت ہے، مومن کا فخر اس کا رب اور اسکی عزت اس کا دین ہے، منافق کا فخر نسب اور اس کی عزت اس کا مال ہے۔

اکڑ کر چلنا اللہ کو ناپسند ہے

مہلب بن منیرہ جو حجاج کے لشکر میں تھا، مطرف بن عبداللہ کے پاس سے گزرا، عمدہ کپڑے پہنے اکڑتا ہوا چل رہا تھا۔ مطرف نے فرمایا۔ اللہ کے بندے یہ چال اللہ کو پسند نہیں۔ مہلب کہنے لگا مجھے جانتے نہیں میں کون ہوں؟ مطرف نے فرمایا۔ خوب جانتا ہوں۔ تو ابتداء میں گندہ نطفہ تھا اور آخر میں بدبودار مردار بن جائے گا اور اس وقت تو گندگی لادے پھرتا ہے، مہلب نے یہ بات سن کر چال بدل دی۔

متواضع کیساتھ تواضع اور متکبر کیساتھ تکبر کرنا ہی اخلاق ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تواضع کرنیوالوں کے ساتھ تواضع، اور متکبرین کے ساتھ تکبر کرو۔ یہ تمہارا تکبر متکبرین کے لیے ذلت و رسوائی کا سبب اور تمہارے حق میں صدقہ ہوگا۔

تواضع کا اعلیٰ درجہ

حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ تواضع کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ تو ہر مسلمان کو سلام کرے۔ مجلس میں گھٹیا جگہ ملنے پر راضی ہو اور اپنی تعریف کو ناپسند کرے۔

تواضع انبیاء علیہم السلام اور تکبر کفار کا شیوہ ہے

فقیہؒ نے فرمایا تواضع انبیاء علیہم السلام اور صالحین کی عادت ہے اور تکبر کفار اور فرعون صفت انسانوں کا شیوہ ہے۔ تواضع اور متکبر کا ذکر قرآن میں اس طرح کیا گیا ہے۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا۔

رحمٰن کے پسندیدہ بندے وہ ہیں جو تواضع اور وقار کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں۔

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۔
اے رسول مومنین کیساتھ تواضع کیجئے۔

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝
اے رسول بیشک آپ کے اخلاق بہت بلند ہیں

اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ
جب ان سے کہا جاتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ تکبر کرتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۝
جو لوگ میری عبادت تکبر کی وجہ سے نہیں کرتے یقیناً ان کو اللہ ذلت کے ساتھ دوزخ میں داخل کرے گا۔

اُدْخُلُوْا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ
جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اسمیں ہمیشہ رہو گے، متکبرین کا بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝
اللہ تکبر کرنیوالوں کو دوست نہیں رکھتا۔

تواضع اعلیٰ درجہ کی اخلاقی صفت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت متواضع تھے، گدھے پر سوار ہو جاتے غلام کی دعوت قبول فرما لیتے۔

حضرت ابن عمرؓ کی تواضع

حضرت ابن عمرؓ کے پاس رات کو کوئی مہمان آیا آپ چراغ کے سامنے بیٹھے لکھ رہے تھے چراغ گل ہونے لگا۔ مہمان نے عرض کیا میں چراغ درست کر دوں؟ فرمایا مہمان سے خدمت لینا بد اخلاقی ہے عرض کیا۔ غلام سو رہا ہے اس کو اٹھا دوں؟ فرمایا نہیں۔ ابھی سویا ہے۔ چنانچہ خود اٹھ کر چراغ میں تیل ڈالا۔ مہمان نے عرض کیا۔ میرے ہوتے ہوتے آپ نے تکلیف فرمائی؛ ارشاد فرمایا: میں اس وقت بھی ابن عمرؓ تھا اور اب بھی ابن عمرؓ ہوں۔ چراغ میں تیل ڈالنے سے میری

شان نہیں گھٹ گئی۔ اللہ کو متواضع لوگ پسند ہیں۔

حضرت عمرؓ کی تواضع

حضرت عمرؓ کا واقعہ بہت مشہور ہے ملک شام جاتے ہوئے اپنے اور غلام کے درمیان سواری کو اس طرح تقسیم فرمایا کہ خود سوار ہوتے تو غلام اونٹ کی نکیل پکڑ کر چلتا۔ غلام سوار ہوتا تو خود نکیل پکڑ کر چلتے۔ ایک جگہ راستہ میں پانی آیا حضرت عمرؓ نکیل پکڑے ہوتے اس پانی میں داخل ہو گئے اور جوتا ہاتھ میں بغل میں دبا ہوا تھا۔ ملک شام کے قریب پہنچے تو اس ملک کے گورنر حضرت ابو عبیدہؓ شہر سے باہر آکر انتظار فرما رہے تھے۔ اتفاق سے باری کے اعتبار سے غلام سوار تھا اور حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ نکیل پکڑے ہوتے تھے۔

حضرت ابو عبیدہؓ نے عرض کیا۔ امیر المومنین! لوگ آپ کے استقبال کو آئیں گے۔ یہ صورت حال بہت غیر مناسب ہے آپ سوار ہو جائیے۔ فرمایا اللہ نے ہمیں اسلام کے ذریعے عزت فرما دی ہے۔ اب لوگوں کے کہنے کی کوئی پرواہ نہیں۔ یعنی میں صرف لوگوں کے کہنے کی وجہ سے ناانصافی نہیں کر سکتا۔

حضرت سلمانؓ فارسی کی تواضع

جب سلمان مدینہ کے گورنر تھے۔ ایک مرتبہ بازار سے گزر رہے تھے۔ کسی نے مزدور سمجھ کر آواز دی اور اپنا سامان لے چلنے کو کہا۔ آپ بخوشی اس کا سامان اٹھا کر چل دیئے۔ راستہ میں لوگ اس کی حالت کو دیکھ کر حیران و پریشان ہو گئے اور کہنے لگے۔ اللہ امیر المومنین پر رحم فرمائے۔ یہ سامان ہم کو دیجئے ہر ایک سے انکار فرماتے ہوئے

آگے بڑھتے رہے۔

وہ شخص اپنی غلطی پر نہایت نادم ہو کر معافی مانگنے لگا اور معذرت کی کہ میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔ فرمایا کوئی حرج نہیں، چلتے رہو چنانچہ اس کے گھر پہنچایا۔

وہ شخص اتنا شرمندہ ہوا کہ آئندہ کے لئے عہد کر لیا کہ کسی بھی مزدور سے کام نہیں لوں گا۔

حضرت علیؓ کی تواضع

حضرت علیؓ نے بازار سے دو کرتے خرید فرمائے۔ غلام سے کہا جو تجھ کو پسند ہو لے لے، غلام نے عمدہ والا پسند کیا وہ اس کو دے دیا، دوسرا خود پہن لیا۔ اس کی آستینیں بڑی تھیں۔ قینچی منگا کر کاٹ دیں اور اس کو پہن کر خطبہ دینے کے لئے تشریف لے گئے۔

یہ تھے ہمارے وہ اسلاف جن پر دین کا دار و مدار تھا۔ تکلف و بناوٹ پاس کو ہو کر نہیں گزری۔ ہم ایک ہیں کہ تکلف و بناوٹ کے سوا کچھ نہیں۔

صدقہ سے مال اور معاف کرنے سے مرتبہ بڑھتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا (بلکہ بڑھتا ہے) لوگوں کی زیادتیوں کو معاف کرنے سے مرتبہ بلند ہوتا ہے۔

نیز فرمایا: جس کو اس حال میں موت آئے کہ اس میں تین باتیں نہ ہوں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (۱) تکبر (۲) خیانت (۳) قرضہ

غُصّہ

ابوامامہ باہلیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرمایا کہ جو شخص غصہ پر عمل کرنے کی قدرت کے باوجود اس کو ضبط کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت میں کامل رضامندی عطا فرمائے گا۔

انجیل میں ہے۔ اے ابن آدم اپنے غصہ کے وقت مجھ کو یاد کر، میں اپنے غصہ کے وقت تجھ کو یاد کروں گا۔ میری مدد کے ساتھ راضی ہو جا، کیونکہ تیرے حق میں میری مدد تیری مدد سے بہتر ہے۔

نفس کی خاطر کسی کو سزا دینا درست نہیں

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ایک شرابی کو سزا دینے کے لیے پکڑا۔ وہ گالی بکنے لگا۔ فوراً چھوڑ دیا۔ کسی نے عرض کیا اس کے گالی بکنے کی وجہ سے آپ نے اس کو چھوڑ دیا؟ فرمایا اس کے گالی دینے سے مجھے غصہ آ گیا اگر اس حالت میں سزا دیتا تو یہ نفس کی خاطر ہوتی۔ میں کسی مسلمان کو اپنے نفس کی خاطر سزا دینا پسند نہیں کرتا۔

غلطی کو معاف کرنا اللہ کو پسند ہے

میمون بن مہرانؒ کے کپڑوں پر ان کی باندی سے شوربا گر گیا۔ غصہ میں باندی کو سزا دینے کا ارادہ کیا، باندی نے قرآن کی یہ آیت پڑھی:

وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ۔ وہ غصہ کو ضبط کرنے والے ہیں۔

یہ سنتے ہی غصہ فرو ہو گیا۔ باندی نے جرأت کر کے آیت کا اگلا جزو پڑھ سنایا:

وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔

فرمایا۔ میں نے تجھ کو معاف کر دیا، باندی کو مزید ہمت ہوئی اور آیت کا آخری جز بھی سُنا دیا۔

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔ اللہ احسان کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے۔

فرمایا: میں نے تجھ کو اللہ کے لیے آزاد کیا۔

تین چیزوں کے بغیر ایمان کو حلاوت نہیں ملتی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے اندر تین خصلتیں نہیں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت نہیں پا سکتا۔

(۱) حلم (بُردباری) جس کے ذریعہ جاہل کی جہالت کو رفع کر سکے۔

(۲) تقویٰ (پرہیزگاری) جس کے ذریعہ حرام سے بچ سکے۔

(۳) حسنِ خلق، جس کے ذریعہ لوگوں کی مدارات کرے۔

شیطان کو غصہ دلانے کا واقعہ

کسی بزرگ کے پاس ایک گھوڑا تھا جو اُن کو بہت پسند تھا۔ ایک روز اسکو تین پیروں پر کھڑا دیکھ کر غلام سے معلوم کیا۔ یہ کس کی حرکت ہے؟

غلام نے کہا، میری، فرمایا۔ کیوں؟ غلام کہنے لگا۔ اس کے ذریعہ آپ کو غصہ دلانا مقصود ہے۔

فرمایا اچھا! جس نے تجھے اس شرارت پر آمادہ کیا ہے میں اس کو غصہ دلا کر رہوں گا (یعنی شیطان کو) جا تُو آزاد ہے۔ اور یہ گھوڑا بھی تیرا ہے

شیطان کے گمراہ کرنے کا عجیب واقعہ

بنی اسرائیل کے کسی بزرگ کو شیطان نے بارہا گمراہ کرنے کی

کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی، ایک روز وُہ بزرگ کسی ضرورت سے باہر جانے لگے شیطان بھی ساتھ ہو لیا اور راستہ میں شہوت و غضب کے مختلف ہتھکنڈے استعمال کیے، کبھی ڈرانے دھمکانے کی صورت اختیار کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔

وہ ایک جگہ بیٹھے تھے کہ پہاڑ سے ایک بڑا سا پتھر ان کی جانب لڑھکایا، پتھر کو گرتے دیکھ کر وہ اللہ کے ذکر میں لگ گئے، پھر دوسری جانب جا گرا، پھر شیطان نے شیر اور بھیڑیے کی شکل میں ان کو ڈرانے کی ناکام کوشش کی۔ ایک دفعہ وہ نماز میں مشغول تھے کہ سانپ بن کر سر سے پیر تک لپٹنے لگا۔ سجدہ کی جگہ مُنہ پھیلا کر بیٹھ گیا۔ وہ بزرگ اس سے بھی متاثر نہیں ہوتے۔

اب شیطان بالکل مایوس ہو کر کہنے لگا۔ میں نے آپ کو گمراہ کرنے کی تمام تدبیریں کر ڈالیں لیکن سب بے کار ثابت ہوئیں اس لیے اب میں نے دوستی کا ارادہ اور آپ کو کبھی نہ بہکانے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ بھی دوستی کا ہاتھ بڑھائیے۔

فرمایا کم بخت! یہ بھی تیری آخری چال ہے۔ مجھے تیری دوستی کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔

اب شیطان بالکل مایوس ہو گیا تھا اسلیے کھُل کر سامنے آگیا اور کہنے لگا: آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں انسان کو کس طرح گمراہ کرتا ہوں۔ ضرور بتا۔ اس بزرگ نے کہا۔

کہا: تین چیزوں کے ذریعہ (۱) بخل (۲) حسد (۳) نشہ جب انسان میں بخل پیدا ہو جاتا ہے تو وہ مال جمع کرنے اور خرچ نہ کرنے

کی جانب مائل ہو کر دوسروں کی حق تلفی اور ان کا مال چھیننے کی فکر میں لگ جاتا ہے۔
حاسد ہمارے ہاتھ میں اس طرح کھلونا بنا رہتا ہے جس طرح بچوں کے ہاتھوں میں گیند، ہم اس کی عبادت و ریاضت کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اگر وہ اپنی دُعا کے ذریعہ مُردوں کو زندہ بھی کرنے لگے تب بھی ہم مایوس نہیں ہوتے اور ایک اشارہ میں اس کی ساری ریاضت کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔

جب انسان نشہ میں مست ہوتا ہے تو بکری کی طرح ہم اس کا کان پکڑ کر ہر بُرائی کی طرف بآسانی لے جاتے ہیں۔

ابلیس نے یہ بھی کہا کہ غصّہ کی حالت میں انسان شیطان کی گیند بن جاتا ہے جس طرح بچے گیند کو اِدھر اُدھر اُچھال کر خوش ہوتے ہیں شیطان بھی انسان کے ساتھ یہی معاملہ کرتا ہے۔

انسان کو چاہیے کہ غصّہ کی حالت میں صبر و ضبط سے کام لے تاکہ شیطان کا کھلونا نہ بنے۔

حضرت موسیٰؑ اور ابلیس

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ابلیس آیا اور کہنے لگا آپ اللہ کے منتخب رسول ہیں، آپ کو اللہ سے شرف ہم کلامی حاصل ہے۔ میں توبہ کرنا چاہتا ہوں، آپ اللہ رب العزت سے توبہ کی قبولیت کے لیے سفارش کر دیں۔

حضرت موسیٰؑ خوشی سے پھولے نہ سماتے کہ اگر ابلیس نے توبہ کر لی تو گناہوں کا جھگڑا ہی ختم ہو جائے گا۔ وضو کر کے نماز پڑھی اور دُعا میں مشغول ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ موسیٰؑ! ابلیس جھوٹا ہے اور آپ کو دھوکہ دینا چاہتا ہے، اگر اس کا امتحان ہی کرنا چاہتے ہو تو اس سے کہو کہ وہ آدمؑ کی قبر کو سجدہ کر لے، ہم اس کی توبہ قبول کر لیں گے۔

موسیٰ علیہ السلام نہایت خوش تھے کہ اس ہلکی سی شرط کو ابلیس قبول کر ہی لے گا چنانچہ ابلیس کو اللہ کا پیغام سُنایا۔ وہ یہ سُن کر آگ بگولا ہو گیا اور کہنے لگا۔ جن کو زندگی میں سجدہ نہ کیا۔ اب مرنے کے بعد ان کو سجدہ کروں گا؟ لیکن موسیٰؑ آپ نے سفارش کر کے مجھ پر احسان فرمایا ہے اس لیے اس کے شکریہ میں، میں تین باتیں آپ کو بتاتا ہوں۔

تین حالتوں میں مجھ سے چوکنا رہیے گا۔

(۱) میں غصّہ کی حالت میں انسان کے قلب میں موجود اور خون کی طرح رگوں میں دوڑتا ہوں۔

(۲) میدانِ جہاد میں مجاہد کے دل کو بیوی بچوں اور مال کی جانب مائل کرتا ہوں تاکہ ان کی محبت میدانِ جہاد سے فرار پر آمادہ کر دے۔

نوٹ: دین سیکھنے اور پھیلانے کیلئے جب آدمی گھر سے نکلتا ہے اسوقت بھی شیطان اسی طرح کے وسوسے دل میں ڈال کر بُزدل بناتا اور اس کام سے حتی الامکان روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایسے وقت میں انسان بلند عزم و ہمت ہی کے ذریعہ شیطان کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ (مؤلف)

(۳) جب کوئی مرد غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو میں دونوں جانب ہر ایک کا قاصد بن کر دونوں کے دل ایکدوسرے کی جانب مائل کرنے کی کوشش میں مصروف رہتا ہوں۔ اس وقت تک جب تک کہ دونوں بُرائی میں ملوث نہ ہو جائیں اللّٰھم احفظنا منہ

حضرت لقمانؑ کی نصیحت

حضرت لقمانؑ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا بیٹا! تین آدمی تین ہی موقعوں پر پہچانے جاتے ہیں (۱) حلیم (بُردبار) غصّہ کے وقت (۲) بہادر لڑائی کے وقت (۳) دوست غربت کے وقت۔

ایک تابعی کا واقعہ

ایک تابعی کے سامنے کسی نے ان کی تعریف کی، فرمایا کیا تو نے مجھے آزمایا ہے، غُصّہ کے وقت بُردبار، سفر میں با اخلاق، امانت کے وقت دیانتدار پایا ہے، عرض کیا نہیں فرمایا پھر تو نے بغیر آزمائے میری تعریف کیوں کی، کسی کی تعریف اس وقت تک ہرگز نہیں کرنی چاہیے، جب تک اس کو ان تین باتوں میں نہ آزما لیا جائے۔ اس کے بعد فرمایا: تین خصلتیں اہلِ جنت کی ہیں جو صرف شرفا میں پائی جاتی ہیں (۱) ظالم کو معاف کرنا (۲) محروم کرنے والے کو دینا۔ (۳) بُرائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی کرنا۔

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ — معاف کرنے کی عادت بنا، بھلائی کا حکم
اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ۔ — کرتے رہو، جاہلوں سے اعراض کرو۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریلؑ سے اس کی وضاحت چاہی، جبرائیل نے اللہ سے دریافت کر کے جواب دیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کا حکم یہ ہے کہ جو رشتہ توڑے آپ اس سے جوڑ پیدا کریں محروم کرنے والے کو عطا کریں ظلم کرنے والے کو معاف کریں۔

مظلوم کا صبر اور فرشتہ کی مدد

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک شخص ابو بکرؓ کو گالی دے رہا تھا، دونوں خاموشی سے سنتے رہے، جب وہ شخص گالی دے کر

خاموش ہوا تو ابو بکرؓ جواب دینے لگے۔ ابو بکرؓ کے جواب دینے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً اُٹھ کر چلے گئے، اور ابو بکرؓ کے دریافت کرنے پر فرمایا جب تک تم خاموش تھے تمہاری طرف سے ایک فرشتہ جواب دے رہا تھا، تمہارے بولتے ہی وہ فرشتہ چلا گیا۔ اور اس کی جگہ شیطان آ گیا۔ اس لیے میں اُٹھ کر چلا گیا۔ اس کے بعد فرمایا:

تین چیزیں یقینی ہیں:

(۱) اگر مظلوم اللہ کی رضا کے لیے ظالم کو معاف کر دے تو اس سے مظلوم کی عزّت بڑھے گی۔

(۲) جو مال کے لالچ میں اپنے پر سوال کا دروازہ کھولتا ہے وہ ہمیشہ کے لیے فقیر بنا دیا جاتا ہے۔

(۳) جو اللہ کی خوشنودی کے لیے عطا و بخشش کرتا رہتا ہے اللہ اسکے مال میں اضافہ فرماتا ہے۔

جوامع الکلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر چیز کے لیے ایک شرف ہوتا ہے مجلس کا شرف یہ ہے کہ اسکا رُخ قبلہ کی جانب ہو اور اس میں ہونے والی گفتگو کو امانت سمجھا جائے۔

- سونے والے اور باتیں کرنیوالے کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔
- سانپ اور بچھو کو دیکھتے ہی مار دو اگرچہ نماز پڑھ رہے ہو۔
- دیواروں پر پردے نہ لٹکاؤ۔
- جو شخص (بلا اجازت) اپنے بھائی کے خط کو پڑھتا ہے وہ دوزخ میں جھانکتا ہے۔
- جو سب سے زیادہ قوی و بہادر بننا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اللہ پر توکل کرے۔

- جو سب سے زیادہ شریف بننا چاہتا ہے، اسے چاہیئے کہ اللہ سے ڈرے۔
- جو سب سے زیادہ غنی (بے نیاز) بننے کا خواہشمند ہو اسکو چاہیئے کہ اپنے پاس موجود شے کے مقابلے میں اس پر زیادہ بھروسہ کرے جو اللہ کے پاس ہے۔
- فرمایا: سب سے زیادہ بُرا وہ شخص ہے جو خود کھاتے دوسروں کو نہ کھلاتے اور خادم کو مارے۔
- اور اس سے بھی زیادہ بُرا وہ ہے جس سے لوگوں کو نفرت ہو اور اس کو دوسروں سے نفرت ہو۔
- اور اس سے بُرا وہ ہے جو گرتے کو نہ پکڑے۔ معذرت کو قبول اور لوگوں کی غلطیوں کو معاف نہ کرے۔
- اور اس سے بھی زیادہ بُرا وہ ہے جس سے بھلائی کی توقع نہ ہو اور لوگ اس کے شر سے محفوظ نہ ہوں۔

زہد کی چار قسمیں

کسی بزرگ نے فرمایا، زہد کی چار قسمیں ہیں:
(۱) دنیا و آخرت کے معاملہ میں اللہ کے وعدہ پر مکمل بھروسہ ہو۔
(۲) آدمی کی نظر میں تعریف و بُرائی یکساں ہو (یعنی لوگوں کے تعریف کرنے سے خوشی اور بُرائی کرنے سے تنگ دل نہ ہو۔ اس سے بالکل بے نیاز ہو جاتے)
(۳) ہر عمل میں کامل اخلاص ہو۔
(۴) ظالم سے اعراض کرے غلام و باندی پر غصہ نہ ہو، بُردبار اور صابر

بن جاتے۔

حضرت ابو درداؓ کی نصیحت

حضرت ابو درداؓ سے کسی نے عرض کیا مجھے کوئی مفید کارآمد نصیحت فرمایئے۔ فرمایا چند باتیں بتاتا ہوں جو شخص بھی ان پر عمل کرے گا بلند مقام پائے گا۔
(۱) ہمیشہ حلال و طیب روزی کھاؤ (۲) اللہ سے ایک ایک دن کی روزی طلب کرو (۳) خود کو ہر وقت مُردہ سمجھو (۴) اپنی آبرو اللہ کے حوالہ کر دو (۵) کوئی گناہ ہو جائے تو توبہ و استغفار میں جلدی کرو (چاہے چھوٹا گناہ ہو۔)

طاقت کا موازنہ

مجاہدؒ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لے جا رہے تھے، راستہ میں کچھ لوگ وزنی پتھر اُٹھا کر اپنی طاقت کا موازنہ و مقابلہ کر رہے تھے۔ فرمایا اس پتھر سے بھی زیادہ وزنی ایک چیز ہے، جہاں طاقت کا موازنہ بہتر ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کیا ہے؟
فرمایا دو بھائیوں میں کسی بنیاد پر عداوت و دشمنی ہو جاتے اور دونوں پر شیطان غالب آجاتے اس وقت ایک بھائی عارضی عزت و ذلت کی پرواہ کئے بغیر (صرف اللہ کی رضا کے لئے) دوسرے بھائی کے پاس جا کر صلح صفائی کر لے (چاہے اسکے معافی مانگنی پڑے۔
یا کسی شخص کو سخت غصہ ہو (تو غصہ کے تقاضا پر عمل کی قدرت کے باوجود) وہ اللہ کے لئے صبر کرے (یہ ہے طاقت کے مظاہر کی اصل جگہ)

ظالم کیلئے بددُعا نہ کرو

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس نے ظالم کے لئے بددعا کی اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غمگین اور ابلیس لعین کو خوش کیا۔ اور جس نے ظالم کو معاف کر دیا اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش اور شیطان مردود کو غمگین کیا۔

انسانیت کی تعریف

احنف بن قیس سے کسی نے معلوم کیا۔ انسانیت کیا ہے؟

فرمایا دولت ثروت کے ہوتے ہوتے تواضع کرنا، بدلہ لینے کی قدرت کے باوجود معاف کرنا، بلا احسان جتائے لوگوں کی مدد کرنا، غصہ کے وقت عجلت کی بجائے صبر سے کام لینا۔

صبر میں تین فائدے اور عجلت میں تین نقصان ہیں۔

صبر کے تین فائدے (۱) صبر کے نتیجہ میں مسرّت و خوشی حاصل ہوتی ہے، (۲) سب لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں (۳) اللہ کے یہاں بہترین اجر ملتا ہے۔

عجلت کے تین نقصان ہیں:

(۱) عجلت کی وجہ سے ندامت و شرمندگی ہوتی ہے۔
(۲) سب لوگ اس پر لعنت و ملامت کرتے ہیں۔
(۳) اللہ کے یہاں بدترین سزا ملتی ہے۔

اَلْحِلْمُ اَوَّلُهٗ مُرَارَتُهٗ لٰكِنْ اٰخِرُهٗ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ

ابتداءً صبر کا ذائقہ نہایت کڑوا ہوتا ہے لیکن اس کا نتیجہ شہد سے زیادہ میٹھا ہوتا ہے۔

زبان

ہشام بن عمرؓ کے واسطہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص غلام کو طمانچہ مارے اس کا کفارہ غلام کو آزاد کرنا ہے، جو اپنی زبان کی حفاظت کرے گا اس کو عذابات سے نجات دی جائے گی۔ جو اللہ سے معذرت کرے گا اس کی معذرت قبول کی جائے گی۔ مومن کو چاہیئے کہ پڑوسی اور مہمان کا اکرام کرے، بھلائی کی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔

مومن کی چار صفات

انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار باتیں صرف مومن کے اندر پائی جاتی ہیں (۱) خاموشی (۲) تواضع (۳) ذکر اللہ (۴) قلتِ شر

بلند مقام

حکیم لقمان سے کسی نے دریافت کیا، آپ کو یہ بلند مقام کس طرح حاصل ہوا؟ فرمایا سچائی، امانت داری اور لایعنی (فضول) باتوں کو ترک کرنے سے۔

چار بادشاہوں کے مقولے

ابوبکر بن عیاشؒ نے فرمایا۔ چار بادشاہوں نے اپنے اپنے زمانہ میں بالکل یکساں باتیں کہیں۔

(۱) کسریٰ: میں نہ بولنے پر کبھی نادم نہیں ہوا۔ بولنے پر اکثر نادم ہوا۔
(۲) شاہ چین: جب تک میں نے بات نہ کہی اس وقت تک اس میں

کا مالک ہوں اور کہنے کے بعد اس کا مالک تو ہے۔

(۳) قیصر (شاہ روم) جو بات میں نے کہی نہیں اس کے لوٹانے پر زیادہ قادر ہوں بمقابلہ اس کے جو کہہ دی۔

(۴) شاہ ھند: وہ شخص قابلِ تعجب ہے جو (عجلت کے ساتھ) اپنی بات کہہ دے، کیونکہ اگر وہ بات پھیل گئی تو نقصان ہوگا، نہ پھیلی تو نقصان کچھ نہیں۔

دنیا کا محاسبہ آسان ہے

ہر مسلمان کو چاہیئے کہ آخرت کے محاسبہ سے پہلے دنیا ہی میں اپنا محاسبہ کرلے کیونکہ دنیا کا محاسبہ آخرت کے محاسبہ سے بہت سہل ہے۔ نیز دنیا میں زبان کی حفاظت کر لینا آخرت کی ندامت سے آسان ہے۔

ایک بزرگ نے بیس سال تک غلط بات نہیں کی

ایک صاحب کا بیان ہے کہ میں بیس سال تک ربیع بن خثیمؒ کی خدمت میں رہا، اس عرصہ میں ایک مرتبہ بھی ان کی زبان سے قابلِ اعتراض بات نہیں نکلی۔

حضرت حسینؓ کی شہادت کے موقع پر خیال ہوا کہ وہ اس وقت کچھ زیادہ بات کریں گے۔ چنانچہ میں ان کو سانحہ کی اطلاع دی، سُن کر آسمان کی جانب نگاہ اُٹھائی اور یہ آیت پڑھی۔

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ

اے اللہ آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے حاضر و غائب کے جاننے والے تیرے بندے جس بات میں اختلاف کر رہے ہیں ان کے درمیان تو ہی فیصلہ کرے گا۔

جاہلوں کی چھ علامتیں

کسی عقلمند کا مقولہ ہے کہ جاہل چھ باتوں سے پہچانا جاتا ہے۔

(۱) بے موقعہ غصہ (جاہل آدمی، انسان، جانور، بلکہ بے جان چیز پر بھی غصہ کرتا ہے)

(۲) غیر مفید گفتگو (سمجھدار آدمی کبھی فضول باتیں نہیں کرتا، یہ صرف جاہل کا کام ہے۔

(۳) بے موقع دینا (کسی کو کچھ دینا جس سے اخروی یا دنیوی فائدہ نہ ہو جہالت ہے)

(۴) ہر ایک سے راز کھول دینا (راز کی بات ہر کسی سے کہہ دینا نقصان سے خالی نہیں)

(۵) ہر کسی پر بھروسہ کر لینا (ہر کسی پر بھروسہ کرنے والا پچھتاتا ہے)

(۶) دوست و دشمن کی تمیز نہ کرنا (لباس خضر میں سینکڑوں رہزن بھی رہتے ہیں اگر دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر) جو سب سے اہم اور بڑا دشمن اگر اس کو پہچاننے کی کوشش اور بچنے کی کوشش نہیں کی گئی تو ہلاکت یقینی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقولہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ذکر اللہ کے علاوہ ہر کلام لغو ہے۔ غور و فکر کے بغیر ہر خاموشی غفلت ہے۔ عبرت کے بغیر ہر نظر لہو و لعب ہے۔

مبارک ہیں وہ بندے جن کا کلام ذکر اللہ، جن کی خاموشی فکر (آخرت) اور جن کی نظر (نظرِ عبرت ہے)

مومن بولتا کم ہے اور کرتا زیادہ ہے، منافق کم کرتا ہے اور بولتا زیادہ ہے۔

زیادہ ہنسنے کی برائی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریین سے فرمایا اے وہ لوگو جو زمین میں بمنزلہ نمک کے ہو تم نہ بگڑ جانا، خراب شدہ چیز کی اصلاح نمک کے ذریعہ کی جاتی ہے نمک خراب ہو جائے تو اس کی اصلاح ناممکن ہے۔

علم سکھانے کی اجرت نہ لینا مگر وہی جو تم نے مجھے دی۔

یاد رکھو! تمہارے اندر جہالت کی دو عادتیں ہیں: قہقہہ مار کر ہنسنا، اور دن کے اول حصہ میں سونا (بشرطیکہ رات کو نہ جاگا ہو)

تشریح: تم زمین میں بمنزلہ نمک کے ہو۔" اس سے علماء مراد ہے۔ عوام میں گمراہی و بگاڑ پیدا ہو جاتے تو علماء ہی ان کی اصلاح کرتے اور کفر و شرک اور معاصیات کی دلدل سے نکال کر اسلام کے سیدھے راستے پر لاتے ہیں اگر علماء ہی بگڑ جائیں، ان میں ہوائے نفس دنیا پرستی، اقتدار کے لئے رسہ کشی، بغض و حسد جیسی خطرناک بیماریاں پیدا ہو جائیں تو ان کی اصلاح کون کرے اور عوام کس کی اقتداء کریں۔

"علم سکھانے پر اجرت نہ لینا" انبیاء علیہم السلام نے تعلیم و تبلیغ کا کام صرف اللہ کی رضا کے لئے کیا اس پر کسی طرح کی اجرت نہیں لی۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ

آپ کہہ دیجئے میں اس کام پر تم سے اجرت نہیں مانگتا میری اجرت اللہ کے ذمہ ہے۔

علماء کرام انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں ان کو بھی تعلیم و تبلیغ کا کام حصولِ دنیا کے لئے نہیں بلکہ صرف رضائے الٰہی کے لئے کرنا چاہیئے۔

دینی تعلیم پر اجرت لینا بلاشبہ جائز ہے مگر اس بات کی افضلیت سے کون انکار کرے گا، کہ عالم دین کی خدمت اللہ کے لئے کرے اور معاش کا انتظام علیحدہ سے کرے۔

متقدمین بزرگوں اور علماء کا کچھ یہی دستور رہا ہے، دینی تعلیم پر متاخرین نے ضرورتاً اجرت کو جائز قرار دیا ہے۔

"قہقہہ لگا کر ہنسنا" مکروہ ہے اور جاہل و بے وقوف لوگوں کی عادت ہے۔

"دن کے اول حصہ میں سونا" حماقت ہے اگر رات کو نہ جاگا ہو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصیحت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دن کے اول حصہ میں سونا حماقت ہے، دوپہر میں سونا اچھی عادت ہے اور آخری حصہ میں سونا جہالت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مسجد کے پاس سے گزرے دیکھا کہ کچھ لوگ اس میں بیٹھے دنیا کی باتیں کر رہے ہیں اور زور زور سے ہنس رہے ہیں۔ سلام کے بعد آپ نے فرمایا: لوگو! موت کو یاد کرو۔ یہ کہہ کر آپ تشریف لے گئے، دوبارہ اِدھر سے گزرے تو ان لوگوں کو اسی حال میں دیکھ کر فرمایا۔ خدا کی قسم اگر تم کو وہ باتیں معلوم ہو جائیں جو میرے علم میں ہیں تو ہنسنا بہت کم کر دو اور کثرت سے رونے لگو، اتفاق سے تیسری مرتبہ بھی آپ نے ان کو اسی حال میں پایا۔ فرمایا: اسلام شروع میں غریب (اجنبی) تھا اور آخر میں بھی غریب

ہو جائے گا۔ پس غربا کے لئے خوشخبری ہے۔ لوگوں نے معلوم کیا، غربا کون ہیں؟ فرمایا جو اُمت کے فساد کے وقت دین پر قائم رہیں۔

نصیحتِ خضرؑ

موسیٰ علیہ السلام خضر سے جدا ہونے لگے، تو فرمایا کچھ نصیحت کر دیجئے۔ فرمایا موسیٰؑ! کسی کے سامنے لجاجت نہ کرنا، بلا ضرورت ہرگز کہیں نہ جانا، تعجب خیز بات کے علاوہ کبھی نہ ہنسنا، خطاکار کو اس کی خطا پر عار نہ دلانا ورنہ وہ آپ کی خطا پر مطعون کرے گا۔

قہقہہ لگا کر نہ ہنسنا چاہیئے

عوف بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کبھی زور سے نہ ہنستے تھے، بلکہ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے، نیز ہر کسی کی جانب پورے چہرہ کے ساتھ ہی متوجہ ہوتے تھے۔

حضرت حسن بصری کا مقولہ

حضرت حسن بصری فرمایا کرتے تھے: زور زور سے ہنسنے والے پر تعجب ہے جبکہ اس کے پیچھے جہنم ہے۔ خوش ہونے والے پر بھی تعجب ہے جبکہ اس کے پیچھے موت ہے۔

ایک نوجوان کو ہنستے دیکھ کر فرمایا، بیٹا! تو پل صراط سے گزر چکا ہے، کیا تجھے اپنے لئے معلوم ہو چکا ہے کہ جنت میں جائے گا یا جہنم میں؟ کہا نہیں! فرمایا۔ پھر یہ ہنسی کیسی؟

اس کے بعد کبھی اس لڑکے کو ہنستے ہوئے نہ دیکھا گیا۔

چار باتیں ہنسنے نہیں دیتیں

یحییٰ بن معاذؒ نے فرمایا: چار باتیں انسان کو ہنسنے

اور خوش ہونے سے روکتی ہیں۔

(۱) فکرِ آخرت
(۲) روزی کمانے کا مشغلہ
(۳) گناہوں کا غم
(۴) مصیبتوں میں مبتلا رہنا۔

تین چیزیں قلب کو سخت کر دیتی ہیں

کسی نے کہا ہے تین چیزیں قلب کو سخت کر دیتی ہیں:

(۱) بلا تعجب خیز بات کے ہنسنا۔
(۲) بغیر بھوک کے کھانا۔
(۳) بلا ضرورت بات کرنا۔

ہنسنا ہنسانا بربادی کا سبب ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کے لئے ہلاکت و بربادی ہے جو جھوٹی باتیں بنا کر دوسروں کو ہنساتے۔

ابراہیم نخعیؒ نے فرمایا، جب کوئی شخص لوگوں کو ہنسانے کے لئے کوئی بات کہتا ہے تو اس سے کہنے اور سننے والوں دونوں کا دل سخت ہو جاتا ہے اور جب کوئی شخص اللہ کی خوشنودی کے لئے کوئی بات کہتا ہے تو اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے جس سے مجلس کے تمام افراد منتفع ہوتے ہیں۔

انتہائی جامع و عجیب نصیحتیں

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہؓ سے فرمایا، ابوہریرہؓ متقی بن جاؤ، تمہارا شمار سب سے زیادہ عبادت کرنے والوں میں ہوگا۔

قانع بن جاؤ۔ سب سے زیادہ شکر گزار مانے جاؤ گے۔ جو اپنے لئے پسند ہو اسی کو دوسرے کے لئے پسند کرو، مومن بن جاؤ گے۔ پڑوسیوں کے ساتھ بہتر سلوک کرو، مسلمان بن جاؤ گے۔ کم ہنسا کرو زیادہ ہنسنا قلب کو مُردہ کر دیتا ہے۔

احنف بن قیسؒ سے حضرت عمرؓ نے فرمایا:

جو زیادہ ہنستا ہے	اس کی ہیبت کم ہو جاتی ہے۔
جو مذاق کرتا ہے	وہ حقیر ہو جاتا ہے۔
جو جس کام کو زیادہ کرتا ہے	اسی کے ساتھ مشہور ہو جاتا ہے۔
جو باتیں زیادہ کرتا ہے	وہ ذلیل بدنام ہو جاتا ہے۔
جو بدنام ہو جاتا ہے	وہ بے غیرت ہو جاتا ہے۔
جو بے حیا ہو جاتا ہے	اس کا تقویٰ کم ہو جاتا ہے۔
جس کا تقویٰ کم ہو جاتا ہے	اس کا دل مُردہ ہو جاتا ہے۔
جس کا دل مر جاتے	اسکے لئے جہنم کی آگ ہی مناسب ہے۔

امام ابواللیثؒ نے فرمایا:

زیادہ اور زور سے ہنسنے سے پرہیز کرو۔

زیادہ ہنسنے میں آٹھ آفتیں ہیں۔

(۱) علماء اور عقلاء اس کی مذمت کرتے ہیں۔

(۲) جاہل بے وقوف اس پر جری ہو جاتے ہیں۔

(۳) ہنسنے سے جہالت میں اضافہ ہوتا ہے (اگر وہ جاہل ہے)

(۴) ہنسنے سے علم کم ہو جاتا ہے (اگر وہ عالم ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالم ہنستا ہے تو اس کے

علم کا ایک حصہ کم ہوتا ہے۔

۵۔ ہنسی ماضی کے گناہوں کو فراموش کر دیتی ہے۔

۶۔ ہنسی، مستقبل میں گناہوں پر جری کرتی ہے۔

۷۔ زیادہ ہنسنے سے آدمی موت کو بھول جاتا ہے۔

۸۔ اس کے ہنسنے پر دوسرے لوگ ہنستے ہیں۔ ان سب کا گناہ اسی پر رہتا ہے۔

۹۔ دنیا میں ہنسنے سے آخرت میں بہت رونا پڑے گا۔

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْہُ وَمِنْ کُلِّ الْمَعَاصِیْ

اے اللہ ہنسنے اور تمام گناہوں سے ہماری حفاظت فرما۔

محتاجِ دُعا

محفوظ الحسن سنبھلی

۱۳ ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ

حصہ اوّل ختم شُد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَوضۃُ الصالحین

ترجمہ

تنبیہ الغافلین

حصّہ دوم

حرص وطمع

علم کی اہمیّت اور حرص کی مذمّت

حضرت ابو درداءؓ نے (اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے) ایک مرتبہ فرمایا مجھے علم بہت جلد ختم ہوتا نظر آرہا ہے کیونکہ علماء اُٹھتے جارہے ہیں اور لوگوں میں علم کا شوق کم ہورہا ہے، علم حاصل کرو اس سے پہلے کہ علم والوں کے انتقال کے ساتھ علم اُٹھا لیا جاتے میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے اندر اس چیز کی حرص وفکر پیدا ہوگئی جس کی ذمہ داری اللہ نے لے لی ہے (یعنی رزق) اور جس کی ذمہ داری تم پر ہے اس سے قطعاً غافل ہو (یعنی علم وعمل)

حرص کی تقسیم

حرص یعنی لالچ کی دو قسمیں ہیں (۱) مذموم (۲) غیر مذموم
حرص مذموم (یعنی بُرا لالچ) یہ ہے کہ آدمی فخر وغرور اور مالدار بننے کی خواہش سے ہر وقت مال جمع کرنے کی طرف اس طرح مائل ہوجاتے کہ اس کی نظر سے احکام خداوندی فراموش ہوجائیں اور وہ حلال وحرام تک کی تمیز ختم کردے (اللہ ہم سب کو بچاتے (آمین)
حرص غیر مذموم (یعنی ایسا لالچ جو بُرا نہیں) یہ ہے کہ آدمی اپنی اور بیوی بچوں کی زندگی گزارنے کی نیت سے حلال روزی کی فکر کرے اس طرح پر کہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت میں بال برابر فرق نہ آتے۔

حضرت عمرؓ کی زندگی کا ایک نمونہ

حضرت عمرؓ کی صاحبزادی ام المومنین حضرت حفصہؓ نے ایک مرتبہ والد محترم سے عرض کیا اباجان! اب حالات کچھ سدھر گئے، پہلے جیسی عُسرت وتنگی نہیں رہی، کیا اچھا ہو کہ اب کھانے پہننے کے معیار کو کچھ بلند کرلیا جائے فرمایا اچھا تجھ ہی سے اس کا فیصلہ کراتا ہوں۔ اس کے بعد مسلسل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا تذکرہ فرماتے رہے اور حضرت حفصہؓ سے بار بار سوال فرماتے رہے کہ تو ہی بتا تیری زندگی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیسی گزری؟ اس بات کو اتنا دہرایا کہ حضرت حفصہؓ رونے لگیں۔ تب فرمایا کہ مجھ سے پہلے میرے دو ساتھی ایک خاص طرز کی زندگی گزار کر چلے گئے۔ خدا کی قسم میں ان کے نقش قدم پر چل کر ان کی جیسی صابرانہ زندگی بسر کروں گا تاکہ آخرت میں ان کی جیسی عمدہ اور عیش والی زندگی پاسکوں۔

مال کا مقصد

حضرت مسروقؒ نے حضرت عائشہؓ سے معلوم کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں زیادہ تر کس بات کا تذکرہ فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا۔ آپ اکثر یہ فرمایا کرتے تھے کہ انسان کے پاس اگر سونے کی دو وادی (جنگل) ہوں تو بھی اس کا جی نہیں بھر سکتا بلکہ تیسری وادی کی تمنا کرے گا۔ انسان کا پیٹ سوائے مٹی کے اور کوئی چیز نہیں بھرتی (یعنی مرنے کے بعد ہی سلسلۂ آرزو ختم ہوتا ہے) پھر فرمایا اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے اور یہ مال اللہ نے اس لئے دیا ہے کہ اس کے ذریعے اللہ کی اطاعت پر قوت حاصل کی جائے اور اس میں سے زکوٰۃ دی جائے۔

لالچ مرتے وقت تک باقی رہتا ہے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی ہر چیز (اس کی عمر کے ساتھ ساتھ) کمزور ہوتی جاتی ہے) سوائے دو چیزوں کے (۱) لالچ (۲) آرزو (جو بجائے کم ہونے کے بڑھتی رہتی ہے)

حضرت علیؓ کا فرمان حق

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: لوگو! مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ خطرہ دو چیزوں سے ہے (۱) لمبی لمبی اُمیدیں (۲) نفسانی خواہشات کی پیروی۔ سنو! طویل اُمیدیں اور آرزوئیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں اور خواہشات کی پیروی گمراہ کر دیتی ہے۔

تین آدمی، تین باتیں اور تین حالتیں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گارنٹی سے کہتا ہوں کہ تین آدمیوں میں تین باتوں کی وجہ سے

تین حالتیں ضرور پیدا ہو کر رہیں گی (۱) دنیا پر اوندھے منہ گرنے والا۔ (۲) دنیا کا حریص (لالچی) (۳) دنیا کے مال میں بخل کرنے والا۔ ان تین صفات سے حامل لوگوں میں یہ تین حالتیں ضرور ظاہر ہوں گی:

(۱) ایسی محتاجی جس کے بعد مالداری نصیب نہ ہو۔
(۲) ایسی مشغولیت جس میں قطعاً فرصت و فراغت نہ ہو۔
(۳) ایسا غم جس میں خوشی کی جھلک تک نہ ہو (یا اللہ ہم سب کی اس سے حفاظت فرما۔

بلا ضرورت مکان بنانا

حضرت ابو درداءؓ نے اہل حمص سے ایک مرتبہ فرمایا تم لوگوں کو غیرت نہیں آتی۔ ایسے مکان بناتے ہو جن میں رہتے نہیں (غالباً ضرورت سے فاضل مُراد ہیں یا یہ کہ مرنے کے بعد چھوڑ جاتے ہو) اور ایسی چیزوں کی آرزو کرتے ہو جن کو پا نہیں سکتے اور وہ مال جمع کرتے ہو جس کو کھاتے نہیں (بلکہ موت تمہاری آرزوؤں کو پامال اور مال کو تقسیم کر دیتی ہے) تم سے پہلے لوگوں نے بڑی مضبوط عمارتیں بنائیں۔ بہت سا مال جمع کیا اور بہت لمبی لمبی اُمیدیں باندھیں۔ لیکن ان کے مکانات قبرستان بن گئے۔ ان کی امیدیں دھوکہ و فریب ثابت ہوئیں ان کا مال ضائع و برباد ہو گیا۔

حضرت عمرؓ کو حضرت علیؓ کی نصیحت

حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا اگر آپ اپنے دونوں ساتھیوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبرؓ) سے ملنا چاہتے ہیں تو کرتے میں پیوند اور جوتے میں جوڑ لگا لیجئے اور اُمیدوں کو مختصر کر دیجئے اور

سیر ہو کر نہ کھاتے۔ ابو عثمان مہدیؒ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عمرؓ کو اس حال میں منبر پر خطبہ دیتے دیکھا ہے کہ ان کے کُرتے میں بارہ بارہ پیوند لگے تھے۔

حضرت علیؓ کا لباس

ایک مرتبہ حضرت علیؓ موٹے اور میلے کپڑے پہنے تشریف لے گئے کسی نے عرض کیا امیر المومنین! آپ اور یہ کپڑے؟ آپ کو تو اپنی حیثیت کے مطابق عمدہ لباس زیب تن کرنا چاہیئے، فرمایا یہ کپڑے عاجزی پیدا کرنیوالے، اور نیک لوگوں کے لباس کے مشابہ ہیں اور نیکوں کا اتباع کرنے میں ہی خیر ہے

تین چیزیں بُرائی کی بنیاد ہیں

کسی بزرگ نے فرمایا: تین چیزیں تمام برائیوں کی بنیاد اور اصل ہیں۔

(۱) حسد (۲) حرص (۳) تکبّر

تکبّر کی بنیاد شیطان نے ڈالی کہ اس نے تکبّر ہی کی وجہ سے آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اس کے نتیجے میں ہمیشہ کے لئے ملعون بن گیا۔ حرص کی ابتدا آدمؑ سے ہوئی کہ حرص ہی نے جنت کے اس درخت کے کھانے کی طرف مائل کیا جس سے روکا گیا تھا چنانچہ اس کے نتیجے میں جنت سے نکلنا پڑا۔ حسد کی اصل قابیل سے ہے کہ اس نے اپنے بھائی ہابیل کو حسد ہی کی بنیاد پر قتل کیا۔ آخر کافر ہو کر ہمیشہ کے لئے جہنمی بن گیا۔

آدم کی وصیت

حضرت آدمؑ نے اپنے صاحبزادے حضرت شیثؑ کو پانچ باتوں کی وصیت فرمائی۔ نیز فرمایا کہ تم اپنی اولاد کو بھی اس کی وصیت کر دینا۔

۱۔ دنیا اور اس کی زندگی پر کبھی مطمئن نہ ہونا۔ میرا جنت پر مطمئن ہونا اللہ

اللہ کو پسند نہ آیا بالآخر مجھے وہاں سے نکلنا پڑا۔

(۲) عورتوں کی خواہشات پر کبھی عمل نہ کرنا، میں نے اپنی بیوی کی خواہش پر جنت کا منع کیا ہوا درخت کھا لیا جس پر مجھے ندامت و شرمندگی ہوئی۔

(۳) کام کرنے سے پہلے اس کے انجام پر اچھی طرح غور کر لو اگر میں ایسا کرتا تو جنت میں شرمندگی نہ ہوتی۔

(۴) جس کام سے دل میں کھٹک پیدا ہو اس کو نہ کرو، جنت کا درخت کھاتے وقت میرے دل میں کھٹک پیدا ہوتی لیکن میں نے اس کی پرواہ نہ کی۔

(۵) ہر کام سے پہلے صاحب الرائے لوگوں سے مشورہ ضرور کر لو۔ اگر میں فرشتوں سے مشورہ لے لیتا تو شرمندہ نہ ہونا پڑتا۔

چار ہزار میں سے چار

شقیق بلخی فرماتے ہیں میں نے چار ہزار میں سے چار سو اور پھر ان چار سو میں سے چار حدیثوں کا انتخاب کیا۔

۱۔ اپنے قلب کو عورت کے ساتھ نہ لگاؤ، وہ آج تیری ہے کل غیر کی ہو سکتی ہے۔ اگر تو نے اس کی اطاعت کی تو وہ تجھ کو جہنم میں لے جائے گی۔

۲۔ مال کی طرف قلب کو مائل نہ کر، یہ مال آج عاریتاً تیرا ہے کل کسی اور کا ہو گا خواہ مخواہ تو دوسرے کے مال کے سلسلے میں پریشان نہ ہو۔ یہی مال دوسرے کے حق میں مبارک اور تیرے لئے بوجھ ہے۔ اگر تو نے اس میں دل لگایا تو یہ مال تجھ کو اللہ کی اطاعت سے روک دے گا۔ تجھ میں فقر کا خوف پیدا ہو جائے گا اور تو شیطان کی اتباع کرنے لگے گا۔

(۳) جس کام سے دل میں کھٹکا پیدا ہو اس کو چھوڑ دے۔ مومن کا قلب شاہد اور مفتی کے قائم مقام ہے، شبہ کے وقت دھڑکتا حرام سے گھبراتا اور حلال سے سکون پاتا ہے۔

(۴) کسی کام کو اس وقت تک نہ کر جب تک اس کے صحیح اور مقبول ہونے کا یقین نہ ہو۔

مسافر کی طرح زندگی گزار

عبداللہ بن عمرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل فرماتے ہیں۔

دنیا میں غریب یا مسافر کی طرح زندگی گزار اور خود کو مُردوں میں شمار کر۔ یہ بیان کر کے عبداللہ بن عمرؓ نے مجاہد سے فرمایا۔ صبح کو شام اور شام کو صبح کی فکر نہ کر۔ موت سے پہلے زندگی میں، بیماری سے پہلے تندرستی میں کچھ کر لے، کل کیا ہوگا، تجھے خبر نہیں (جو آج کا کام کل پر ٹالتے ہیں وہ ہمیشہ مغموم و پریشان ہوتے ہیں)

آرزوؤں کے کم کرنے پر اعزاز

فقیہؒ فرماتے ہیں جو اپنی آرزوؤں کو گھٹاتے گا۔ اللہ تعالیٰ چار باتوں کے ذریعے اس کا اعزاز فرماتے گا۔

۱۔ اطاعت و عبادت پر استقامت (مستدی) عطا فرماتے گا۔ (موت کے یقین اور تصور سے انسان کے دل میں بے رغبتی اور آخرت کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے جس کے نتیجے میں وہ اطاعت و عبادات میں مشغول ہونے لگتا ہے۔

(۲) اس کے رنج و تفکرات کم ہو جاتے ہیں (یہ حقیقت ہے کہ دنیا میں

انہماک سے غم و فکر اور دنیا کی بے رغبتی سے اطمینان و سکون میں اضافہ ہوتا ہے۔

۳۔ اس کا قلب روشن کر دیا جاتا ہے (دنیا سے بے اعتنائی، اللہ کے ذکر کی کثرت، حلال و حرام کی فکر، اس سے قلب روشن ہونا ہی چاہیئے)

۴۔ تھوڑی روزی پر بھی قناعت نصیب ہوتی ہے (آنکھوں کے سامنے ہر وقت موت ہے وہ کہاں مال کے جال میں پھنس سکتا ہے)

قلب کو روشن کرنے والی چار چیزیں

قلب چار باتوں سے روشن ہوتا ہے۔

(۱) پیٹ کو خالی رکھنا (یعنی حلال روزی بھی پیٹ بھر کر نہ کھائے چہ جائیکہ حرام۔

(۲) نیک لوگوں کی صحبت (۳) کیے ہوئے گناہوں کو بار بار یاد کرنا۔

(۴) اُمیدوں آرزوؤں کو ختم یا کم کر دینا۔

آرزوؤں کی زیادتی اور آزمائش

آرزوؤں کی زیادتی سے آدمی چار قسم کی آزمائشوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(۱) طاعات (نیکیوں) میں سستی پیدا ہوتی ہے۔

(۲) دنیا کے غم و فکر میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۳) دنیا کے مال و متاع کی حرص اور لالچ پیدا ہوتا ہے۔

(۴) قلب سخت ہو جاتا ہے۔

قلب کو سخت کرنیوالی چار چیزیں

چار چیزیں قلب کو سخت کر دیتی ہیں۔

(۱) پیٹ بھر کر کھانا (حلال روزی پیٹ بھر کر کھانے سے بھی قلب سخت ہوتا ہے تو پھر حرام کا کیا کہنا) (۲) بُرے آدمیوں کی صحبت (۳) پرانے گناہوں کو بھول جانا (۴) آرزوؤں کی زیادتی۔

ہر مومن کو چاہیئے کہ دنیاوی آرزوؤں اور اُمیدوں کو کم سے کم تر کر کے آخرت کی فکر میں لگ جائے کیا خبر کس وقت پیغام اجل آپہنچے اور انسان اپنی پونجی چھوڑ کر چلنے پر مجبور ہو جائے، اگلا سانس لے گا یا نہیں، اگلا قدم اُٹھا سکے گا یا نہیں، کوئی نہیں جانتا۔

مومن کی چھ پاکیزہ خصلتیں

ہر مومن کو کوشش کر کے اپنے اندر چھ خصلتیں ضرور پیدا کرے (تاکہ دنیا و آخرت میں سُرخروئی حاصل ہو سکے۔)

(۱) علم دین کا حصول، جو بھلائی بُرائی میں تمیز کی صلاحیت پیدا کرے۔

(۲) ایسے دوست اور ساتھی سے تعلق جو نیکیوں کا حکم دیتا اور بُرائیوں سے بچاتا ہو۔ ایسا شخص ہی دوستی کے قابل ہے۔

(۳) دشمن کی پہچان (تاکہ اس کے نقصان سے بچ سکے سب سے بڑا دشمن نفس اور شیطان ہے)

(۴) غور و فکر کی صلاحیت (تاکہ اللہ کی نشانیوں سے سبق حاصل کر سکے۔

(۵) مخلوق کے ساتھ انصاف کرنا، (تاکہ قیامت میں کوئی دشمن نہ ہو جو اس سے اپنے حق کا مطالبہ کرے)

(۶) موت سے پہلے اس کی تیاری (تاکہ جاتے وقت خالی ہاتھ اور کفِ افسوس ملتا ہوا نہ جائے)

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى — زادِ راہ کی فکر کرو اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔

انسان کا اپنا مال

ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ تکاثر کی آیت :

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ — غفلت میں رکھا تم کو بہتات کی حرص نے یہاں تک کہ تم نے قبریں دیکھیں

کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، انسان کہتا ہے میرا مال، میرا مال حالانکہ اس کا مال ہے کہاں سوائے اس کے جو اس نے کھا کر ختم اور پہن کر پرانا کر دیا یا پھر صدقہ خیرات کر کے اللہ کے ہاں جمع کر دیا۔

حکمت کی پانچ باتیں

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا، میں نے توراۃ میں پانچ باتیں لکھی دیکھیں۔

(۱) غنیٰ (دولت مندی) قناعت کے اندر ہے (۲) سلامتی گوشہ نشینی میں ہے۔ (۳) حُریت (آزادی) خواہشات کو چھوڑ دینے میں ہے (۴) محبت رغبت کے چھوڑ دینے میں ہے (۵) طول زندگی کا عیش قصیر (تھوڑی) زندگی کے صبر میں ہے (ایک ایک جملہ کی تفصیل بیان کی جائے تو صفحے کے صفحہ بھر جائیں۔ بلیغ اشارات میں غور کیجئے اور حظ اُٹھائیے۔

آخرت میں حضورؐ کی رفاقت

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا، عائشہ اگر آخرت میں میرے پاس پہنچنا اور رہنا چاہتی ہو تو دنیا میں تمہارے لئے مسافر کا سا توشہ کافی ہونا چاہیئے، مالداروں کی صحبت سے پرہیز کرو۔ کسی کپڑے کو پیوند لگانے سے قبل پرانا نہ کرو۔ ایک مرتبہ دُعا فرمائی۔ یا اللہ مجھ سے محبت کرنے والے کو عفاف و کفاف عطا فرما۔ عفاف (پاک دامنی) کفاف (ضرورت کے مطابق روزی)

دُنیا کی محبت غم کا سبب ہے

حضرت حسنؓ بن علیؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل فرماتے ہیں دُنیا کی رغبت، غم اور فکر میں اضافہ کرتی ہے اور بے رغبتی قلب و بدن کی راحت کا سبب ہے، فرمایا میں تمہارے بارے میں غربت سے اتنا نہیں ڈرتا جتنا مالداری سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر کشادہ کر دی جائے اور اپنے سے پہلے لوگوں کی طرح فخر و غرور میں مبتلا ہو کر ہلاک و برباد ہو جاؤ۔ نیز فرمایا: اس اُمت کے پہلے لوگوں کی اصلاح زہد اور یقین کے ذریعے ہوئی اور آخری لوگوں کی ہلاکت بخل اور تمناؤں کی وجہ سے ہوگی۔

صبر پر تین مخصوص انعام

حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں فقرا کا قاصد آیا، ان کی آمد پر آپؐ نے فرمایا، مرحبا، مبارک ہو تمہیں بھی اور جن کی طرف سے تم آتے ہو۔ ان کو بھی کہ اللہ تم سے اور ان سے محبت کرتا ہے، قاصد نے عرض کیا کہ غریبوں کا ایک پیغام آپؐ تک لایا ہوں وہ کہتے ہیں، مالدار ہم سے سبقت لے گئے، وہ لوگ مال کی وجہ سے حج و صدقہ وغیرہ کر کے بلند مراتب حاصل کر لیتے ہیں، ہم اس سے محروم ہیں۔

ارشاد فرمایا فقرا تک میرا پیغام پہنچا دو، اگر تم صبر کرو اور اللہ سے ثواب کی امید رکھو تو تمہارے لئے تین باتیں مخصوص ہیں۔ ان میں مالداروں کا کوئی حصہ نہیں۔

(۱) جنت میں سرخ یاقوت کا بنا ہوا محل جس کی طرف اہل جنت اس طرح دیکھیں گے جس طرح دنیا میں ستاروں کو لوگ دیکھتے ہیں (بہت بلند)

اس میں سوائے نبی فقیر، شہید فقیر، مومن فقیر کے کوئی داخل نہ ہوگا۔

(۲) فقیر اور مالداروں کے مقابلہ میں پانچ سو برس پہلے جنت میں چلے جائیں گے (حضرت سلیمانؑ دوسرے پیغمبروں سے چالیس سال بعد جنت میں داخل ہوں گے) اس تاخیر کی وجہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت ہے۔

(۳) فقیر اور مال دار دونوں کلمہ سوم (یا کوئی بھی حمد و ثنا کا کلمہ) پڑھیں اخلاص کے ساتھ تو مالدار کو فقیر کے برابر ثواب ملے گا چاہے وہ اس کے ساتھ دس ہزار درہم خیرات کرے (تمام نیکیوں کا یہی حال ہے) قاصد نے فقرا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہنچایا تو وہ خوش ہو کر کہنے لگے۔

رَضِیْنَا یَا رَبِّ رَضِیْنَا یَا رَبِّ — اے پروردگار ہم راضی ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذرؓ کو سات باتوں کی وصیت فرمائی کہ ان کو کبھی نہ چھوڑنا۔

۱۔ مساکین کی محبت و قربت۔

۲۔ اپنے سے چھوٹے اور کم حیثیت والے کی طرف دیکھنا (جس سے نعمت کے شکر کی توفیق ہوتی ہے۔)

یہ حکم دنیا کے اعتبار سے ہے، دین کے معاملہ میں ہمیشہ اپنے سے اعلیٰ و افضل کو دیکھنا چاہیئے تاکہ مزید نیکیوں کا شوق پیدا ہو۔

۳۔ ہر حال میں صلہ رحمی کرنا، چاہے لوگ قطع تعلق کریں (تعلق منقطع کرنے والوں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا ہی تو اصل کمال ہے)

۴۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کثرت سے پڑھتے رہنا، یہ کلمہ

نیکیوں کا خزانہ ہے۔)

۵۔ کبھی کسی سے سوال نہ کرنا (قربان جایئے سرکارؐ کے کہ امت کی عزت و آبرو کا کتنا خیال و اہتمام تھا۔

۶۔ اللہ کے معاملے میں ملامت کرنے والوں کی ملامت سے نہ ڈرنا۔ (اللہ والوں کی یہی شان ہے)

۷۔ ہمیشہ اور ہر حال میں حق بات کہنا خواہ کتنی ہی کڑوی کیوں نہ ہو۔ (یہی افضل جہاد ہے)

صحابہؓ کا بیان ہے کہ اس کے بعد ابوذرؓ کی یہ کیفیت ہو گئی کہ سواری پر چلتے چلتے ہاتھ سے کوڑا اگر جاتا تو کسی کو کوڑا اُٹھانے کا نہ فرماتے بلکہ سواری سے اُترتے اور خود اپنا کوڑا اُٹھاتے (کاش کہ ہم اپنی عزت و خودداری کی قدر و قیمت کو پہچانیں)

فرشتوں کا شبہ اور اس کا جواب

ایک مرتبہ فرشتوں نے عرض کیا، یا اللہ آپ نے کافروں پر دنیاوی نعمتوں کے دروازے کھول دیئے اور مصیبتوں کے دروازے ان پر بند کر دیئے (حالانکہ وہ آپ کے دشمن ہیں) مسلمان (جو آپ کے دوست ہیں) ان کی دنیاوی زندگی تنگ ہے اور یکے بعد دیگرے ان پر مصائب کا نزول ہوتا رہتا ہے؛ اس میں کیا حکمت ہے؟ فرمایا، قیامت میں کافروں کو دی جانے والی سزا اور مومنین کو عطا کی جانے والی نعمتوں کو ذرا دیکھو (اس کے بعد کچھ کہنا، فرشتوں نے دونوں چیزوں کا جائزہ لیا اور کہنے لگے، پروردگار، آخرت کی سزا کے مقابلے میں دنیاوی عیش و عشرت کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہی۔

اسی طرح جنت کی بیش بہا نعمتوں کو دیکھنے کے بعد دنیاوی تکالیف اور پریشانیوں کا احساس تک باقی نہیں رہا۔

اللہ کی نظر میں دنیاداروں کی حیثیت

فخر دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے، زیادہ مال جمع کرنے والے لوگ اللہ کی نظر میں حقیر ہیں مگر کثرت سے صدقہ کرنے والے (اللہ کی نظر میں محبوب ہیں)۔

جو لوگ ہر وقت مال کی حرص میں مبتلا ہیں اور زیادتی کی فکر میں لگے رہتے ہیں، اللہ کے نزدیک وہ ادنیٰ اور حقیر ہیں اگر جنت میں جائیں گے تو غریبوں کا مقام نہیں پا سکتے، جہنم میں جائیں گے تو اس میں بھی نچلے طبقہ میں رہیں گے۔ البتہ وہ مسلمان اس سے مستثنیٰ ہیں جو ہر حال میں اللہ کے لئے صدقہ و خیرات کرتے رہتے ہیں کہ وہ مال کے مُضر اثرات سے بہت حد تک بچے رہتے ہیں۔

شیطان کا دعویٰ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شیطان کہتا ہے مالدار کامیاب نہیں ہو سکتا کیونکہ میں اس کو تین باتوں میں سے ایک میں ضرور پھانسے رکھتا ہوں۔

(۱) دنیا اور اس کے مال و متاع کو اس کی نظر میں اتنا مزین بنا دیتا ہوں کہ وہ اس کا حق ادا کرنے میں کوتاہی کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

(۲) مال کو حاصل کرنے کے راستے آسان بنا دیتا ہوں (تاکہ مال کی کثرت کی وجہ سے غلط جگہ اور ناحق خرچ کرنا اس کے لئے مشکل نہ رہے۔)

(۳) اس کے دل میں مال کی انتہائی محبت بھر دیتا ہوں (تاکہ وہ مال کو

حلال وحرام کی تمیز کے بغیر زیادہ سے زیادہ جمع کرنے کے چکر میں لگا رہے

تجارت مقدم ہے کہ عبادت

حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت میں تجارت کرتا تھا ایمان لانے کے بعد میں نے بہت کوشش کی کہ عبادت و تجارت دونوں کو نبھاتا رہوں لیکن یہ مشکل نظر آیا اور اندازہ ہوا کہ ایک کو چھوڑنا ہی پڑے گا، چنانچہ میں نے تجارت چھوڑ کر عبادت اختیار کر لی۔ الحمد للہ آج میں اپنے اس فیصلہ پر مطمئن ہوں اور کبھی دل میں یہ خواہش بھی نہیں ہوتی کہ مسجد کے دروازے پر میری دکان ہو کہ وقت پر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتا رہوں اور خالی وقت میں دکان چلاؤں۔ چاہے اس سے چالیس دینار یومیہ آمدنی متوقع ہو، کسی نے کہا۔ ایسا کیوں؟ فرمایا آخرت میں حساب دینے کے خوف سے۔

تنبیہ: یہ حضرت ابوالدرداءؓ کا ذاتی فعل اور خیال ہے جو ان کے کمال ایمان اور کمال خوف کے مطابق ہے۔ یہ بہت اعلیٰ مقام کی بات ہے۔ ہر شخص کے لئے اس کی اتباع ممکن نہیں۔ تجارت نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ ایمانداری کی تجارت دین کا ایک اہم شعبہ ہے جس کی فضیلت متعدد احادیث میں وارد ہے، چنانچہ ایک جگہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

اَنَا وَالتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ کَھَاتَیْنِ فِی الْجَنَّۃِ۔

میں اور ایماندار تاجر جنت میں اتنے قریب ہوں گے جتنی دو انگلیاں۔

اس موقع پر آپؐ نے شہادت کی اور بیچ کی دو انگلیاں اٹھا کر دکھائیں

جس طرح عبادت انسان پر فرض ہے اسی طرح حلال روزی کا کمانا بھی فرض ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت کو سب سے اعلیٰ اور افضل پیشہ قرار دیا ہے، ایسی عبادت سے جس میں پیٹ بھرنے کے لئے دست سوال دراز کرنا پڑے اور صرف صدقہ وخیرات پر زندگی گزارے یہ بہت بہتر ہے کہ عبادت کے وقت عبادت اور باقی اوقات میں ایمانداری کے ساتھ تجارت کر کے حلال روزی حاصل کرے جہاں تجارت کی برائی ہے اس سے وہ تجارت مراد ہے جو شریعت کے خلاف اور آخرت فراموش ہو۔

سید عالمؐ کے دو وصف

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فقر دنیا میں مشقت اور آخرت میں مسرت ہے۔

غنیٰ دنیا میں مسرت اور آخرت میں مشقت ہے۔

نیز فرمایا ہر ایک کا ایک ہنر ہوتا ہے۔ میرے دو ہنر ہیں (۱) فقر (۲) جہاد، جس نے ان دونوں کو پسند کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں کو مبغوض جانا اس نے مجھ سے نفرت کی۔

تنبیہ: ہر مسلمان کو چاہیئے کہ فقر اور فقرا سے محبت رکھے۔ (چاہے خود مال دار ہی ہو) کیونکہ فقرا۔ کی محبت میں محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پوشیدہ ہے۔ اللہ نے اپنے رسول کو فقرا کی محبت و صحبت کا حکم دیا ہے۔

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عیینہ بن حصین فزاری آیا جو اپنی قوم کا سردار تھا۔ اتفاق سے اس وقت آپؐ کی مجلس

میں حضرت سلمان فارسیؓ حضرت صہیب رومی حضرت بلال حبشیؓ وغیرہ فقرا اُمت بیٹھے ہوتے تھے جن کے کپڑے میلے اور پسینہ کے ساتھ تر رہتے۔ ان کو دیکھ کر عیینہؓ نے کہا، ہمارا ایک مقام ہے ہمارے آنے پر ان لوگوں کو ہٹا دیا کیجئے۔ ہمیں ان کے کپڑوں کی وجہ سے ان کے پاس بیٹھنا ناگوار ہے اس پر آیت نازل ہوئی۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا۔

آپ خود کو ان لوگوں کے ساتھ مقید رکھا کیجئے جو اپنے رب کی عبادت محض اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کرتے ہیں اور دنیوی زندگی کی رونق کے خیال سے آپ کی آنکھیں ان سے ہٹنے نہ پائیں اور ایسے شخص کا کہنا نہ مانئے جس کے قلب کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور وہ اپنی نفسانی خواہشات پر چلتا ہے اور اس کا حال حد سے گزر گیا ہے۔

فقرا اور غربا کا مقام

حضرت حسن بصریؒ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قیامت میں اللہ رب العزت بعض بندوں سے اس طرح معذرت فرمائے گا جس طرح دنیا میں تم آپس میں کرتے ہو۔

ایک فقیر سے اللہ فرمائے گا: میں نے تجھے دنیا میں غریب بنایا اس لئے نہیں کہ تو میری نظر میں حقیر تھا، بلکہ دنیا کی بجائے یہاں آخرت میں تیرے درجے بلند کرنے تھے اور ایک مخصوص اعزاز بخشنا تھا۔ بہت سے

لوگ جہنم والوں کی صف میں کھڑے ہیں ان کے پاس جا اور جس جس نے دنیا میں تیری مدد کی ہو اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جا، چنانچہ وہ بہت سے لوگوں کو صف سے نکال کر جنت میں داخل کرا دے گا۔

یہ ہے وہ اعزاز جو دنیا کی تکلیفوں کے بدلہ میں صاحبِ فقر کو ملے گا، اسی لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

غریبوں سے بہت محبت کرو ان کے پاس بہت بڑی دولت ہے۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کونسی دولت ہے: ارشاد فرمایا قیامت میں ان سے کہا جائے گا جس نے تجھے روٹی کا ایک ٹکڑا، پانی کا ایک گھونٹ دیا ہو اس کو اپنے ساتھ جنت میں لے جا۔

فقرا کی پانچ خصوصیات

فقیہؒ فرماتے ہیں: احادیث میں غریبوں کی پانچ خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔

(۱) فقیر کو ہر عمل کا ثواب مالدار سے زیادہ ملتا ہے (اگرچہ عمل دونوں کا یکساں ہو۔)

(۲) فقیر غربت کی وجہ سے اپنی کسی تمنا کو پورا نہیں کر پاتا تو اس پر اس کو اجر ملتا ہے۔ (بشرطیکہ صبر کرے)

(۳) فقیر جنت میں مالدار سے پہلے جائے گا (چاہے عمل میں دونوں برابر ہوں۔)

(۴) آخرت میں فقیر کا حساب آسان ہوگا (مالی معاملات میں غریب سے حساب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔)

(۵) قیامت میں مالدار کے مقابلہ میں فقیر کو شرمندگی کم ہوگی۔ (اس وقت مالدار کہیں گے کاش ہم بھی غریب ہوتے)

ایک لاکھ سے افضل ایک روپیہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

"بعض مرتبہ صدقہ کا ایک درہم ایک لاکھ درہم سے افضل ہوتا ہے"۔

وہ کیسے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: فرمایا:

ایک مال دار کثیر مال میں سے ایک لاکھ درہم صدقہ کرتا ہے اور غریب جس کے پاس دو ہی درہم ہیں وہ ایک درہم اللہ کے لئے خرچ کر دیتا ہے اس کا یہ ایک درہم ایک لاکھ سے افضل ہے۔

خواہش پوری نہ ہونے پر اجر

صحابہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

بعض مرتبہ ہم کو کسی چیز کی خواہش ہوتی ہے لیکن پیسے نہ ہونے کی وجہ سے اس کو حاصل نہیں کر پاتے۔ کیا اس پر اللہ کے یہاں اجر ملے گا؟ فرمایا:

اس پر اجر نہ ملے گا تو پھر کس پر ملے گا؟

ضحاکؒ فرماتے ہیں کوئی شخص بازار جاتے اور کسی چیز کو دیکھ کر کھانے کی خواہش ہو لیکن جیب خالی ہے خرید نہیں سکتا تو ثواب کی اُمید پر صبر کرتا ہے تو اس کو ایک لاکھ درہم خیرات کرنے سے بھی زیادہ ثواب ملے گا۔

قرآن میں فقیر کی تعریف

فقیہؒ فرماتے ہیں ذیل کی آیت سے فقیر کی تعریف معلوم ہوتی ہے۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ	نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو۔
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ	اور رسول کی اطاعت کرو۔
تُرْحَمُوْنَ ۝	تاکہ تم پر رحم کیا جاتے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے فقیر کے حق "زکوٰۃ" کو اپنے حق "نماز" کے ساتھ بیان فرمایا، یہ فقیر کی فضیلت پر واضح دلیل ہے۔

فقیر کی عجیب و غریب مثال

کسی نے کیا خوب فرمایا۔ فقیر مالدار کے لئے بمنزلہ دھوبی، طبیب، قاصد، محافظ اور شفیع کے ہیں۔

(۱) دھوبی، مالدار فقیر کو صدقہ دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کا مال پاک صاف ہوجاتا ہے (گویا فقیر نے مالدار کو دھو کر پاک صاف کر دیا۔)

(۲) طبیب، فقیر کو صدقہ دینے سے مالدار کو شفا حاصل ہوتی ہے۔

(۳) قاصد۔ مالدار، فقیر کو صدقہ دے کر اپنے مرحوم رشتہ داروں کو ثواب پہنچاتے ہیں، فقیر نہ ہوتے تو کس کے ذریعہ مُردوں کو ثواب پہنچاتے)

(۴) محافظ، مالدار کے صدقہ دینے پر فقیر اس کے لئے دُعا کرتا ہے جس سے اس کے مال کی حفاظت ہوتی ہے۔

(۵) شفیع، میدان حشر میں فقیر اپنے محسن مالدار کی بخشش کے لئے سفارش کرے گا (مالداروں کو فقیروں کا احسان مند ہونا چاہیئے۔)

فقیر کو حقیر سمجھنے والا ملعون ہے

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جو مالدار کی (صرف مال کی وجہ سے) حقیر جانے وہ ملعون ہے۔

حضرت ابو درداءؓ کا ارشاد

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں ہم نے اپنے مالدار بھائیوں کے ساتھ ناانصافی کی، کھانے پینے اور پہننے میں ہم برابر کے شریک ہیں (صرف کیفیت میں فرق ہے) فاضل مال کو مالدار بھی استعمال نہیں کرتے ہاں اس کو دیکھتے ضرور ہیں (دیکھنے کو ہمیں بھی مل جاتا ہے اور مالداروں پر اس کی حفاظت کی ذمہ داری مزید ہے جو ہم پر بالکل نہیں) لیکن قیامت میں ان سے اس مال کا حساب لیا جائے گا اور ہم اس سے مامون رہیں گے۔

فقیر اور مالدار کی تین پسندیدہ باتیں

حضرت شقیق الزاہد فرماتے ہیں: فقیروں نے اپنے لئے (۱) راحتِ نفس (۲) فراغت قلب (۳) خفتِ حساب اور مالداروں نے (۱) مشقت نفس (۲) اشتغالِ قلب (۳) شدتِ حساب کو پسند کیا۔

"مال کی قلت" دنیا میں نفس کی راحت، قلب کے سکون اور آخرت میں حساب کی آسانی کا سبب ہوگی، اور اس کی زیادتی، دنیا میں مشقت و پریشانی، مشغولیت اور آخرت میں حساب کی سختی کا سبب ہوگی۔

چار کے بغیر چار کا دعویٰ باطل ہے

حاتم الزاہد نے فرمایا: جو شخص چار باتوں کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔

(۱) اللہ سے محبت کا دعویٰ ہو لیکن اس کے محارم و مناہی (جن کاموں کے کرنے کو اللہ نے منع کیا ہے) سے پرہیز نہ کرتا ہو۔

(۲) جنت کی محبت کا دعویٰ، اس کے لئے جد و جہد اور اللہ کی اطاعت کے بغیر

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا دم بھرتا ہو لیکن ان کی صورت و سیرت کا باغی ہو۔

(۴) جنت کے بلند درجات کا خواہشمند ہو لیکن فقراء و مساکین کی محبت و صحبت سے دُور ہو۔

بھلائیوں سے دُور رکھنے والی چار عادتیں

کسی عقلمند کا مقولہ ہے جس آدمی کے اندر چار باتیں ہوں گی وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہے گا۔

(۱) اپنے ماتحت پر ظلم و زیادتی کرنے والا (۲) والدین کا نافرمان (۳) غریب کو حقیر جاننے والا (۴) مسکین کو عار دلانے والا

غربت پسندیدہ چیز ہے

حضرت ابو سعید خدریؓ نے فرمایا۔ خبردار فقر و فاقہ کی وجہ سے حرام مال کی جانب ہرگز مائل نہ ہونا، میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دُعا مانگتے دیکھا ہے۔

یا اللہ مجھے فقر کی حالت میں موت دینا اور میرا حشر فقیروں کے ساتھ کرنا

مال اور بُغض و عداوت

حضرت عمرؓ کے پاس قادسیہ کا مالِ غنیمت لایا گیا تو اس کو اُلٹ پلٹ کرنے اور رونے لگے۔

عبد الرحمٰن بن عوف نے عرض کیا، امیر المومنین یہ تو مسرت و خوشی کا موقع

ہے نہ کہ غم کا۔

فرمایا ہاں! مگر جس قوم کے پاس مال آتا ہے اس میں بغض و عداوت کا پیدا ہونا لازمی ہے (بغض و عداوت مال کے لوازم میں سے، جس کا دن رات مشاہدہ ہوتا رہتا ہے۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہے۔ میری امت کا فتنہ مال ہے، فرمایا اللہ کے محبوب ترین بندے فقراء و غربا ہیں، اس لئے اکثر انبیاء علیہم السلام دولت مند نہ تھے۔

احادیث

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ (ترمذی)

دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کیلئے اتنے خطرناک نہیں جتنا مال اور اقتدار کی حرص دین کیلئے خطرناک ہے۔

يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ اَلْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ۔ (متفق علیہ)

آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے اور اسکی دو چیزیں جوان رہتی ہیں مال اور عمر کی زیادتی کی حرص۔

لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ (متفق علیہ)

بوڑھے کا دل ہمیشہ دو باتوں کے سلسلہ میں جوان رہتا ہے۔ دنیا کی محبت، آرزوؤں کی زیادتی۔

اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰى امْرِءٍ اَخَّرَ اَجَلَهٗ حَتّٰى بَلَّغَهٗ سِتِّيْنَ سَنَةً (بخاری)

اس آدمی کو عذر کی کوئی گنجائش نہیں رہتی جس کی عمر اللہ ساٹھ سال کی کر دے۔

جوانی میں آدمی یہ سوچتا رہتا ہے کہ ابھی بڑھاپا دور ہے۔ بڑھاپے کے آثار شروع ہوں گے تو توبہ کروں گا، جو ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا اس کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہا، جس کی وجہ سے توبہ کو مؤخر کرے اس کو فوراً توبہ کی طرف متوجہ ہو جانا چاہیئے۔

ترکِ دُنیا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آخرت کو مقصد بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے متفرق و منتشر کاموں کو جمع اور قلب میں بے نیازی پیدا فرماتا ہے۔ دنیا ذلت کے ساتھ اس کے قدموں پر گرتی ہے۔

اور جو دنیا کو مقصد بناتا ہے اس کے کاموں کو پراگندہ اور فقر کو اس کے لئے مقدر کر دیا جاتا ہے۔

اور دنیا اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔

حضرت عمرؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ کے جسم پر چٹائی کے نشانات دیکھ کر بے ساختہ رونے لگے، آپؐ نے رونے کی وجہ دریافت کی تو عرض کیا: یہ قیصر و کسریٰ اللہ کے دشمن عیش و عشرت کی زندگی گزاریں اور سرورِ دو عالم محبوبِ ربّ العالمین کی یہ کیفیت کہ چٹائی پر بچھانے کے لئے کپڑا بھی نہیں۔

فرمایا، عمرؓ! ان لوگوں کو دنیا ہی میں ساری نعمتیں دے دی گئیں، اور ہمارے لئے تمام نعمتیں جنت میں جمع فرما دی گئی ہیں۔

(کاش اس حقیقت کو کوئی سمجھ لے تو غربت و افلاس میں عیش کرے)

حضرت علیؓ کو خطرہ

حضرت علیؓ نے، مجھے تمہارے بارے میں دو باتوں کا بہت خطرہ اور خوف ہے۔

(۱) آرزوؤں کی زیادتی (۲) شہوتوں کی پیروی

آرزوؤں کی زیادتی، آخرت فراموشی اور خواہشات کی پیروی راہِ حق سے محرومی کا سبب ہے، دنیا تمہارے پیچھے اور آخرت سامنے ہے۔ آج عمل ہے حساب نہیں، کل حساب ہوگا عمل نہیں، جو کرنا ہے آج کرلو کل کچھ نہ کر سکو گے۔

دُنیا میں ہر انسان مسافر ہے

سہل بن عبداللہ تستریؒ اللہ کے راستے میں بہت خرچ کیا کرتے تھے ان کی والدہ اور ہمشیرہ نے عبداللہ بن مبارک سے کہا کہ سہل کو سمجھائیے ورنہ ایک روز بالکل قلاش ہو جائیں گے، عبداللہ بن مبارکؒ نے سہل سے سفارش کی تو سہلؒ نے جواب دیا۔ حضرت اگر کوئی شخص مدینہ چھوڑ کر رستاق کی طرف منتقل ہونے کا ارادہ رکھتا ہو اور مستقل قیام کے ارادہ سے زمین وغیرہ بھی خرید لی ہو تو کیا کوچ کے وقت وہ اپنا سارا سامان لے جائے گا۔ یا کچھ مدینہ میں چھوڑے گا۔

عبداللہ بن مبارکؒ نے فرمایا۔ یقیناً اس کو سارا سامان لے جانا چاہیئے کہنے لگے۔ پھر اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو عنقریب دُنیا چھوڑ کر آخرت کی طرف سفر کرنے والا ہو۔

دنیا اور اس کی فانی لذتوں کے لئے خرچ کیا جانے والا مال حسرت و ندامت اور رضا الٰہی کے لئے صرف ہونے والا مال سُرخروئی و عزت کا سبب ہوگا عقلمند ہے وہ شخص جو دُنیا کی

قلیل زندگی میں ضرورت کے مطابق روزی پر راضی ہو جاتے اور اپنی قیمتی عمر دنیا کی حقیر نعمتوں کے لئے ضائع نہ کرے۔

دُنیا و آخرت کی حقیقت

حضرت جابرؓ کا بیان ہے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا کہ ایک حسین و جمیل شخص صاف ستھرا لباس زیب تن کئے آیا، سلام کے بعد عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی حقیقت بیان فرمایئے آپ نے ارشاد فرمایا۔ دنیا سونے والے کے خواب کی مانند ہے۔ اس شخص نے آخرت کی حقیقت دریافت کی۔ فرمایا آخرت ہمیشہ باقی رہنے والی ہے، اس میں ایک گروہ جنت میں جائے گا دوسرا جہنم میں، جنت کیا ہے؟ سائل نے کہا۔ فرمایا دنیا میں کئے گئے نیک اعمال کا بدلہ (یہ اس کو ملے گا جس نے اس کی خاطر دنیا کو چھوڑ دیا) جہنم کے متعلق فرمایئے! ارشاد فرمایا، دنیا میں کئے گئے بُرے اعمال کا بدلہ! سائل نے عرض کیا، اس اُمت کا بہترین فرد کون ہے؟ فرمایا جو دُنیا میں اللہ کی اطاعت کرے۔

اچھا یہ بتایئے انسان کو کس طرح زندگی گزارنا چاہیئے؟

فرمایا، قافلہ کی تلاش کرنے والے آدمی کی طرح۔ جو اپنے مقصد کے حصول کے لئے ہر وقت چاق و چوبند رہتا ہے! نو وارد نے کہا، دُنیا کا قیام کتنا ہے؟ فرمایا قافلہ سے پیچھے رہ جانے والے شخص کے بقدر (یعنی بہت کم) دنیا و آخرت میں کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا۔ پلک جھپکنے کے برابر۔

یہ سوالات دریافت کر کے وہ شخص چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ جبریلؑ تھے۔ تم دنیا و آخرت کی حقیقت سمجھانے کے لئے آتے تھے تاکہ تم دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی جانب مائل ہو جاؤ۔

اُس شخص پر انتہائی تعجب ہے جو آخرت پر یقین رکھتے ہوتے دنیا کے لئے عمل کرتا ہے۔

حضرت ابراہیمؑ اللہ کے دوست کیسے بنے؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کسی نے معلوم کیا، اللہ نے آپ کو کن باتوں کی بنیاد پر اپنا دوست بنایا؟
فرمایا تین باتوں کی وجہ سے:

(۱) جب بھی مجھے دو باتوں میں اختیار دیا گیا میں نے ہمیشہ وہ بات پسند کی جس سے اللہ راضی ہو۔
(۲) اپنے رزق کے معاملہ میں جس کا اللہ نے وعدہ کیا ہے میں نے کبھی اہتمام نہیں کیا۔
(۳) مہمان کے بغیر کبھی کھانا نہیں کھایا۔

دل کو زندہ رکھنے والی چار چیزیں

کسی حکیم کا مقولہ ہے۔ قلب کی زندگی چار چیزوں کے اندر ہے۔ علم، رضا، قناعت، زہد

علم: ان چیزوں کے حصول اور ان پر راضی ہونے کی جانب راہنمائی کرتا ہے۔

رضا: اللہ کے فیصلے پر راضی ہونے کی صفت کے ذریعہ انسان باآسانی اس مقام تک پہنچ جاتا ہے۔

قناعت: قناعت رضا کا نتیجہ ہے، رضا کے بعد قناعت حاصل ہو ہی جاتی ہے۔

زُہد: قناعت کے بعد زُہد (دنیا سے بیزاری) کا پیدا ہو جانا لازمی ہے

زُہد کی تین منزلیں ہیں۔

پہلی منزل: دنیا کو پہچان کر ترک کر دینا۔
دوسری منزل: مولیٰ کی خدمت، پھر اس کا اداب۔
تیسری منزل: شوقِ آخرت، پھر اس کا مطلب۔

حکمت کے چار موانع

یحییٰ ابن معاذؒ فرماتے ہیں حکمت قلوب کی طرف آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جس قلب میں چار باتیں ہوتی ہیں اس میں نہیں ٹھہرتی۔

(۱) دنیا کی طرف میلان (۲) کل کی فکر (۳) کسی بھائی کی طرف سے حسد۔
(۴) اقتدار کی ہوس۔ نیز فرمایا ہر سمجھ دار آدمی کو تین کام ضرور کرنے چاہئیں

(۱) ترکِ دنیا، اس سے قبل کہ دنیا اس کو چھوڑ دے۔
(۲) قبر کی تعمیر، اس میں داخل ہونے سے پہلے۔
(۳) اپنے خالق کو ملاقات سے پہلے راضی کرنا۔

حضرت علیؓ کا ارشاد

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جس نے اپنے اندر چھ باتیں پیدا کر لیں اس نے جنت میں جانے اور جہنم سے بچنے کی کوشش مکمل کر لی۔

(۱) اللہ کو پہچان کر اس کی اطاعت میں لگ گیا۔
(۲) شیطان کو پہچان کر اس کی مخالفت میں سرگرم ہو گیا۔
(۳) حق کو سمجھ کر اس کی پیروی میں لگ گیا۔
(۴) باطل کی حقیقت کو جانا اور اس سے مکمل پرہیز کیا۔
(۵) دنیا کو پہچانا اور اس کو چھوڑ دیا۔

آخرت کی فکر و طلب میں لگ گیا۔

بدبختی کی چار علامتیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا: چار باتیں بدبختی کی علامت ہیں۔ (۱) آنکھوں سے آنسوؤں کا بند ہونا (۲) قلب کا سخت ہونا۔ (۳) مال کی محبت (۴) آرزوؤں کی کثرت۔

فرمایا: اگر اللہ کے یہاں مچھر کے پر کے برابر بھی دنیا کی قدر ہوتی تو کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ ملتا۔

دُنیا کی حقارت

حضرت عبدالرحمن بن عثمانؓ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، رات تاریک تھی۔ صبح کی نماز ایک قوم کی کوڑی کے پاس پڑھی۔ وہاں سسکتا ہوا (نیم مردہ) بکری کا بچہ دیکھا۔ جس کی کھال میں کیڑے پڑ گئے تھے۔ اس کو دیکھ کر آپؐ نے سواری روک دی اور صحابہؓ کو متوجہ کر کے فرمایا۔ دیکھو اس قبیلے کے لوگ اس بکری کے بچے سے کتنے بے نیاز ہیں۔ حالانکہ یہ ان کا مرغوب مال ہے۔ پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اللہ رب العزت کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل و حقیر ہے۔

مومن کی جیل اور کافر کی جنّت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا مومن کی جنت، قبر اس کا قلعہ اور جنت اس کا ٹھکانہ ہے۔ اور کافر کے لئے دنیا قبر، جیل، اور جہنم اس کا ٹھکانہ ہے۔

مومن دنیا میں کیسے ہی عمدہ حال میں کیوں نہ ہو، انتقال کے

وقت جنت کا ٹھکانہ اور اس کی نعمتیں دیکھ کر دنیا کو جیل تصور کرتا ہے۔ کافر دنیا کی بدحالی و تنگ دستی کے باوجود جہنم کے مقابلہ میں اس کو جنت سمجھتا ہے۔

دانہ جنت میں، بھوسہ جہنم میں

یحییٰ بن معاذ رازیؒ نے کیا خوب فرمایا دُنیا رب العالمین کی کھیتی ہے۔ انسان اس کا بیج ہے، موت درانتی ہے۔ ملک الموت کاٹنے والے ہیں۔ قبر دانے چُگنے کی جگہ ہے۔ میدان حشر کھلیان اور جنت و جہنم گودام ہے، دانہ جنت میں اور بھوسہ جہنم میں جاتے گا۔

کتنی پائیدار ہے یہ کشتی

حضرت لقمان نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا، بیٹا! دُنیا ایک گہرا دریا ہے۔ بہت سے لوگ اس میں ڈوب چکے ہیں۔ تم تقویٰ کو اپنی کشتی بنا لو تاکہ غرق ہونے سے محفوظ رہو اور منزلِ مقصود پر جا پہنچو۔

دنیا کے سمندر میں اعمال صالحہ کشتی کے ہیں۔ توکل اس کی چھت ہے، کتاب اللہ راہنما ہے۔ خواہشات سے بچنا اس کی رسی ہے، موت ساحل۔ میدانِ حشر منزلِ مقصود اور اللہ اس کا مالک ہے۔

کیسی بدشکل ہے یہ دنیا

حضرت عباسؓ فرماتے ہیں، قیامت میں دنیا کو ایک بوڑھی عورت کی شکل میں لایا جائے گا۔ بال کھچڑی (کچھ کالے کچھ سفید) ہوں گے۔ آنکھیں نیلی ہوں گی۔ دانت آگے کو نکلے ہوتے ہوں گے۔ اتنی بدشکل کہ ہر دیکھنے والا کراہیت محسوس کرے گا دنیا مخلوق کی طرف متوجہ ہو گی (لیکن مخلوق اس سے بیزار) لوگوں سے کہا جائے گا، پہچانتے ہو یہ کون ہے، کہیں

گے خدا اس کو نہ پہچنوائے کہا جائے یہ وہی تمہاری محبوب دنیا ہے جس پر فخر کیا کرتے تھے اور اسی کے لئے آپس میں قتل و قتال، جھگڑا، فساد کیا کرتے تھے۔ دنیا کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ وہ کہے گی یا اللہ! میرے ساتھی اور مجھے چاہنے والے کہاں ہیں۔ چنانچہ ان کو بھی ساتھ کر دیا جائے گا۔

اَعَاذَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْھَا

تنبیہ : دنیا کو بطور سزا کے نہیں بلکہ دنیا کے پجاریوں کی حسرت و ندامت کے لئے جہنم میں ڈالا جائے گا۔ جس طرح بتوں کو کافروں کی حسرت و ندامت کے لئے جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ اب یہ سمجھ دار انسان کا کام ہے کہ وہ دنیا کو سمجھے اور صرف بقدر ضرورت ہی استعمال کرے۔ باقی وقت اور قوت آخرت سنوارنے میں صرف کرے۔ قلب کو دنیا میں اتنا نہ لگائے کہ آخرت کو بھلا دے۔

اِنَّ لِلّٰہِ عِبَادًا فَطَنًا طَلَّقُوا الدُّنْیَا وَخَافُوا الْفِتْنَۃَ نَظَرُوْا فِیْھَا فَلَمَّا عَلِمُوْا اَنَّھَا لَیْسَتْ لِحَیٍّ وَطَنًا جَعَلُوْھَا لُجَّۃً وَاتَّخَذُوْا صَالِحَ الْاَعْمَالِ فِیْھَا سُفُنًا۔

اللہ کے کچھ سمجھ دار بندے ایسے ہیں جنہوں نے فتنوں کے خوف سے دنیا کو چھوڑ دیا انہوں نے غور سے دیکھ کر یہ سمجھ لیا کہ یہ زندوں کا وطن نہیں اور نیک اعمال کو کشتی کے طور پر استعمال کیا، (چنانچہ وہ بچ گئے)

تعجب ہے تم پر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

حیرت ہے کہ تم دنیا کے لئے غیر معمولی محنت و مشقت کرتے ہو جب کہ تمہارے مقدر کی روزی ہر حال میں تم تک پہنچ کے

رہے گی، اور آخرت کے لئے ذرا بھی محنت نہیں کرتے، جب کہ آخرت میں عملی محنت کے بغیر رزق نہیں ملے گا۔

دُنیا کی محبت کا ثمرہ

حضرت ابو عبیدہؓ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ دنیا کی محبت سے تین چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔

(۱) نہ ختم ہونے والی مشغولیت (ہر تاجر کو اس کا خوب تجربہ ہے)

(۲) نہ ختم ہونے والی آرزوئیں و اُمیدیں (کہ انسان ان کے پورا ہونے سے قبل ہی قبر میں چلا جاتا ہے۔

(۳) ایسا حرص و لالچ جس میں غنا کا نام نہیں (یہ لالچ ہی تو ہے کہ انسان کو برباد کر کے کسی کام کا نہیں چھوڑتا۔

طالب و مطلوب

دنیا و آخرت دونوں طالب بھی ہیں مطلوب بھی جو آخرت کو اپنا مطلوب بناتا ہے دنیا اس کی طالب بن جاتی ہے یہاں تک کہ ذلیل ہو کر اس کے قدموں پر گرتی ہے اور جو دنیا کو مطلوب بناتا ہے آخرت طالب بن کر اس کی فکر میں لگ جاتی ہے کہ کب موقع ملے اور موت کے ذریعے اس کا کچومر نکالوں۔

کیسی عجیب ہے یہ بات

ابو حازم فرماتے ہیں۔ دُنیا کو میں نے دو حصّوں میں منقسم پایا۔

ایک وہ جو میرے لئے ہے۔ وہ ہر حال میں میرے پاس پہنچ کر رہے گی، کسی دوسرے کے پاس نہیں جا سکتی۔

دوسری وہ جو میرے غیر کے لئے ہے، میں اس کو کسی طرح حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جس کی ہے اس کو ملے گی۔

اب بتاؤ میں ان میں سے کس کے لئے اپنی عمر ضائع کروں؟
اسی طرح دو چیزیں مجھے دی گئی ہیں، ان کی دو حیثیتیں ہیں، یا تو وہ چیزیں مجھ سے پہلے فنا ہو جائیں گی یا ان چیزوں کو دوسروں کے لئے چھوڑ کر میں چلا جاؤں گا۔
بتاؤ ان میں سے کن چیزوں کی خاطر اپنے رب کی نافرمانی کروں؟

کیا اس کی مثال مل سکتی ہے؟

حضرت سلمانؓ بیمار تھے۔ حضرت سعدؓ عیادت کے لئے تشریف لاتے۔ ان کو دیکھ کر سلمانؓ رونے لگے۔ معلوم کیا کیوں روتے ہو؟ آپ سے تو اخیر وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی رہے (وہ یہ سمجھے کہ شاید موت سے گھبرا رہے ہیں) فرمایا موت کے خوف یا دنیا کے لالچ کی وجہ سے نہیں رو رہا بلکہ اس لئے رو رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب کو مسافر کی سی زندگی گزارنے کا حکم دیا، اور میرے آس پاس بہت سا سامان جمع ہے (کل قیامت میں حضورؐ کو کس طرح منہ دکھاؤں گا) ان کے پاس ایک ٹب (کپڑے دھونے کے لئے) ایک بڑا پیالہ اور ایک لوٹا تھا (اللہ اکبر کیا آج کے دور میں اس زہد کا تصور بھی ممکن ہے؟)
سعدؓ بے حد متاثر ہو کر کہنے لگے، مجھ کو کچھ وصیت فرمائیے۔ فرمایا تین موقعوں پر خاص طور پر اللہ کو یاد رکھنا (۱) ارادہ کے وقت (کسی بھی کام کا ارادہ کرو (۲) فیصلہ کرنے کے وقت (تاکہ انصاف سے نہ ہٹو) (۳) قسم کو پورا کرنے کے وقت (تاکہ قسم توڑنے کی نوبت نہ آئے)

زاہد کون ہے؟

کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا سب سے بڑا زاہد کون ہے؟
فرمایا: جو قبرستان کو اور اپنے بوسیدہ ہونے کو نہ بھولے، دنیا کی فاضل زینت کو ترک کر دے۔ باقی کو فانی پر ترجیح دے۔ خود کو مُردوں میں شمار کرے۔

چار چیزیں کہاں ملیں گی؟

ایک حکیم نے فرمایا، ہم نے چار چیزوں کو چار موقعوں پر تلاش کیا لیکن نہیں ملیں، بلکہ دوسری جگہ ملیں۔
(۱) غنیٰ (بے نیازی) کو مال میں تلاش کیا لیکن وہ قناعت میں نظر آیا (عام لوگ اس دھوکہ میں رہتے ہیں کہ غنا مال میں ہے)۔
(۲) راحت کو مال کی کثرت میں تلاش کیا لیکن وہ مال کی قلت (کمی) میں ملی (عوام اس راحت کی تلاش میں مال کے لئے سرگرداں ہیں)
(۳) ہم نے عزت و شرافت کو مخلوق میں تلاش کیا مگر تقویٰ میں پائی۔ (ہمارے دنیادار بھائی اس قدر دھوکے میں ہیں۔)
(۴) نعمت کو کھانے پہننے کی چیزوں میں تلاش کیا لیکن وہ چشم پوشی اور اسلام کے اندر ملی (اسلام سے بڑھ کر کونسی نعمت ہے۔)

دنیا کی فکر اور تین سزائیں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس حال میں صبح کی کہ اس پر دنیا کی فکر سب سے زیادہ غالب تھی تو (بطور سزا کے) تین باتیں اس پر لازم کر دی جاتی ہیں (۱) کبھی نہ ختم ہونے والا غم (۲) مصروفیت جس سے کبھی چھٹکارا نہ ملے (۳) فقر و فاقہ۔

ایک نہایت قیمتی مقولہ

عبداللہ بن مسعودؓ فرمایا کرتے تھے ہر شخص صبح کو مہمان، اور اس کا مال اس کے ہاتھ میں امانت ہوتا ہے۔ مہمان کو بہر حال جانا ہے امانت کو ہر حال میں واپس کرنا ہے۔

نیکی اور بدی کی کنجی

فضیلؒ بن عیاض نے فرمایا، تمام بُراتیوں کو ایک مکان میں بند کر کے تالا لگا دیا گیا ہے اس کی کنجی دنیا کی محبت ہے۔ اسی طرح تمام بھلائیوں کے مکان کو بند کر کے تالا لگا دیا گیا ہے اور اس کی کنجی دنیا کی بے رغبتی ہے۔

انسان کتنا غلط سوچتا ہے

حضرت انسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے مومن بندہ پر دنیا کو فراخ کر دیتا ہوں تو وہ بڑا خوش ہوتا ہے حالانکہ اس کو خبر نہیں کہ یہ فراخی اس کو مجھ سے دُور کر دیتی ہے۔

اور جب میں اپنے مومن بندہ پر دنیا کو تنگ کرتا ہوں تو وہ غم گین ہوتا ہے حالانکہ یہ حالت اس کو مجھ سے قریب کرتی ہے۔

کون ہلکا، کون بھاری؟

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوذرؓ کا ہاتھ تھامے باہر تشریف لائے اور فرمایا، ابوذرؓ! تمہارے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے، اس پر وہی چڑھ سکتا ہے جو ہلکا ہو۔ عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہلکا ہوں یا بھاری؟ فرمایا تمہارے پاس آج کا کھانا ہے؟ جی ہاں ہے! کل کا ہے؟ جی ہاں کل کا بھی ہے؟ اچھا کیا پرسوں کا بھی ہے؟ نہیں۔ پرسوں کا نہیں ہے، فرمایا تم ہلکے ہو، اگر پرسوں کا بھی ہوتا تو بھاری ہوتے۔

(روزی کی فکر میں گھلنے والے عبرت حاصل کریں!)

مصائب پر صبر کی فضیلت

جوامع الکلم: حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں، ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، صاحبزادے! میں تم کو ایسے کلمات سکھا دوں جن سے تم فائدہ اُٹھاؤ۔

(۱) اللہ (یعنی اس کے دین و احکام) کی حفاظت کرو، وہ تمہاری حفاظت کرے گا اور تم اس کو ہر وقت اپنے سامنے پاؤ گے، (مدد کے لئے)

(۲) راحت و سکون کے وقت اس کو یاد کرو، پریشانی و مصیبت کے وقت وہ تم کو یاد کرے گا (جو جاہے اس کا تجربہ کر لے)

(۳) سوال صرف اللہ ہی سے کرو۔ مدد بھی صرف اسی سے مانگو، جو ہونا ہے اس کو لکھ کر قلم خشک ہو چکا، اگر ساری دنیا مل کر بھی تم کو کوئی ایسا نفع یا نقصان پہنچانا چاہے جو اللہ نے تمہارے مقدر میں نہیں لکھا تو ساری دنیا اس سے عاجز رہے گی۔

(۴) اللہ کے ساتھ شکر اور یقین کا معاملہ کرو اور یہ سمجھ لو کہ مکروہات پر صبر کرنے میں بہت زیادہ بھلائی ہے۔

"مدد" صبر کے ساتھ اور "کشادگی" رنج و مشقت کے ساتھ ہے،

ہر تنگی کے بعد آسانی ہے۔

دو اور دو اور ایک پانچ

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: لوگو مجھ سے پانچ سیکھ لو!

دو اور دو اور ایک۔

(۱) خبردار! تم میں سے کوئی نہ ڈرے مگر اپنے گناہوں سے۔

(۲) کوئی امید نہ رکھے مگر اپنے پروردگار سے۔

(۳) نہ جاننے والا علم سیکھنے میں شرم محسوس نہ کرے۔

(۴) کسی سے ایسی بات معلوم کی جائے جو اس کو معلوم نہ ہو تو یہ کہنے میں نہ شرمائے کہ "میں نہیں جانتا"۔

(۵) اچھی طرح سمجھ لو! صبر کی حیثیت تمام کاموں میں ایسی ہے جیسے انسان کے جسم میں سر، (کہ اس کے بغیر انسان کا وجود نہیں)

فقیہ کون ہے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جانتے ہو فقیہ کون ہے؟ فقیہ وہ ہے جو کسی کو اللہ کی رحمت سے مایوس اور اس کے عذاب سے کسی کو بے خوف نہ کرے، نیز اس کی نافرمانی کو لوگوں کی نظر میں مزین نہ کرے۔

عارف و موحد جنت میں اور عاصی و نافرمان جہنم میں نہیں جائیں گے جب تک اللہ ان کے درمیان فیصلہ نہ فرما دے گا۔

اس امت کا بہترین فرد اللہ کے عذاب سے بے خوف اور بدترین فرد اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہو سکتا۔

فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَلَا يَيْاَسُ مِنْ

اللہ کے عذاب سے کوئی بے خوف نہیں سوائے خسارے والوں کے،

رَوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

اللہ کی رحمت سے کافروں کے سوا کوئی مایوس نہیں ہوتا۔

مصائب کو برا نہ سمجھو

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، میرا مال برباد اور میں بیماری میں مبتلا ہو گیا ہوں۔

ارشاد فرمایا: اس بندہ میں کوئی خیر نہیں جو مصائب سے دوچار نہ ہو۔ اللہ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو اس کو پریشانیوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ تاکہ وہ ان پر صبر کر کے اعلیٰ درجات کا مستحق ہو جاتے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا: جو شخص بادشاہ کے ظلم کی وجہ سے مر جاتے وہ شہید ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بعض بندوں کو اعلیٰ مقامات سے سرفراز فرمانا چاہتا ہے لیکن عملی کوتاہی کی وجہ سے وہ بندہ اس کا مستحق نہیں ہوتا تو اس کو جسمانی تکلیف میں مبتلا کر دیا جاتا ہے تاکہ اس پر صبر کر کے ان مقامات کا مستحق ہو جاتے۔

جسمانی تکالیف رحمت ہیں

مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ

جو برے اعمال کریگا اسکو سزا دی جائیگی۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے بعد خوشی کی گنجائش کہاں رہی؟ فرمایا ابو بکرؓ! کیا تم بیمار نہیں ہوتے، تم پر مصیبتیں نہیں آتیں، کیا کبھی غمگین نہیں ہوتے؟ ان چیزوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بندہ کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ (یہ پریشانیاں، غم، بیماریاں گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں)

اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا: مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اللہ کی کریم ذات سے یہ بعید ہے کہ وہ بندہ کو دو مرتبہ عذاب دے (دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی)

مصیبت سے نہ گھبراؤ

حضرت خباب بن ارتؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ آپؐ بیت اللہ کے سایہ میں چادر کے سہارے بیٹھے تھے) گھٹنے کھڑے کر کے، کمر اور گھٹنوں پر چادر باندھ لی تھی، اس طرح بیٹھنے میں راحت بھی ہے اور عاجزی بھی) آکر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے لئے اللہ سے مدد کی دُعا نہیں فرماتے؟ (تاکہ کفار مکہ کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف سے نجات ملے) یہ سنتے ہی آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے چہرہ مبارک سُرخ ہو گیا اور فرمایا: کیا تم کو خبر نہیں کہ تم سے پہلے لوگوں کو کتنا ستایا گیا ہے ایک شخص کو زمین پر گڑھا کھود کر دبا دیا جاتا اور آرے سے اس کے ٹکڑے کر دیتے جاتے، لیکن پھر بھی دین کے معاملے میں اس کے اندر لغزش یا لچک پیدا نہیں ہوتی تھی۔

سب سے پہلے جنت میں جانیوالا

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جنت کی طرف ان لوگوں کو بلایا جائے گا جو خوشی و غم ہر حالت میں اللہ کی تعریف کرتے ہیں (بندہ کو چاہیئے کہ ہر تکلیف پر صبر کرے اور یہ سمجھے کہ دنیا کی تکلیف جو مجھ پر آتی ہے آخرت کی تکلیف سے بہت کم ہے جس کو اللہ تعالیٰ اس دنیا کی تکلیف کے عوض دُور فرماتے گا۔

اس پر اللہ کا شکر ادا کرے۔ صبر و شوار ہو تو کفار کی جانب سے پہنچنے والی تکالیف پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر پیش نظر رکھے۔

کفار کے لئے بددُعا

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ بیت اللہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے۔ ابوجہل اور اس کے ساتھی بھی وہاں بیٹھے تھے اسی جگہ اونٹ کی اوجھڑی پڑی تھی۔ ابوجہل نے کہا۔ یہ اوجھڑی اُٹھا کر سجدہ کی حالت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کمر پر کون رکھے گا؟ ایک بدبخت اُٹھا اور اس کام کو کیا۔ آپ اس کی وجہ سے سجدہ سے نہ اُٹھ سکے۔ اس پر یہ بدبخت ہنسنے لگے۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں میں کھڑا سوچ رہا تھا کاش مجھ میں طاقت ہوتی تو اس کو ہٹا دیتا۔ اتنے میں کسی نے حضرت فاطمہؓ کو خبر کر دی وہ دوڑی ہوئی آئیں، اوجھڑی کو ہٹایا کفار کو بُرا بھلا کہا۔ نماز کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بدبختوں کے لئے بددُعا فرمائی، بددُعا سُن کر کفار ڈر گئے۔ ہنسنا بند کر دیا۔ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں اس وقت جس جس کا نام لے کر آپؐ نے بددُعا فرمائی تھی۔ میں نے ان سب کو بدر کے میدان میں پچھڑا ہوا دیکھا۔

دُنیا کی تکلیفیں اور گناہوں کی معافی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: کسی نبی نے اللہ سے عرض کیا:

یا اللہ تُو نے اپنے فرمانبردار مومن کو دُنیا کے مال و متاع سے محروم اور مختلف قسم کی آفتوں، مصیبتوں میں مبتلا کر دیا۔ اور نافرمان کافر و مشرک کو بے حد و حساب دنیا کی نعمتیں عطا فرمائیں اور پریشانیوں سے اس

کو بچا دیا (اس میں کیا راز ہے؟)

ارشادِ باری ہُوا: بندے بھی میرے، بلائیں بھی میری (چاہے جن پر نازل کروں، چاہے جن سے روک لوں) مومن بندہ سے دُنیا چھین لی اور اس کو طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کر دیا، تاکہ دنیا میں یہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوں اور آخرت میں اس کی نیکیوں کا بھرپور بدلہ ملے۔ کافر کو دُنیا کی نعمتوں میں پھنسا دیا اور تکلیفیں بھی دُور کر دیں تاکہ قیامت میں اس کے کفر اور بداعمالی کی پوری پوری سزا دی جائے۔

کاش ہمارے جسم قینچیوں سے کاٹے جاتے

حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی اور اس کو بُرائیوں سے پاک کرنا چاہتا ہے تو اس پر بلائیں اور مسلسل پریشانیاں نازل فرماتا ہے جب وہ بندہ دُعا کرتے ہوئے کہتا ہے "یا اللہ" تو فرشتے کہتے ہیں یہ آواز تو جانی پہچانی ہے۔ دوبارہ جب وہ بندہ اللہ کو پکارتا ہے تو اللہ کی طرف سے جواب ملتا ہے میں تمہاری ضرور مدد کروں گا۔ جو تو مانگے گا تجھ کو دوں گا۔ یا اس کے بدلہ تجھ سے کسی بُرائی کو دفع کر دوں گا اور اپنے یہاں تیرے لئے ایسی چیزیں جمع کروں گا جو ان سے بدرجہا بہتر ہوں گی۔ جن کا تو سوال کر رہا ہے۔ قیامت میں نیک اعمال والوں کے اعمال تو تول کر فیصلہ کیا جائے گا اور ان کے اعمال کی جزا دی جائے گی، اس کے بعد تکلیف و مصائب پر صبر کرنے والوں کو بلایا جائے گا۔ اور جس طرح دنیا میں ان پر مصائب کی بارش ہوتی تھی اسی طرح رحمت کی بارش کی جائے گی۔ اور بلاحساب

ان کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اس وقت دنیا میں عیش کی زندگی گزارنے والے آرزو کریں گے۔ کاش ہمارے جسم قینچیوں سے کاٹے گئے ہوتے۔

اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔	صبر کرنے والوں کو بے حد و حساب اجر و ثواب دیا جائے گا۔

چار سے چار کا مقابلہ

قیامت میں اللہ تعالیٰ چار قسم کے لوگوں کو دوسرے چار قسم کے لوگوں پر حجت قائم کرنے کے لئے پیش فرمائے گا۔

(۱) مالداروں کے مقابلہ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کو پیش کیا جائے گا۔ جب کوئی مالدار عذر پیش کرے گا کہ دنیا میں کاروباری مشاغل نے تیری عبادت کا موقع ہی نہ دیا، تو کہا جائے گا (تو جھوٹا ہے) سلیمان علیہ السلام تجھ سے زیادہ مالدار تھے مگر ان کی دولت اور حکومت کی ذمہ داریوں نے عبادت سے نہیں روکا۔

(۲) غلاموں کے مقابلے میں حضرت یوسف علیہ السلام کو لایا جائے گا۔ غلام کہے گا یا اللہ تو نے دنیا میں مجھے جس کا غلام بنایا تھا اس کی غلامی نے تیری عبادت نہ کرنے دی۔ اس سے کہا جائے گا تو غلط کہتا ہے اگر غلامی مانع ہوتی تو حضرت یوسفؑ بھی مصر میں غلام تھے۔ ان کی غلامی کیوں مانع نہ ہوئی۔

(۳) غریبوں کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیش ہوں گے۔ غریب کہے گا یا اللہ میں تیری عبادت کہاں سے کرتا۔ تو نے مجھے غریب بنایا۔ اس غربت نے مجھے نہ دُنیا کا رکھا نہ آخرت کا۔ اس سے کہا جائے گا

تیرا عذر باطل ہے۔ کیا تو ہمارے بندے عیسیٰ سے بھی زیادہ غریب تھا؟ انہوں نے غربت میں کیسے عبادت کی؟

(۴) مریضوں کے مقابلہ میں حضرت ایوب علیہ السلام آئیں گے، مریض کہیں گے یا اللہ آپ نے ہمیں اتنے امراض میں مبتلا کر دیا کہ ہم کچھ نہ کر سکے کہا جاتے گا تم بھی جھوٹے ہو، ذرا ایوب علیہ السلام کو دیکھو کیا تمہارے امراض ان سے بھی زیادہ سخت اور تکلیف دہ تھے؟ وہ تو انتہائی تکلیفوں میں بھی میری عبادت کرتے رہے (تمہارے لئے بھی کچھ مشکل نہ تھا، اگر کرنا چاہتے۔)

اس کے بعد سب خاموش ہو جائیں گے (ان لوگوں کے لئے اس میں کتنی عبرت آموز نصیحت ہے جو ذرا ذرا سے بہانے پر فرائض چھوڑ دیتے ہیں)

پسند اپنی اپنی نظر اپنی اپنی

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں، لوگ بیماری سے گھبراتے ہیں اور میں اس کو پسند کرتا ہوں، تاکہ میرے گناہ معاف ہوں۔ لوگ فقر و فاقہ سے ڈرتے ہیں اور میں اس کو محبوب رکھتا ہوں (کیونکہ اس سے میرے اندر تواضع پیدا ہوتی ہے) عام لوگ موت کو بُرا جانتے ہیں اور مجھے موت پیاری ہے (اس لئے کہ اس کے ذریعہ پروردگار سے ملاقات ہو گی۔)

دنیا و آخرت کی بھلائی

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں جس کو تین چیزیں مل گئیں اس کو دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی۔

(۱) اللہ کے ہر فیصلہ پر راضی ہونا (۲) مصیبتوں پر صبر کرنا۔
(۳) راحت کے وقت دعا کرنا۔

بظاہر یہ چیزیں بہت معمولی سی دکھائی دیتی ہیں، لیکن حقیقتاً ان میں سے ہر ایک دولت و راحت کا نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔

اے عاشق! کمر کس لے!

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب آئے، آپؐ اس وقت سیدھے لیٹے ہوئے تھے، عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ کو کچھ تکلیف ہے؟ فرمایا بھوک لگی ہے! یہ سُن کر وہ صاحب بے قرار ہو گئے اور اُلٹے پاؤں واپس ہوئے۔ کسی کے یہاں پانی کھینچنے پر مزدوری کی (ایک ڈول کے بدلہ ایک کھجور) جو کھجوریں ملیں دو ٹوکرے دو ٹوکرے آپؐ کی خدمت میں لاکر پیش کر دیں سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غالباً تم نے یہ میری محبت میں کیا۔ جی حضورؐ! بالکل ایسا ہی ہے فرمایا مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ، خدا کی قسم مجھ سے محبت کرنے والے پر بلائیں اس طرح اُترتی ہیں جیسے پہاڑ پر سے پانی۔

دنیا کی نعمتوں سے دھوکہ نہ کھا

حضرت عقبہ بن عامرؓ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں اگر تم کسی شخص کو دیکھو کہ اللہ نے اس کو پسندیدہ و مطلوبہ چیزیں عطا فرما دیں۔ اس کے باوجود وہ نافرمانی پر قائم ہے تو یہ سمجھو کہ یہ اللہ کا انعام نہیں، بلکہ استدراج (ڈھیل) ہے۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا

اور پھر جب بھول گئے جو نصیحت کی تھی ان کو، کھول دیئے ہم نے ان پر دروازے

فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝

ہر چیز کے یہاں تک کہ خوش ہوتے پاتی ہوتی چیز سے۔ پکڑا ہم نے انکو اچانک پھر ہو گئے وہ ناامید۔

نیکی کا خزانہ

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ کسی نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ سب سے زیادہ مصیبتیں کن لوگوں پر نازل ہوتی ہیں؟

فرمایا: انبیاء علیہم السلام پر، پھر صالحین پر، پھر نیکی میں جو ان سے زیادہ قریب ہو (یعنی جو شخص جتنا زیادہ متقی پرہیزگار ہوگا، اتنا ہی زیادہ مصائب میں گرفتار رہے گا) اس کے بعد فرمایا۔ صدقہ کرنا موسمی سے چھٹکارا کرانا۔ نیز تکالیف و مصائب پر صبر کرنا نیکی کا خزانہ ہے۔

انبیاؑ و صالحین کا راستہ

وہب بن منبہ فرماتے ہیں، میں نے حواریین میں سے کسی کی کتاب میں یہ لکھا دیکھا ہے کہ اے انسان اگر تجھ پر بڑی بڑی مصیبتیں نازل ہوں تو غوش ہو جا، کہ یہ انبیاء و صالحین کا راستہ ہے جس پر تجھے چلایا گیا ہے۔ اور اگر تجھے نعمتیں مل جائیں تو یہ رونے کا موقع ہے کیونکہ تجھے ان کے راستہ سے ہٹا دیا گیا۔

فاقہ پر خوشی

حضرت فتح موصلیؒ کے اہل و عیال کو ایک مرتبہ فاقہ ہوا تو انہوں نے اللہ سے دعا کی، یا اللہ اگر میں یہ جان لوں کہ میرے کس عمل کے نتیجے میں یہ فاقہ کی نعمت ملی تو میں اس عمل کو اور زیادہ کروں۔

تنبیہ: اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اللہ سے فقر و فاقہ کی

دعا کیجئے۔ اللہ سے ہمیشہ امن و عافیت کی دعا کرنی چاہیئے، ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو صبر کی دعا مانگنے پر ٹوکا کہ تم اللہ سے مصیبت کا سوال کر رہے ہو (کیونکہ صبر تو جب ہی ہوگا جب کوئی مصیبت آئے) اللہ سے عافیت طلب کرو۔ البتہ اگر اللہ کی طرف سے فقر و فاقہ یا بیماری وغیرہ میں مبتلا کر دیا جائے تو اس سے پریشان نہ ہو اور شکوہ شکایت نہ کرے، بلکہ اس امید پر خوش ہو کہ اس کے نتیجے میں اللہ گناہ معاف اور آخرت کی نعمتیں عنایت فرمائے گا۔

ایک بہادر عورت

مسلم بن یسارؒ کہتے ہیں، میں ایک مرتبہ بحرین گیا، وہاں ایک عورت نے میری دعوت کی۔ وہ عورت بظاہر مالدار تھی، اس کے چند لڑکے تھے اور غلام بھی تھے لیکن وہ خود غمگین نظر آ رہی تھی۔ میں نے چلتے وقت معلوم کیا کہ کوئی حاجت ہو تو بتاؤ کہنے لگی یہ خواہش ہے کہ آپ جب بھی یہاں تشریف لائیں میرے یہاں قیام فرمائیں۔ چند سال کے بعد میرا پھر جانا ہوا۔ اس کے یہاں پہنچا تو نقشہ بدلا ہوا پایا۔ نہ لڑکے ہی نظر آتے نہ غلام۔ نیز دولت کے آثار بھی دکھائی نہ دیتے، لیکن عورت انتہائی خوش و خرم تھی۔ میں نے اس کی وجہ دریافت کی، تو کہنے لگی، آپ کے جانے کے بعد مالِ تجارت دریا میں غرق ہو گیا اور خشکی کے راستہ سے گیا تھا وہ برباد ہو گیا۔ لڑکوں کا انتقال ہو گیا، غربت کی وجہ سے غلام فرار ہو گئے۔ میں نے کہا۔ اللہ تجھ پر رحم کرے اس پر خوشی کیسی؟ اور کہنے لگی، پہلے میں اس لئے غمگین تھی کہ

مجھے یہ خطرہ تھا کہیں اللہ نے میری نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں نہ دے دیا ہو، اب ساری نعمتیں چھن گئیں تو یقین ہے کہ آخرت میں ملیں گی۔ اس لئے خوش ہوں۔

ہر تکلیف نعمت ہے

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کسی صحابیؓ نے ایک عورت کو دیکھا جس سے خوب واقفیت تھی اس سے گفتگو بھی کی وہ جانے لگی تو ٹکٹکی باندھ کر اس کو دیکھتے رہے اچانک دیوار گری اور چہرہ پر چوٹ آگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا سنا ڈالا، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، دنیا ہی میں اس کے گناہوں کی سزا دے دیتا ہے۔

قرآن کی اُمید افزا آیت

حضرت علیؓ نے فرمایا، کیا میں تم کو ایک ایسی آیت بتاؤں جو قرآن میں سب سے زیادہ امید افزا ہے؟ لوگوں نے کہا ضرور بتائیے، فرمایا:

وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ

جو مصیبتیں تم پر آتی ہیں وہ تمہارے اعمال کی وجہ سے آتی ہیں اور بہت سی کو وہ معاف کر دیتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعزیتی خط

حضرت معاذ بن جبلؓ کے صاحبزادے کے انتقال پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب ذیل تعزیتی خط لکھا:

"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے معاذ بن جبلؓ کے نام!

السلام علیکم! تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

امابعد! اللہ تعالیٰ تم کو اس تکلیف پر اجر عظیم، صبر جمیل اور ہم سب کو شکر کی توفیق مرحمت فرماتے۔ ہماری جانیں، اہل وعیال اور اموال و اسباب سب اللہ تعالیٰ کا مبارک عطیہ ہیں اور امانت ہیں جن سے ہم ایک وقت مقررہ تک فائدہ اُٹھاتے ہیں اور وقت معین پر یہ امانت واپس لے لی جاتی ہے، ہر انسان پر ان نعمتوں کے ملنے کے وقت شکر اور واپسی پر صبر ضروری ہے۔ تمہارا بیٹا بھی بطور امانت تمہارے پاس موجود تھا۔ اللہ نے نہایت مسرت وخوشی کے ساتھ تم کو دیا تھا اور اجر عظیم کے وعدہ کے ساتھ واپس لے لیا۔

اے معاذؓ! جزع فزع نہ کرنا، ایسا نہ ہو کہ یہ رونا دھونا تمہارے ثواب کو ضائع کر دے۔ اس سے نہ تو مرنے والا ہی واپس آسکے گا اور نہ غم کم ہوگا۔ اس مصیبت کو اس تصور سے ہلکا کرو کہ کل مجھے بھی مرنا ہے۔"

مصیبت کا شکوہ نہ کر

حضرت انسؓ بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل فرماتے ہیں۔

جو شخص دنیا کے معاملہ میں غمگین ہوا، وہ گویا اللہ پر ناراض ہوا جس نے مصیبت پر شکوہ کیا اس نے گویا اللہ کی شکایت کی اور جس نے مال کے لالچ میں مالدار کے ساتھ تواضع کی (یوں سمجھو) اللہ نے اس کا دو تہائی دین برباد کر دیا۔ (تواضع صرف اللہ کے لئے چاہیئے، مال جیسی حقیر چیز کے لئے کسی کی خوشامد کرنا انتہائی پستی اور ذلت ہے۔ اس سے انسان

کا دین برباد ہو جاتا ہے)

جس کو قرآن ملا اور وہ دوزخ میں گیا (اس پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے) اس کو اللہ نے رحمت سے دُور کر دیا (قرآن انسانوں کو دوزخ سے بچا کر جنت میں داخل کرانے کے لئے نازل ہُوا ہے۔ کس قدر افسوس کی بات ہوگی کہ قرآن پر ایمان رکھنے کے باوجود انسان جہنم میں جائے۔

تورات کی چار سطر

وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں، میں نے تورات میں چار سطریں دیکھیں۔

(۱) جس نے اللہ کی کتاب پڑھی، یہ بھی پھر وہم کیا کہ میری مغفرت نہیں ہوگی وہ اللہ کی آیتوں کا مذاق بناتا ہے۔

(۲) جس نے اپنی مصیبت کا شکوہ کیا۔ اس نے درحقیقت اللہ کی شکایت کی (العیاذ باللہ)

(۳) جو دنیا کے نہ ملنے پر رنجیدہ ہُوا، وہ گویا اللہ کے فیصلہ سے ناخوش ہُوا

(۴) جو کسی مالدار کے سامنے جھکا اس کا دو تہائی دین برباد ہو گیا۔

(ایسا لگتا ہے کہ آج دین کی بربادی کی فکر سے عوام و خواص سب ہی بے نیاز ہو چکے ہیں۔)

صبر کا ثواب بار بار ملتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب کوئی مسلمان پرانی تکلیف کو یاد کر کے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھتا ہے تو اس کو اس وقت پھر اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا تکلیف کے وقت ملا تھا (یہ سلسلہ برابر جاری رہے گا، جتنی مرتبہ یاد کر کے صبر کرے گا بار بار ثواب پائے گا)

حضرت عثمانؓ کی عجیب عادت

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی عادت تھی جب بھی گھر میں کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو ساتویں دن گود میں لے کر پیار کرتے کسی کو معلوم کرنے پر فرمایا یہ اس لئے کرتا ہوں کہ میرے دل میں بچہ کی محبت پیدا ہو تاکہ اگر مر جاتے تو ثواب بھی خوب ملے (جتنی زیادہ پیاری چیز ضائع ہونے پر صبر کرے گا اتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا۔)

تعزیت مسنون ہے

حضرت انسؓ فرماتے ہیں، ایک صاحب بچہ کو گود میں لے کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آیا کرتے تھے۔ اچانک غائب ہو گئے، چند روز نہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خیریت معلوم کی۔ کسی نے کہا ان کے بچہ کا انتقال ہو گیا، فرمایا ہم کو بتایا کیوں نہیں؟ ان کی تعزیت کے لئے جانا چاہیئے۔ جب ان کے یہاں پہنچے تو وہ نہایت فکرمند نظر آئے، اور کہنے لگے:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس بچہ کو بڑھاپے کا سہارا سمجھتا تھا فرمایا کیا تمہاری خوشی کے لئے یہ بات کافی نہیں کہ جب قیامت میں اس بچہ سے جنت میں جانے کے لئے کہا جائے گا تو وہ کہے گا یا اللہ! اور میرے والدین؟ حکم ہوگا تو جنت میں داخل ہو، یا اللہ اپنے والدین کے بغیر ہی؟ تیسری مرتبہ اس سے پھر یہی کہا جائے گا۔ وہ کہے گا والدین کے بغیر نہیں جاؤں گا، حکم ہوگا اچھا اپنے والدین کو بھی ساتھ لے جا، یہ سُن کر وہ صاحب نہایت خوش ہوتے اور سارا غم کافور ہو گیا۔ (اس سے معلوم ہُوا کہ کسی کی موت پر تعزیت کرنا سُنت ہے۔)

تعزیت وعیادت کا ثواب

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے معلوم کیا۔

(۱) یا اللہ! عیادت کرنے کا کتنا اجر ہے؟

فرمایا: عیادت کرنے والا گناہوں سے اس طرح پاک ہوجاتا ہے جیسے آج ہی پیدا ہوا ہے (یہاں گناہ صغیرہ مراد ہیں، نیز یہ بھی ضروری ہے کہ عیادت صرف اللہ کی رضا کے لئے کی جائے۔)

(۲) جنازہ کی شرکت کا کتنا ثواب ہے؟

فرمایا: جنازہ میں شریک ہونے والا جب مرتا ہے تو اس کے جنازہ میں شرکت کے لئے فرشتوں کو بھیجا جاتا ہے۔ جو جھنڈے لئے قبر تک پھر حشر تک جائیں گے۔

(۳) تعزیت کا کیا اجر ہے؟

فرمایا: اس کو قیامت میں عرش کے سایہ میں جگہ دی جائے گی۔

(اخلاص کے بغیر یہ ثواب نہیں ملتا۔)

۲ دو گھونٹ، ۲ دو قطرے، ۲ دو قدم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، دو گھونٹ اللہ کو بہت زیادہ پسند ہیں۔ ایک غصہ کا گھونٹ، دوسرا صبر کا۔

اس کو دو قطرے نہایت محبوب ہیں، ایک جہاد میں خون کا قطرہ، دوسرا آنکھ کا آنسو جو رات کو تنہائی میں صرف اللہ کے خوف سے نکلے۔

اسی طرح دو قدم اس قدم اس کی نظر میں بہت پسندیدہ ہیں، ایک وہ قدم جو فرض نماز کیلئے اٹھے، دوسرا وہ جو کسی کی عیادت و تعزیت کے لئے اٹھے۔

موت پر حد سے زیادہ غم نہ کر

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمانؑ کے صاحبزادے کا انتقال ہوگیا، ان کو اس کا بہت صدمہ ہوا۔

دو فرشتے مقابل کی شکل میں آئے (ایک مدعی اور دوسرا مدعا علیہ بن کر) مدعی نے کہا میں نے اپنے کھیت میں بیج بویا تھا۔ اس نے اس کو روند کر خراب کر دیا۔ مدعا علیہ نے کہا حضرت میں سیدھے راستے پر چل رہا تھا لیکن راستہ اس کے کھیت کے بیچ میں ہو کر جاتا تھا (یعنی اس نے راستہ کے بیچ میں کھیت بویا) حضرت سلیمانؑ نے مدعا علیہ سے فرمایا: خطا تیری ہے تو نے شاہراہ عام پر کھیت کیوں بویا۔ تجھے یہ خبر نہیں تھی کہ یہاں سے سب لوگ گزریں گے۔ فرشتہ نے عرض کیا: حضرت! آپ بچہ کی موت پر اس قدر غمگین کیوں ہیں، کیا آپ کو یہ خبر نہیں کہ موت آخرت کا راستہ ہے، سلیمان علیہ السلام نے اللہ سے توبہ کی اور پھر کسی کی موت پر غم نہ کیا۔

صبر کا نمونہ

حضرت ابن عباسؓ کو سفر میں صاحبزادے کے انتقال کی خبر ملی تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھنے کے بعد فرمایا وہ پردہ کی چیز تھی اللہ نے اس کو چھپا لیا۔ ایک بوجھ تھا جس کو اللہ نے ہلکا کر دیا۔ اللہ مجھے اس کا اجر عطا فرمائے گا۔ پھر دو رکعت نماز پڑھ کر فرمایا۔ اللہ نے جس بات کا حکم دیا میں نے اس پر عمل کیا یعنی صبر و نماز۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ۔

اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد حاصل کرو۔

ہر مصیبت پر اِنَّا لِلّٰہ پڑھو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اگر جُوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو اس (معمولی تکلیف) پر بھی اِنَّا لِلّٰہ پڑھو، یہ بھی ایک مصیبت ہے (اور اس پر بھی ثواب ملے گا۔)

اِنَّا لِلّٰہ کی برکت

حضرت اُمِ سلمہؓ کہتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مصیبت میں اِنَّا لِلّٰہ پڑھے اور اللہ سے اجر و ثواب نیز نعم البدل کی دُعا کرے گا اللہ اس کو ضرور عطا فرماتے گا۔

کہتی ہیں میرے شوہر ابوسلمہؓ کا انتقال ہُوا۔ مَیں نے یہ دُعا پڑھی لیکن دل میں یہ خیال آتا رہا کہ ابوسلمہؓ سے بہتر کون ملے گا؟ لیکن اللہ نے ایسا نعم البدل عطا فرمایا جو میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح ہو گیا۔

یہ دُعا صرف اُمّتِ محمدیہؐ کو ملی

حضرت ابن جبیرؒ فرماتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ صرف اُمّتِ محمدیہؐ کو عطا فرمائی گئی ہے۔ اگر دوسروں کو دی گئی ہوتی تو حضرت یعقوب علیہ السلام کو ضرور ملتی اور وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے غم میں اسی دُعا کو پڑھتے یا اَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ (ہائے افسوس یوسف پر) نہ کہتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؑ کا انتقال ہُوا تو آپ کی آنکھیں تر ہو گئیں۔

حضرت عبدالرحمٰنؓ حیرت سے کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ رو رہے ہیں؟ (آپ نے تو ہم کو رونے سے منع فرمایا ہے) فرمایا اس رونے سے منع نہیں کیا، بلکہ چیخنے چلّانے، کپڑے پھاڑنے، جسم کو مارنے کوٹنے سے منع کیا ہے۔ آنکھوں میں آنسو کا آنا تو رحمت ہے جس میں اتنی بھی رقت نہ ہو، تو گویا اس کا دل رحم سے خالی ہے۔ ہر تکلیف پر قلب غمگین ہوتا ہی ہے آنکھ سے آنسو نکل ہی آتے ہیں لیکن زبان سے کوئی ایسی بات نہ کہنی چاہیئے جو اللہ کو ناپسند ہے۔

اللہ کی پانچ نعمتیں

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں، اللہ نے تم سے خطا، بھول اور ان چیزوں کو معاف کر دیا جن کے کرنے کی طاقت نہ ہو، اور مجبوری میں تمہارے لئے حرام کو حلال کر دیا اور تم کو پانچ چیزیں عطا فرمائیں:

(۱) اپنے فضل سے دنیا عطا فرمائی۔ پھر بطور قرض کے اس کو طلب کیا اگر تم اللہ کے مطالبہ پر بڑی رضا و خوشی مال خرچ کر دو گے تو دس گنا سے سات سو گنا تک بدلہ پاؤ گے لیکن بعض کو بے حساب بھی بدلہ ملے گا۔

(۲) تم سے دُنیا چھین لی، تمہاری کراہت کے ساتھ، لیکن تمہارے صبر کرنے پر اس کے بدلے آخرت میں بے انتہا اجر دے گا۔

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ اگر شکر کرو گے تو اور زیادہ نعمتیں دُوں گا۔

(۳) شکر و نعمت کی زیادتی کا وعدہ فرمایا۔

(۴) کوئی گناہ بھی بڑا گناہ کر لے، توبہ سے وہ گناہ معاف ہو جاتا ہے بلکہ تائب سے اللہ محبت بھی کرنے لگتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک

يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔ لوگوں سے محبت رکھتا ہے۔

(۵) ایک ایسی چیز عطا فرماتی کہ اگر وہ جبرائیل و میکائیل کو مل جاتی تو وہ اس کو بہت بڑا جانتے۔ وہ یہ اعلان ہے:

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۔ مجھے پکارو (دعا کرو) میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا (یعنی تمہاری دعا قبول کروں گا)

عقل مند کی پہچان

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے بیٹے کے انتقال پر ایک مجوسی تعزیت کے لئے آیا اس نے ایک جملہ کہا حضرت ابن مبارکؒ کو اتنا پسند آیا کہ فوراً لکھ لیا جملہ یہ تھا:

"عقلمند وہ ہے جو اس کام کو آج کر لے جس کو جاہل نادان پانچ روز کے بعد کرے گا۔"

صبر جاہل نادان بھی کرتا ہے لیکن وقت نکلنے کے بعد، وہ بھی مجبوراً۔

صبر کی تین قسمیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، تعزیت کرنے والے کو مصیبت زدہ کے برابر اَجر ملتا ہے۔

نیز فرمایا صبر کی تین قسمیں ہیں:

(۱) صبر علی الطاعۃ: اطاعت و فرمانبرداری میں جو تکلیف ہوتی ہے اس پر صبر کرنا۔

(۲) صبر علی المصیبت: تکلیف و مصیبت پر صبر کرنا۔

(۳) صبر علی المعصیت: گناہ چھوڑنے میں جو مشقت ہوتی ہے اس پر صبر کرنا۔

پھر فرمایا: صبر علی المعصیت پر تین سو، صبر علی الطاعۃ پر چھ سو اور صبر علی المصیبت پر نو سو درجات ملتے ہیں۔

صبر کو آسان کرنے کی تدبیر

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر مصیبت آتے (اور اسے صبر کرنا دشوار کرتا ہو) وہ میرے مصائب کو یاد کرے (اس سے صبر کرنا نہایت آسان ہو جاتے گا)

ایک کتاب کی چھ سطر

(۱) جو دُنیا کے معاملہ میں غمگین ہُوا وہ گویا اللہ سے ناراض ہُوا (لغوذ باللہ من ذالک)

(۲) جس نے اپنی مصیبت کا شکوہ کیا اس نے گویا اللہ کی شکایت کی۔

(۳) جو اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کا رزق کہاں سے آرہا ہے (یعنی حلال و حرام کی تمیز نہیں کرتا) گویا وہ اس سے بے فکر ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کسی بھی دروازے سے جہنم میں داخل کر دے۔

(۴) جو گناہ کرتے ہوئے ہنستا ہے وہ روتا ہُوا جہنم میں جاتے گا۔

(۵) جس پر شہوت کا غلبہ ہوتا ہے (اور اس کو پورا کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے) اس کے دل سے خوفِ آخرت نکال لیا جاتا ہے)

(۶) جس نے لالچ کی وجہ سے کسی مالدار کی چاپلوسی کی وہ ہمیشہ محتاج ہی رہے گا۔

اَحادیث

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَہٗ کُلَّہٗ لَہٗ خَیْرٌ وَلَیْسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْہُ سَرَّاءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ وَاِنْ اَصَابَتْہُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ (مسلم)

مومن کا معاملہ عجیب ہے، اس کے ہر کام میں بھلائی ہی بھلائی ہے اور یہ بات مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں بھلا آ پہنچتی ہے تو شکر کرتا ہے، تکلیف پر صبر کرتا ہے دونوں چیزیں اس کے حق میں بہتر ہیں۔

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُصِبْ مِنْہُ (بخاری)

اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے مصیبتوں میں گرفتار کر دیتا ہے۔

لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرْعَۃِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ (متفق علیہ)

پہلوان وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑ دے بلکہ وہ ہے جو غصہ کے وقت نفس پر قابو پا جائے۔

○

اہل وعیال پر خرچ کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر پیسہ وہ ہے جو اہل وعیال یا جہاد کی غرض سے سواری خریدنے یا اللہ کے راستہ میں ساتھیوں پر خرچ کیا جائے (اہل وعیال کو مقدم رکھا، یہ اس کے افضل ترین ہونے کی

دلیل ہے)

نیز فرمایا: اس سے زیادہ بہتر کون شخص ہوگا جو اپنی چھوٹی اولاد (نابالغ) کے لئے (کمانے میں) محنت کرے۔

تین قرضے اللہ معاف کرادے گا

ثابت البنانی سے حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو شخص تین کاموں کے لئے قرضہ لے اور ادا کئے بغیر مرجائے تو اللہ اس کے قرضہ کا ذمہ دار ہے (قیامت میں قرض خواہوں کو راضی کر کے معاف کرادے گا۔

(۱) جس نے زنا و فجور سے بچنے کے لئے نکاح کیا اور اس سلسلہ میں کسی سے قرضہ لیا اور ادا نہ کر سکا۔

(۲) جہاد وغیرہ میں مسلمانوں کی امداد کے لئے قرضہ لیا اور ادا کئے بغیر ہی مر گیا۔

(۳) کسی غریب کی تجہیز و تکفین کے لئے قرضہ لیا اور ادا نہ کر سکا، اسی حالت میں موت آگئی۔ (لیکن قرضہ لیتے وقت ادا کرنے کی نیت ہونی چاہیئے)

ثابت البنانیؒ نے حضرت حسن بصریؒ سے نقل کیا تو وہ کہنے لگے شاید بڑھاپے کی وجہ سے حضرت انسؓ کا حافظہ کمزور ہو گیا۔ اس میں ایک بات اور رہ گئی اور وہ سب سے اہم ہے۔ وہ یہ کہ جو شخص اہل وعیال کی ضرورت کے لئے (مجبوراً) قرضہ لے اور (باوجود ارادہ و کوشش کے) ادا نہ کر سکے اس کے اور قرض خواہ کے درمیان قیامت میں جھگڑا نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ دلوں کے حالات سے واقف ہے اگر کوئی شخص یہ سوچ کر

اولاد کے لئے قرضہ لے کہ یہ معاف تو ہو ہی جاتے گا، دینے کی نیت ہی نہ ہو یا بلا ضرورت قرضہ لے گا وہ معافی کی توقع نہ رکھے۔

فرشتوں کی دُعا

حضرت ابوہریرہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا کہ آسمان میں دو فرشتے ہیں جن کا کام صرف یہ دُعا کرنا ہے:

ایک کہتا ہے، یا اللہ خرچ کرنے والے کو بدلہ عطا فرما۔

دوسرا کہتا ہے: یا اللہ بخیل کے مال کو برباد کر دے۔

دارومدار نیت پر ہے

حضرت مکحولؒ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے جو شخص دنیا کا مال اس غرض سے کماتے کہ سوال سے بچ جائے۔ اہل وعیال کی ذمہ داری پوری کر سکے۔ پڑوسی کے ساتھ سلوک کر سکے تو قیامت میں (اس عمل کی وجہ سے) اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا (حلال وحرام کا خیال رکھنا ہر حال میں ضروری ہے)

اور جو مالداری اور فخر وریا کے خیال سے مال حاصل کرے گا (اگرچہ حلال ہی کیوں نہ ہو) تو قیامت کے دن اللہ کا اس پر غصہ ہوگا۔

دُنیا کی مثال

حضرت ابوکبشہ انماریؓ کہتے ہیں ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُنیا کی مثال اس طرح بیان فرمائی چار آدمی ہیں۔ ایک کو علم اور مال دونوں چیزیں دی گئیں۔ وہ اپنے علم کے مطابق مال میں عمل کرتا ہے۔

دوسرے کو صرف علم دیا گیا۔ لیکن وہ یہ نیت رکھتا ہے کہ اگر اللہ مجھ کو مال دیتا تو میں اس میں اس مالدار عالم کی طرح عمل کرتا۔

یہ دونوں ثواب کے اعتبار سے برابر ہیں (ایک عمل کی وجہ سے، دوسرا نیت کی وجہ سے)

تیسرے کو مال دیا، وہ مال کا حق ادا نہیں کرتا، غلط مواقع میں خرچ کرتا ہے)

چوتھے کو نہ علم دیا نہ مال، اور وہ مالدار کے عیش وعشرت کو دیکھ کر خواہش کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی اس کی طرح عیش کرتا یہ دونوں عذاب میں برابر ہیں۔

جنت میں کون لوگ رہیں گے؟

حضرت انس بن مالکؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں، جنت میں ایسے صاف شفاف بالاخانے ہیں جن کا ظاہر اندر سے، باطن باہر سے نظر آتا ہے۔ کسی نے کہا ان میں کون لوگ رہیں گے؟ فرمایا:

(۱) لوگوں کو کھانا کھلانے والے (اللہ کے لئے) یعنی مخیر۔

(۲) خندہ پیشانی سے ایک دوسرے کے ساتھ ملاقات کرنے والے۔

(۳) ہمیشہ روزہ رکھنے والے۔

(۴) سلام کو عام کرنے والے۔

(۵) رات کو جس وقت عام لوگ آرام کرتے ہیں۔ نماز پڑھنے والے (تہجد گزار) صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان سب پر عمل کرنا تو بہت دشوار ہے۔ پھر یہ مقام کیسے حاصل ہوگا؟ فرمایا:

(۱) اہل وعیال پر خرچ کرنے والا مخیر ہے۔

(۲) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کا پڑھنا طیّب کلام میں داخل ہے۔

(۳) جس نے رمضان کے روزے رکھے گویا ہمیشہ روزے رکھے۔

(۴) جس نے اپنے بھائی کو سلام کیا وہ اسلام کا پھیلانے والا ہے۔

(۵) جس نے عشاء و فجر جماعت سے پڑھی گویا اس نے ساری رات عبادت کی (اس وقت غیر مسلم اور ناخدا ترس خوابِ غفلت میں ہوتے ہیں۔)

نمازی غلام کے چہرہ پر نہ مارو

حضرت ابوذرؓ نے ایک مرتبہ اپنے غلام کے چہرے پر طمانچہ مارا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نمازیوں کے چہرے پر نہ مارا کرو۔ ان کو وہی کھلاؤ پہناؤ جو خود کھاتے پہنتے ہو۔ (شریف و دیندار ملازموں سے برتاؤ رکھنے والے اس سے سبق حاصل کریں۔)

بدگمانی ہر حال میں غلط ہے

ایک صحابیؓ نے اپنی بیوی سے پانی طلب کیا، بیوی نے باندی کو بلایا۔ اس نے آنے میں تاخیر کی۔ مالکہ نے بدظنی کی بنیاد پر باندی کو الزام لگایا صحابیؓ نے بیوی سے فرمایا: تو اپنی بات کے ثبوت میں چار گواہ پیش کرو۔ ورنہ قیامت میں تم پر حد لگائی جائے گی۔ بیوی نے فوراً باندی کو آزاد کر دیا۔ تاکہ یہ آزادی گناہ (بدظنی) کا کفارہ بن جائے (آج کل ہم لوگ کس درجے کی بدظنی میں مبتلا ہیں اس پر ذرا غور کریں)

ملازم سے طاقت کے مطابق کام لو!

حضرت ابوذرؓ نے فرمایا تمہارے بھائیوں کو اللہ نے تمہارا ماتحت (غلام یا ملازم) بنا دیا ہے لہٰذا ان کو وہی

کھلاؤ پلاؤ جو خود کھاتے پیتے ہو۔ ان کی طاقت سے زیادہ ہرگز کام نہ لو، اور اگر کبھی ایسی ضرورت پڑ جائے تو ان کی مدد کے لئے کام میں خود لگ جایا کرو۔

آج کے دور میں ملازم جانوروں کی طرح کام کرنے کے لئے رہ گئے ہیں۔ کام کرتے وقت اس بے چارے پر کچھ بھی کیوں نہ گزر جائے ظالم و جفاکار آقاؤں کو اس کا احساس تک نہیں ہوتا وہ سمجھ لیں کہ ایک دن فیصلہ کا آنے والا ہے۔

بُرے برتاؤ کی سزا

حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ غلام کے ساتھ بُرا برتاؤ کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا ان کے ساتھ اولاد جیسا معاملہ کرو جو خود کھاتے ہو وہی ان کو کھلاؤ (ملازم کے لئے بھی یہی حکم ہے) اور جو غلام نمازی ہو وہ تمہارا بھائی ہے۔ کسی نے معلوم کیا غلام کو ایک دن میں کتنی مرتبہ معاف کریں؟ فرمایا ستر مرتبہ۔

جانوروں کیساتھ بھی سلوک کرو

ایک مرتبہ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ راستہ میں اونٹ بندھا دیکھا شام کو واپسی پر اس اونٹ کو وہیں بندھا پایا۔ اس کے مالک سے معلوم کیا۔ آج اس کو کھانا نہیں دیا؟ اس نے کہا جی نہیں فرمایا قیامت میں یہ اونٹ تجھ سے جھگڑے گا (تو اس وقت تیرے پاس کیا جواب ہوگا۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تنبیہ

حضرت علیؓ سے مروی ہے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا لوگو! غلاموں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ ان کو وہی کھلاؤ پہناؤ جو خود کھاتے پہنتے ہو۔ ان کی طاقت سے زیادہ ہرگز کام نہ لو۔ وہ تمہارے جیسے ہی انسان ہیں، خبردار! جو اپنے غلام پر زیادتی کرے گا تو قیامت کے دن میں غلام کی طرف سے مدعی ہوں گا اور اللہ حاکم ہوگا۔

عون بن عبداللہ کا غلام نافرمانی کرتا تو اس سے فرماتے تو اپنے آقا کے کتنا مشابہ ہے۔

تین آدمیوں کیلئے دوگنا اجر ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمیوں کے لئے دوگنا اجر ہے۔

(۱) جس نے اپنی باندی کو عمدہ تہذیب سکھائی، پھر آزاد کر کے نکاح کر دیا۔

(۲) اہل کتاب (یہودی یا نصرانی) جو مسلمان ہو گیا۔

(۳) جس نے دنیا کے آقا کے ساتھ مولائے حقیقی کی بھی اطاعت کی۔

روٹی کا ٹکڑا اور مغفرت

ایک مرتبہ عبداللہ بن عمرؓ نے روٹی کا ٹکڑا پڑا دیکھا تو غلام سے فرمایا اسے صاف کر کے رکھ دے شام کو افطار کے وقت غلام سے وہ ٹکڑا مانگا۔ تو اس نے کہا وہ تو میں نے کھا لیا فرمایا جا تو آزاد ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو روٹی کا پڑا ٹکڑا اٹھا کر کھا لیتا ہے تو اس کے پیٹ میں پہنچنے سے پہلے ہی اللہ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ اب جس کی مغفرت ہو گئی ہو میں اس کو غلام کس طرح بنائے رکھوں (سبحان اللہ کیا انداز تھا ہمارے بزرگوں کا۔)

تنبیہ: ہمارے اسلاف کا زر خرید غلام کے ساتھ یہ رویہ تھا۔

محض خدمت کے لئے چند پیسوں پر رکھے جانے والے ملازموں کے ساتھ آج ہمارا کیا رویہ ہے کہ جانوروں کی طرح ان سے سخت کام لئے جاتے ہیں ذرا سی غلطی پر اس ذلت و حقارت کے ساتھ ان کو پھٹکارتے ہیں، ناقابل بیان ہے گھر کے چھوٹے بڑوں کا بچا ہوا کھانا پھٹے پرانے کپڑے دیکر سمجھتے ہیں، ہم نے ان پر بڑا احسان کیا وہ غریب اس برتن میں پانی نہیں پی سکتا جو رئیس اور رئیس زادوں کے لئے مخصوص ہیں۔ ایک دسترخوان پر کھانے کا تو تصور ہی محال ہے۔ اس وقت کا تصور کر جب سب اپنے مالک حقیقی کے سامنے کھڑے ہوں گے اور ذرے ذرے کا حساب ہوگا اور یہ ملازم و غلام مالک کے رویہ کی شکایت کرتا ہوگا تعجب ہے انسان اپنے لئے تو یہ خواہش رکھتا ہے کہ مالک کائنات اس کے ساتھ اعزاز و اکرام کا معاملہ کرے لیکن خود پسند پیسوں کے غرور میں اپنے ملازم کے ساتھ یہ معاملہ نہیں کرتا۔

یتیم کے ساتھ حسن سلوک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رحمت و شفقت کے ساتھ کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے گا تو ہر بال کے بدلے ایک نیکی دی جائے گی ایک گناہ معاف کیا جائے گا اور ایک درجہ بلند کیا جائے گا۔

نیز فرمایا جو کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کرے گا یہاں تک کہ وہ بے نیاز ہو جائے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ یہ ایک

الگ بات ہے کہ شرک وغیرہ میں مبتلا ہو کر خود کو جنت سے محروم کر لے۔

صبر اور جنت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی بینائی سلب ہو جاتے (آنکھیں جاتی رہیں) اور وہ اس پر صبر کر لے، اسی طرح جو اپنی تین بچیوں کو ادب سکھائے اور ان کی شادی کر دے اور اگر خدانخواستہ ان میں سے کسی کا انتقال ہو جاتے اور یہ صبر کرے تو اس پر بھی جنت واجب ہو جاتی ہے۔ ایک دیہاتی نے کہا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر دو بچیاں ہوں تب؟ فرمایا تب بھی!

یتیم اور قلب کی نرمی

ایک صحابیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قلب کی سختی کی شکایت کی، فرمایا یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور اس کو کھانا کھلایا کرو قلب نرم ہو جاتے گا۔

کسی نے کیا خوب فرمایا

جس گھر میں یتیم ہے ان کے لئے خوشخبری بھی ہے اور ہلاکت بھی۔ جنہوں نے یتیم کی قدر کی اس کے ساتھ حسن سلوک کیا ان کے لئے خوشخبری ہے۔ اور جن لوگوں نے یتیم کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا وہ ہلاک ہوئے۔

یتیم کو نہ مارو

کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میرے پاس ایک یتیم بچہ ہے میں اس کو کن باتوں پر مار سکتا ہوں؟ فرمایا جن باتوں پر اپنی اولاد کو مارتے ہو (یعنی علم و ادب سکھانے پر)

فقیہؒ فرماتے ہیں علم و ادب سکھانے میں بھی یتیم کو ناگزیر حالت میں مارنا چاہیئے اور سخت ضرورت کے بغیر اس کو مارنے سے پرہیز ہی

مناسب ہے کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ جب کوئی شخص کسی یتیم کو مارتا ہے تو اس کے رونے پر عرش الٰہی ہلنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے اس بچہ کو کس نے رُلایا؟ جس کے باپ کو میں نے زمین کے نیچے چھپا دیا ہے۔ فرشتے (اعلمی ظاہر کرتے ہیں ارشاد ہوتا ہے فرشتو! گواہ رہو جو شخص میرے لئے کسی یتیم کو خوش کرے گا۔ قیامت کے دن میں اس کو خوش کر دوں گا (اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتیموں کے سروں پر پیار سے ہاتھ پھیرا کرتے تھے) حضرت داؤد علیہ السلام سے اللہ نے فرمایا یتیم کے حق میں شفیق باپ کی طرح بن جاؤ۔

لڑکیوں کے ساتھ نرمی کرو

حضرت انس بن مالکؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں جو بازار سے عمدہ چیز خرید کر لایا اور اپنے بچوں کو کھلاتی تو اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔ نیز فرمایا پہلے لڑکیوں کو کھانا کھلانا چاہیئے۔ اللہ بھی لڑکیوں پر نرمی کرتا ہے۔ اس کی مثال اللہ کے خوف سے رونے والے کی سی ہے جس کی بخشش ہو جاتی ہے جو لڑکیوں کو خوش کرے گا اللہ تعالیٰ غم کے دن اس کو خوش کرے گا (یعنی قیامت کے دن، اس کا مطلب یہ نہیں کہ لڑکوں کو خوش نہ کیا جائے بلکہ لڑکیوں کے ساتھ زیادہ نرمی کا حکم ہے)

اَحادیث

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

إِنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا

(بخاری)

میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح رہیں گے (شہادت اور بیچ کی انگلی کو کھول کر دکھایا)

خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ ۔ (ابن ماجہ)

مسلمانوں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ بھلائی کی جاتی ہو اور سب سے برا گھر وہ ہے جس میں یتیم کیساتھ بدسلوکی کی جاتی ہو۔

زنا اور اُس کی بُرائی

زنا انتہائی فحش اور گندا کام ہے۔ اس سے ہر سلیم الفطرت انسان کو گھن آتی ہے مسلمان کو جو اسلام کی وجہ سے سلیم الفطرت ہونے کا مدعی ہے اس مہلک و خطرناک فعل سے بہت دُور رہنا چاہئے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

ظاہر اور پوشیدہ بے حیائی کے کام کے قریب تک نہ جاؤ۔

مَا ظَهَرَ سے زنا اور مَا بَطَنَ سے قُبلہ (بوسہ) نظر و لمس وغیرہ مراد ہے

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ط

زنا کے قریب نہ جاؤ یہ بے حیائی کا کام اور بُرا راستہ ہے۔

اس جگہ زنا کو فاحشہ فرمایا اور اس لئے اس سے پرہیز کی تاکید فرمائی۔ بُرے راستے سے مراد جہنم کی طرف لے جانے والا راستہ ہے، آنکھ، ہاتھ وغیرہ کے عمل کو بھی حدیث میں زنا قرار دیا ہے۔

اَلْيَدَانِ تَزْنِيَانِ وَالْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ۔

ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں اور آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں۔

کسی غیر محرم کی طرف بلا ضرورت شرعی شہوت کے ساتھ دیکھنا یا چھونا زنا (یعنی زنا کی طرف مائل کرنے والا) ان حرکات سے بدکاری میں آدمی مبتلا ہو ہی جاتا ہے اس لئے ان سے بھی بچنے کا حکم دیا گیا۔ قرآن میں ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ

مسلمان مردوں سے کہدیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

مسلمان مرد و عورتوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیونکہ نگاہ کا تیر ہی قلب کو مائل کرتا ہے اور آدمی بُرائی میں پھنس جاتا ہے۔ زنا عظیم ترین گناہ ہے کیونکہ اس سے مسلمان کی عزت و آبرو کا پردہ چاک اور نسب غلط ملط ہو جاتا ہے۔ جعفرؓ بن ابی طالب نے زمانہ جاہلیت میں بھی کبھی زنا نہیں کیا۔ فرماتے تھے کہ مجھے یہ گوارا نہیں کہ کوئی میری بے حرمتی کرے لہٰذا میں کسی کی بے حرمتی کیوں کروں۔

زنا کی چھ بُرائیاں

ایک صحابیؓ نے فرمایا زنا سے بچو۔ اس کے اندر چھ بُرائیاں ہیں، تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔

دُنیا کی تین بُرائیاں

۱۔ اس سے روزی کی برکت جاتی رہتی ہے۔

۲۔ زانی بھلائی سے محروم رہتا ہے۔

۳۔ عام لوگوں کی نظر میں مبغوض و ملعون ہو جاتا ہے۔

آخرت کی تین برائیاں :

۱۔ اس کی وجہ سے اللہ کو شدید غصہ آتا ہے اور جس پر اللہ غضبناک ہو جائے اس کا کہاں ٹھکانہ ہے۔

۲۔ زنا کی وجہ سے آخرت میں سخت حساب لیا جائے گا۔

۳۔ زانی کو جہنم میں داخل کیا جائے گا۔

جہنم کی کچھ کیفیات

ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل امینؑ سے فرمایا: جبرئیل! کچھ جہنم کی آگ کی کیفیات بیان کرو۔ فرمایا کہ وہ بالکل سیاہ اور تاریک ہے اگر سوئی کے ناکہ کے برابر دنیا میں ظاہر کر دی جائے تو دنیا اور اس کی تمام چیزوں کو جلا ڈالے۔ اگر دوزخیوں کا کپڑا زمین و آسمان کے درمیان لٹکا دیا جائے تو اس کی بدبو سے تمام دنیا والے مر جائیں۔ اگر زقوم کا ایک قطرہ ٹپکا دیا جائے تو لوگوں کی زندگی تنگ ہو جائے۔ ۱۹ فرشتے جو دوزخ پر مقرر ہیں اور قرآن پاک میں ان کا ذکر ہے ان میں سے ایک دنیا میں ظاہر ہو جائے تو اس کی دہشت ناک خوفناک صورت دیکھ کر کوئی زندہ نہ بچے۔ قرآن میں جن زنجیروں کا تذکرہ ہے اگر ایک زنجیر زمین پر ڈال دی جائے تو اس کی سوزش اور وزن کو زمین و پہاڑ تک برداشت نہ کر سکیں۔

اتنا سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس بس! جبرئیل بس (آگے سننے کی طاقت نہیں) یہ حالات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے۔ آپ کو دیکھ کر جبرائیل بھی رونے لگے آپ نے فرمایا:
جبرائیل تم بھی روتے ہو، حالانکہ تم اللہ کے مقرب فرشتے ہو، جواب دیا۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر مجھے اللہ اس مقام سے گرا دے تو کون روک سکتا ہے (یہ جبرائیلؑ ہیں جن کا مقام اللہ کے یہاں تمام فرشتوں سے اعلیٰ و افضل ہے۔ اللہ کے خوف سے رو رہے ہیں، ہم عاصی و نافرمان بندے ذرا غور کریں۔

اے انسان! اپنی زندگی، مال اور تندرستی پر مغرور نہ ہو، دنیا کی ہر چیز فانی ہے۔ تیری تندرستی کیا خود تیری ہستی بھی باقی رہنے والی نہیں ہے۔ اللہ کا عذاب نہایت سخت ہے، زنا سے پرہیز کر۔ یہ عمل اللہ کے غصہ کو بھڑکاتا ہے۔ اللہ کا غصہ بھڑک اٹھے تو دنیا میں کون ہے جو اس کی تاب لا سکے۔

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْہُ

بدترین زنا یہ بھی ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور ذلت و رسوائی کی وجہ سے نہ کسی کو خبر کرے نہ بیوی کو علیحدہ کرے اور زندگی بھر اس سے حرامکاری کرتا رہے۔ اس طرح کے واقعات ایک دو نہیں بلکہ آئے دن پیش آتے رہتے ہیں۔ اور اب تو لوگ اس قدر جری ہو گئے ہیں کہ بار بار بیوی کو طلاق دینے کے باوجود کسی نہ کسی طرح غلط فتویٰ حاصل کر کے غیر عورت کو بیوی بنائے رکھتے ہیں۔ یہ لوگ دنیا کی عارضی ذلت و رسوائی سے گھبراتے ہیں لیکن قیامت کی ذلت کا تصور نہیں کرتے جس میں تمام مخلوق کے سامنے ہر ایک کا راز فاش ہو جائے گا۔

میرے بھائی! قیامت میں پیش آنے والے دردناک عذاب سے ڈر اور اپنی بدعملی خصوصاً زنا سے رک جا اور جو برائی اب تک کر چکا ہے اس سے اللہ کے سامنے گریہ وزاری کے ساتھ توبہ کر، اس میں بالکل تاخیر نہ کر۔ یقین جان کہ تو اللہ کے عذاب کا ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتا۔ توبہ کا دروازہ

کھلا ہے اگر تو سچے دل سے توبہ کرے تو خدا کی قسم اللہ کی رحمت تیرے استقبال کو تیار ہے۔

ابھی موقع اور وقت ہے جو کچھ کرنا ہے کرلے۔ کل موت آئے گی۔ اس وقت تو شرمندہ ہو کر توبہ کرنا چاہے گا لیکن توبہ کا دروازہ بند ہو چکا ہوگا اور اس وقت کی شرمندگی تیرے بالکل کام نہ آئے گی۔

زنا اور وبائی امراض

حضرت کعبؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے فرمایا جب دیکھو کہ تلواریں نیام سے باہر نکل آئیں اور لوگوں کے خون بہائے جانے لگے (یعنی آپس میں قتل و خونریزی عام ہو جائے) تو سمجھ لو کہ اس قوم میں اللہ کے احکام کو ضائع کیا جا رہا ہے اور جب دیکھو کہ بارش کم ہو رہی ہے ضرورت کے مطابق نہیں ہوتی تو سمجھ لو کہ لوگوں نے زکوٰۃ دینا بند کر دی ہے (یعنی زکوٰۃ نہ دینے سے قحط پڑتا ہے) اور جب دیکھو کہ وبائی امراض پھیل رہے ہیں تو سمجھ لو کہ لوگوں میں زنا عام ہو گیا ہے) آج یہ تمام باتیں عام ہوتی جا رہی ہیں اس لئے اس کے نتائج بھی بھیانک شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرماتے (آمین)

اَحادِیث

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

مَا مِنْ قَوْمٍ یَظْھَرُ فِیْھِمُ الزِّنَا — جس قوم میں زنا کا رواج ہو جاتا ہے

اِلَّا اُخِذُوْا بِسَنَۃٍ وَمَا مِنْ — وہ قوم قحط سالی میں مبتلا کر دی جاتی ہے

قَوْمٍ یَظْھَرُ فِیْھِمُ الرِّشَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ (احمد) — اور جس قوم میں رشوت کا رواج ہو جاتا ہے وہ خوف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

لَا یَخْلُوَنَّ اَحَدُکُمْ بِامْرَاَۃٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ۔ (بخاری و مسلم) — تم میں سے کوئی ہرگز تنہائی میں کسی عورت کے ساتھ اس کے محرم کے بغیر نہ رہے۔

اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں رہنے سے اس لئے منع کیا گیا کہ اس سے فحش کاری میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ ہے، شیطان ایسے موقع کی تاک میں لگا رہتا ہے۔

سُود کی مذمت

بدترین برائیوں میں سے ایک سُود بھی ہے اور یہ بُرائی اس درجہ عام ہو چکی ہے کہ لوگوں کے دلوں سے اس کی بُرائی کا احساس تک مٹ چکا ہے۔ دنیا و آخرت میں اس کی سزائیں بھی بڑی دردناک ہیں۔

کہیں ڈس نہ لے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معراج کی رات میں نے ساتویں آسمان پر کڑک اور گرج سُنی اور بجلی کی چمک دیکھی اور کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کے پیٹ مکانوں کی طرح بڑے بڑے ہیں اور ان میں سانپ بچھو بھرے ہیں۔ باہر سے پیٹ کے اندر کا سب کچھ نظر آ رہا ہے۔ میں نے جبرائیل سے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: یہ سُود خور ہیں۔

سُود اور بربادی

کسی نے کہا جس شہر میں زنا کاری، سود خوری ہونے لگے وہ شہر برباد ہو جاتے گا۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں جو شخص (تجارت سے متعلق) شرعی مسائل سیکھے بغیر تجارت کرے گا وہ سُود میں مبتلا ہو جاتے گا۔ اسی لئے حضرت عمرؓ نے فرمایا ہمارے بازار میں وہ لوگ خرید و فروخت نہ کریں جو مسائل سے واقف نہ ہوں۔

چار مہلک باتیں

حضرت عبدالرحمٰن بن ثابتؓ فرماتے ہیں جن بستیوں میں چار باتیں عام ہو جاتی ہیں وہ بستیاں برباد کر دی جاتی ہیں (کم تولنا، کم ناپنا، زنا کاری، سُود خوری۔ زنا کاری سے وبائی امراض پھیلتے ہیں۔ کم تولنے اور ناپنے سے بارش بند ہو جاتی ہے۔ سُود خوری سے قتل و خونریزی کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔ آج کونسی چیز ہے جو ہمارے معاشرے میں نہ پائی جاتی ہو، مذکورہ بالا احادیث و اقوال سے اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ تاجر کے لئے تجارت کے مسائل کا سیکھنا کتنا اہم اور ضروری ہے، لیکن آج ۹۹ فیصد بلکہ اس سے بھی زیادہ تاجر ایسے ہیں جو نہ مسائل سیکھتے ہیں نہ ان کی اہمیت کا ان کو احساس ہے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ بعض حضرات تو اس وجہ سے شرعی احکام سے گریز کرتے ہیں کہ ان کو سیکھنے کے بعد حلال و حرام کے چکر میں پڑ کر دنیا نہیں کما سکتے اور بعض ظالم تو زبان سے ایسے کلمات تک نکالتے ہیں کہ "مولوی لوگ حلال و حرام کے چکر میں پھنسا کر ہمیں کمانے نہیں دیتے، دنیا کہاں سے کہاں تک پہنچ گئی"۔ تف ہے ایسے خیالات رکھنے والے

اور کلمات کہنے والے پر۔ اسے یہ خبر نہیں کہ کل کو پروردگارِ عالم کی عدالت میں کھڑا ہو گا جہاں عدل کی ترازو نصب ہو گی۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

ایسے ناپ تول کرنے والوں کیلئے خرابی ہے جو لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لیں اور جب کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں۔ کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ یہ لوگ اُٹھائے جائیں گے ایک بڑے دن میں جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

احادیث

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ (مسلم)

لعنت فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُود لینے والے، دینے والے، لکھنے والے اور اسکے گواہوں پر اور فرمایا یہ سب گناہ میں برابر ہیں

قَالَ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمُ رِبٰوا يَاْكُلُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَّثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً۔ (احمد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیدہ دانستہ سود کا ایک پیسہ کھانا چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی بُرا ہے۔

وَمَنْ نَبَتَ لَحْمُهٗ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ۔ (احمد)

نیز فرمایا جس جسم کی پرورش حرام مال سے ہو اس کے لئے آگ ہی مناسب ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُكُمْ قَرْضًا فَاَهْدٰى اِلَيْهِ اَوْ حَمَلَ اِلٰى دَابَّتِهٖ فَلَا تَرْكَبْهَا وَلَا تَقْبَلْهُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ جَرَى بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ (بخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کسی کو قرضہ دے تو اس کا ہدیہ قبول نہ کرے۔

گناہ

توراۃ کے دس باب

حضرت جابرؓ بن عبداللہ کے واسطہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کو تختیوں پر لکھی جو کتاب (تورات) دی تھی اس میں یہ دس باب بھی تھے۔

(۱) اے موسیٰؑ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ میرا یہ قول پورا ہو کر رہے گا۔ "آگ مشرکوں کے چہروں کو جھلسا دے گی"۔

(۲) میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرتے رہنا۔ اس کے نتیجے میں آفات سے حفاظت، عمر میں زیادتی۔ آرام دہ زندگی۔ نیز مزید نعمتیں دوں گا جو ان سے بہتر ہوں گی جن پر تم نے شکر ادا کیا ہو گا۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ اگر شکر کرو گے تو اور زیادہ نعمتیں دوں گا۔

(۳) کسی کو ناحق قتل نہ کرنا، ورنہ زمین و آسمان تمہارے لیے تنگ ہو جائیں گے اور تم دوزخ کے مستحق ہو جاؤ گے۔

(۴) میرے نام کے ساتھ جھوٹی اور گنہ گار کرنیوالی قسم نہ کھانا۔ جو میری اور میرے نام کی عظمت نہیں کرتا میں اس کو پاک نہیں کرتا۔

(۵) لوگوں کو جو میں نے اپنے فضل سے نعمتیں دی ہیں ان پر کبھی حسد نہ کرنا، حاسد میری نعمتوں کا دشمن۔ میری تقسیم سے ناراض، میرے فیصلہ کو ٹھکرانے والا ہے اور جس کا میرے ساتھ یہ معاملہ ہو، میرا اس سے اور اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

(۶) جس بات کو اچھی طرح سُنا، دیکھا یا سمجھا نہ ہو اور قلب اس سے مطمئن نہ ہو اس کی کبھی گواہی نہ دینا، ورنہ میں قیامت میں اس کے متعلق باز پُرس کروں گا۔

(۷) کبھی چوری نہ کرنا (خصوصاً) اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا نہ کرنا۔ ورنہ اس عمل کی نحوست سے تم کو اپنی رحمت سے محروم اور آسمان کے دروازے تم پر بند کر دوں گا (زنا ہر ایک سے حرام ہے لیکن پڑوسی کی بیوی کا تذکرہ خاص طور پر اس لیے فرمایا کہ قربت کی وجہ سے اس کے امکانات زیادہ رہتے ہیں۔

(۸) جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرنا (یہ ایمان و اخلاق کا معیار ہے۔)

(۹) میرے سوا کسی کے لیے (جانور) ذبح نہ کرنا۔ میں اسی قربانی کو پسند کرتا ہوں جو میرے نام کے ساتھ اور خالص میرے لیے کی جائے (ذبح کرنا عبادت ہے اور کوئی عبادت غیر اللہ کے لیے جائز نہیں۔)

(۱۰) ہفتہ کے دن (خاص طور پر) میری عبادت کے لیے خود کو اور تمام متعلقین کو فارغ کرنا (ہفتہ کا دن حضرت موسیٰؑ کے لیے متبرک اور عید قرار دیا گیا تھا۔ جس طرح اُمّتِ محمدیہ کے لیے جمعہ کا دن)

حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مؤمنِ کامل

نے فرمایا مومن (کامل) وہ ہے جس سے لوگوں کی جان و مال محفوظ ہو (یعنی کسی کو اپنی جان یا مال کے سلسلے میں اس کی طرف سے کوئی خطرہ نہ ہو) کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ ہوں (یعنی کسی کو نہ ستاتا ہو) مجاہد وہ ہے جو اللہ کی فرمانبرداری میں اپنے

نفس سے جہاد کرے (یعنی نفس کی مخالفت کرے۔ مہاجر وہ ہے جو گناہوں سے نیکیوں اور نافرمانی سے اطاعت کی طرف آجاتے۔

ہجرت اصل تو ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف منتقل ہو جانے کو کہتے ہیں، لیکن بُری کیفیت اور حالت سے اچھی حالت کی طرف منتقل ہونا بھی حکماً ہجرت ہی ہے۔

تھوڑے پر قناعت کر لے

حضرت ابو درداؓ نے فرمایا لوگو! اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ (یعنی پورے اخلاص کے ساتھ) خود کو مُردوں میں شمار کرو (تاکہ آرزوؤں کا پامال کرنا آسان ہو) یاد رکھو۔ بے نیاز کرنے والا تھوڑا مال۔ غافل کر دینے والے بہت مال سے بہتر ہے۔ اچھی طرح جان لو کہ نیکی پر انی دبو سیدہ نہیں ہوتی (کہ اس کا ثواب کم ملے یا نہ ملے) گناہ بھلایا نہیں جاتا (کہ آخرت میں اس کے عذاب سے بچ جاؤ) اللہ عالم الغیب ہے۔ وہ ہر ایک عمل سے خوب واقف ہے اور ہر ایک کو اس کے عمل کے مطابق جزا و سزا دے گا۔

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ۔

اگر تم نیکی کرو گے تو اپنے ہی لیے کرو گے اور اگر بُرائی کرو گے تو اس کا وبال بھی تمہارے ہی اوپر ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عوام کی مثال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی اس کی روشنی پر پروانے گرنے لگے، وہاں بیٹھا

ہوا شخص پروانوں کو آگ میں جلنے سے بچا رہا ہو۔ تم جہنم کی آگ کی طرف لپک رہے ہو اور میں تمہیں پکڑ پکڑ کر اس سے بچا رہا ہوں۔

جس طرح پروانہ آگ کی روشنی میں اندھا ہو کر گرتا اور جل جاتا ہے اسی طرح انسان نفسانی خواہشات کے (جو نارِ جہنم کے ارد گرد پھیلا دی گئی ہے) چکر میں پھنس کر جہنم میں چلا جاتا ہے۔

کسی نے کہا: حضرت آدم علیہ السلام کی

پانچ باتیں اور توبہ

توبہ پانچ باتوں کی وجہ سے قبول ہوتی اور پانچ ہی باتوں کی وجہ سے شیطان کی توبہ رَد کر دی گئی۔

آدم علیہ السلام کی توبہ کی قبولیت کے پانچ اسباب:

(۱) آدمؑ نے اپنے گناہ کا اقرار کیا۔
(۲) اس پر شرمندہ ہوتے۔
(۳) جلدی سے توبہ کی طرف متوجہ ہوئے۔
(۴) اپنے نفس کو ملامت کی۔
(۵) اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوئے۔ (توبہ کی قبولیت کے لئے یہ پانچوں باتیں ضروری ہیں)

شیطان کی توبہ قبول نہ ہونے کے اسباب:

(۱) گناہ کا اقرار نہ کیا (بلکہ اخیر تک اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ کا نعرہ لگاتا رہا۔
(۲) نفس کو ملامت نہ کی (تکبر مانع رہا)
(۳) اپنے فعل پر شرمندہ نہ ہوا۔
(۴) توبہ کرنے میں جلدی نہ کی (بلکہ اللہ کے مقابلہ میں ملعون اکڑتا ہی رہا۔
(۵) اللہ کی رحمت سے مایوس ہو گیا (ایسے مغرور و ملعون کے حصہ میں مایوسی

کے سوا ہے ہی کیا؟)

بڑوں کی بڑی بات

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کہا کرتے تھے کہ اللہ کی اطاعت (چاہے خدانخواستہ جہنم میں جانا پڑے) مجھے اس کی نافرمانی سے بہت زیادہ پسند ہے (چاہے اس کی نافرمانی کے نتیجے میں جنت بھی مل گئی تو مالک کی نافرمانی کی شرمندگی تو ہر وقت رہے گی جو سخت ترین عذاب ہے۔ اور اگر زندگی بھر اللہ کی اطاعت کرتا رہا تو چاہے جہنم میں ڈال دیا جاتے اس میں آگ کی تکلیف تو ضرور ہوگی لیکن مالک کی نافرمانی کی شرمندگی تو نہ ہوگی جو آگ سے زیادہ سخت ہے اور جہنم سے نکلنے کی توقع بہر حال رہے گی۔

نوجوانی اور کیفیت یہ!

مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کہیں جا رہے تھے راستہ میں ایک نوجوان لڑکے عتبہ کو دیکھا کہ ایک پرانی قمیض پہنے مغموم و پریشان کھڑے رو رہے ہیں اور جسم سے پسینہ بہہ رہا ہے۔ موسم سخت سردی کا تھا۔ تعجب سے فرمانے لگے، صاحبزادے! کیوں رو رہے ہو اور اس سردی میں پسینہ کیسا؟ عتبہ نے کہا حضرت اس جگہ مجھ سے ایک گناہ ہوا تھا۔ جب یہاں آیا تو گناہ یاد آگیا۔

اللہ کے خوف اور حیا و ندامت کا اس قدر غلبہ ہوا کہ پسینہ پسینہ ہو گئے اللہ اکبر کیسے حیادار تھے ہمارے اکابر اور کتنے بے حیا ہو چکے ہیں ہم کہ روزانہ سینکڑوں گناہ کر کے بھی دندناتے پھرتے ہیں۔

مُحاسبہ کرتے رہو،

کھول شامیؒ فرماتے ہیں۔ رات کو بستر پر لیٹتے وقت اپنا محاسبہ کر لیا کرو۔ (دن بھر کا حساب لگا لیا کرو) محاسبہ سے معلوم ہوگا کہ آج نیکیاں زیادہ کی ہیں تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرو اور اگر گناہ کی فہرست لمبی نظر آتے تو لیٹے لیٹے استغفار کرو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو تمہاری مثال اس تاجر کی سی ہوگی جو بے سوچے سمجھے خرچ کرتے جاتے، حساب نہ لگاتے اور اچانک قلاش ہو جاتے۔

محبوب سے غداری نہ کر

عمر بن زیدؒ فرماتے ہیں: بھائی جہاں تک ہو سکے اپنے محبوب کے ساتھ غداری و بُرائی نہ کر۔ کسی نے کہا حضرت کیا کوئی محبوب کے ساتھ بھی غداری کرتا ہے؟ فرمایا ہاں، تجھے اپنا نفس انتہائی محبوب ہے لیکن اس کے باوجود گناہ و معصیت میں مبتلا ہوتا ہے، کیا یہ نفس کے ساتھ غداری نہیں ہے۔

ایک عُمدہ نصیحت

ایک بزرگ سے کسی نے کہا مجھے کچھ نصیحت فرمائیے فرمایا: اپنے پروردگار، اس کی مخلوق اور خود پر ظلم نہ کرو، پروردگار پر ظلم یہ ہے کہ اس کا بندہ ہو کر غیر کی عبادت و خدمت میں لگ جاتے (یہ شرک ہے اور شرک کو قرآن نے سب سے بڑا ظلم قرار دیا ہے اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔

مخلوق پر ظلم یہ ہے کہ ان کے عیوب لوگوں پر ظاہر کرے، (جو آج ہماری مجالس کی زینت ہے)

خود پر ظلم یہ ہے کہ مالک کے احکام کی ادائیگی میں سستی کرے (آج کل تو سب ہی ظالم نظر آرہے ہیں)

کتنے متقی تھے ہمارے اسلاف

کہمس بن الحسنؒ نے ایک موقع پر فرمایا: میں ایک گناہ کی وجہ سے چالیس سال سے رو رہا ہوں کسی نے معلوم کیا وہ کونسا گناہ ہے جس سے آپ اتنے پریشان ہیں؟ فرمایا ایک مرتبہ میرا ایک دوست آیا ہم دونوں نے بازار سے مچھلی خریدی اور پکا کر کھائی۔ کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے وقت پڑوسی کی دیوار کی مٹی (ہاتھ دھونے کے لئے) اس کی اجازت کے بغیر لے لی۔ اس پر رو رہا ہوں (سائل کو تعجب ہوا کہ اتنے حقیر گناہ پر یہ حال ہے) فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ وہ ہے جس کو انسان حقیر جانے (یعنی معمولی سمجھ کر توبہ و استغفار کی فکر نہ کرے) اور جس گناہ کو انسان بڑا سمجھے گا وہ اللہ کی نظر میں حقیر ہے (جس گناہ کو انسان عظیم اور مہلک تصور کرے گا تو یقیناً توبہ و استغفار میں لگ جائے گا جس کے نتیجے میں وہ گناہ حقیر بلکہ فنا ہو جائے گا۔)

کسی صحابیؓ کا قول ہے:

لَا صَغِيْرَةَ مَعَ الْاِصْرَارِ وَلَا كَبِيْرَةَ مَعَ الْاِسْتِغْفَارِ۔

اصرار کے ساتھ ہر گناہ بڑا اور استغفار کے ساتھ ہر گناہ چھوٹا ہے۔

عوام بن حوشبؒ نے کیا خوب فرمایا: گناہ کرنے کے بعد چار باتیں اس گناہ سے بھی زیادہ خطرناک ہیں:

(۱) اس گناہ کو چھوٹا سمجھنا (۲) اس پر ڈھیٹ ہونا۔
(۳) اس پر خوش ہونا۔ (۴) اس پر مستقل قائم رہنا۔

گناہ کی دس برائیاں

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

جو ایک نیکی لیکر آئے گا اسکو دس گنا ثواب ملے گا اور جو برائی لیکر آئے گا اس کو اسکے مثل ہی گناہ ہوگا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔

فقیہؒ فرماتے ہیں، میرے بھائی اس آیت کی وجہ سے دھوکے میں نہ رہنا۔ کیونکہ اس میں دس گنا بدلہ کی بشارت اس کے لئے ہے جو قیامت کے دن اپنی نیکی لے کر پہنچے، عمل کرنا آسان ہے لیکن اس عمل کو میدانِ حشر تک لے جانا دشوار ہے (وہاں تک وہی عمل پہنچے گا جو قبول ہوگا اور قبولیت کی کچھ خبر نہیں) اور ایک گناہ پر اگرچہ ایک سزا کا بیان ہے لیکن ہر گناہ کے اندر دس برائیاں موجود ہیں۔

(۱) خالق کی ناراضی (۲) شیطان کی مسرت (۳) جنت سے دوری۔ (۴) جہنم سے نزدیکی (۵) اپنے نفس پر زیادتی (۶) اس کی وجہ سے قلب کا ناپاک ہو جانا (جبکہ اللہ نے اس کو پاک بنایا ہے (۷) محافظ فرشتوں کی اذیت (۸) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پر غمگین ہونا (اُمت کے گناہوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا جاتا ہے۔ اس سے آپ غمگین ہوتے ہیں (۹) رات یا دن کا اس کے خلاف گواہ ہونا (قیامت میں گناہ کی جگہ اور وقت بھی گنہ گار کے خلاف گواہی دیں گے (۱۰) مخلوق کے ساتھ خیانت کرنا (انسانوں کے ساتھ خیانت بایں معنیٰ ہے کہ اس گناہ کی وجہ سے یہ قابل اعتماد نہ رہا۔ اب اس کی گواہی معتبر نہ ہوگی۔ اس سے کسی نہ کسی کا حق ضرور مارا گیا جس کے متعلق یہ گواہ بن سکتا تھا اور تمام مخلوق کے حق

میں بایں معنیٰ ہے کہ اس کے گناہ کی وجہ سے اللہ کی رحمت کے نزول میں کمی آتے گی جس سے تمام مخلوق، حتیٰ کہ بے جان چیزیں بھی متاثر ہوں گی)

سب سے بڑا بخیل اور ظالم

کسی نے کہا ہے سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو نیکی اور سعادت کے سلسلہ میں اپنے نفس کے ساتھ بخل کرے اور سب سے بڑا ظالم وہ ہے جو اللہ کی نافرمانی کر کے خود پر ظلم کرے۔

چراغ معرفت بجھ نہ جائے!

کسی حکیم کا مقولہ ہے اے انسان! گناہ نہ کر کیونکہ گناہ ایک نحوست ہے اور نحوست گوبھن کے پتھر کی طرح ہے کہ یہ پتھر اطاعت کی دیوار کو توڑ دیتا ہے۔ اس میں خواہشات کی ہوا داخل ہو کر معرفت کے چراغ کو بجھا دیتی ہے۔

علم بے اثر کیوں ہے؟

ایک بزرگ سے کسی نے دریافت کیا ہم علم کی باتیں سنتے ہیں لیکن اس سے فائدہ نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا تمہارے اندر پانچ باتیں ہیں جن کی وجہ سے تم اس نعمت سے محروم ہو۔

(۱) اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے۔ (۲) گناہ کے بعد استغفار نہیں کرتے (۳) جتنا جانتے ہو اس پر عمل نہیں کرتے (۴) نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھتے تو ہو لیکن اُن کی اتباع نہیں کرتے (۵) مُردوں کو دفن کرتے وقت عبرت حاصل نہیں کرتے۔

پانچ فرشتوں کی پکار

فقیہؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے رسُول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا: روزانہ آسمان سے پانچ فرشتے نازل ہو کر اعلان فرماتے ہیں۔

پہلا کہتا ہے: جو اللہ کے فرائض کو ترک کرے گا وہ اللہ کی رحمت سے نکل جائے گا۔

دوسرا کہتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنتوں کو چھوڑ دے گا وہ اُن کی شفاعت سے محروم رہے گا۔

تیسرا کہتا ہے جو حرام روزی کمائے گا اس کے اعمال ٹھکرا دیئے جائیں گے چوتھا مُردوں کو خطاب کر کے کہتا ہے، اے قبرستان والو! تم کاہے پر رشک کرتے ہو اور کاہے پر شرمندہ ہو؟ مُردے جواب دیتے ہیں شرمندگی تو اس پر ہے کہ ہم نے اپنی عمروں کو ضائع کیا اور آخرت کی تیاری نہ کی اور رشک ان لوگوں پر ہے جو ابھی تک زندہ ہیں کہ ان کو عبادت و تلاوت اور ذکر و درود کا موقع میسر ہے اور ہم محروم ہو چکے ہیں۔

پانچواں فرشتہ کہتا ہے، لوگو! اللہ کے یہاں غصّہ اور عذاب بھی ہے جو اس کے عذاب اور غصّہ سے ڈرتا ہے اسے بچاؤ کی تدبیر کرنی چاہیئے وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرے، اے لوگو! ہم نے تم کو شوق دلایا لیکن تم (جنت کے) مشتاق نہ بنے، ہم نے تم کو ڈرایا لیکن تم (جہنم یا اللہ کے نام سے نہ ڈرے اگر دنیا میں اللہ سے ڈرنے والے، چھوٹے معصوم بچے، چرنے والے جانور اور عبادت گزار بوڑھے نہ ہوتے تو تم پر عذاب نازل ہو جاتا۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْہُ۔

حکیمانہ اقوال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا: عائشہؓ! چھوٹے چھوٹے گناہوں میں

بہت احتیاط کرو، اللہ کے یہاں ان کا بھی سوال ہوگا۔ کسی نے کہا چھوٹے گناہوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی چھوٹی چھوٹی لکڑیوں کو جمع کر کے آگ جلائے کہ یہ آگ پھیل کر کیسی تباہی مچاتی ہے۔)

جو نیکی بوتے گا سلامتی کاٹے گا۔ (توراۃ)

جو برائی بوتے گا وہ ندامت کاٹے گا۔ (انجیل)

کسی نے حضرت ابن عباسؓ سے معلوم کیا۔ آپ کو زیادہ گناہ کرنے والا اور زیادہ ہی نیکی کرنے والا پسند ہے یا کم گناہ اور کم ہی اطاعت کرنے والا؟ فرمایا: مجھے وہ پسند ہے جو نافرمانی کم کرے۔

کسی بزرگ نے فرمایا عمل تو ہر ایک کر لیتا ہے لیکن سمجھ دار وہ ہے جو گناہ کو چھوڑ دے۔

اس سے معلوم ہوا کہ نیکی کرنے کے مقابلہ میں گناہوں کا ترک کرنا زیادہ بہتر و افضل ہے کیونکہ نیکی کے لئے اللہ نے یہ شرط لگائی ہے کہ اس کو قیامت میں لے کر پہنچے۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا — جو نیکی لیکر آئے گا اسکو دس گنا بدلہ ملیگا۔

ترک گناہ پر کوئی شرط نہیں۔

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى۔ — جس نے نفس کو خواہشات سے روکا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔

مُفلس کون ہے؟

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے معلوم کیا مفلس کون ہے؟ عرض کیا جس کے پاس روپیہ پیسہ نہ ہو، فرمایا نہیں۔ میری اُمت میں مُفلس وہ ہے جو قیامت میں نماز، زکوٰۃ، روزہ وغیرہ لے کر جائے گا لیکن

دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی، کسی کو بہتان لگایا ہوگا۔ کسی کا مال ہڑپ کیا ہوگا۔ کسی کو قتل کیا ہوگا۔ کسی کو مارا ہوگا۔ ان مظالم کے بدلے میں اس کی تمام نیکیاں مظلوم کو دے دی جائیں گی اور وہ خالی ہاتھ رہ جائے گا، اور لوگوں کے حقوق کی ادائیگی سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان لوگوں کے گناہ اس ظالم پر لاد دیئے جائیں گے اور اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

مظلوم کی مدد کرو ورنہ!

حضرت ابو میسرہؓ فرماتے ہیں، دفن کرنے کے بعد فرشتے مُردا کو ایک کوڑا مارتے ہیں جس سے آگ بھڑک اُٹھتی ہے۔ مُردہ اس پٹائی کی وجہ معلوم کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ تو دنیا میں ایک مظلوم کے پاس سے گزرا تھا وہ تجھ سے مدد کی فریاد کرتا رہا لیکن تو نے (باوجود قدرت کے) اس کی مدد نہ کی، یہ اس کی سزا ہے (جب مظلوم کی مدد نہ کرنے پر سزا ہے تو ظلم کی سزا کیا ہوگی؟)

میمونؒ بن مہران نے فرمایا اگر کوئی کسی پر ظلم و زیادتی کر بیٹھے اور باوجود ارادہ کے معاف نہ کرا سکے تو اس کے لئے ہر نماز کے بعد دعا و استغفار کرتا رہے، اس برکت سے وہ ظلم معاف ہو جائے گا۔

ظالم کی مدد نہ کرو

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو کسی ظالم کی مدد کرے گا اسے کوئی تدبیر بتائے گا جس سے وہ کسی مسلمان کا حق دباتے تو وہ اللہ کے غضب کا مستحق ہوگا اور ظلم کا بوجھ اس پر بھی رہے گا۔

سب سے بڑا جاہل

حضرت عمرؓ نے احنف بن قیسؒ سے معلوم کیا، سب سے بڑا جاہل کون ہے؟ عرض کیا جو اپنی آخرت کو اپنی دنیا کے بدلے میں فروخت کر دے، فرمایا اس سے بڑا بھی ایک جاہل ہے، وہ کون؟ احنف بن قیسؒ نے کہا، فرمایا جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے لئے بیچ ڈالے۔

دنیا میں آدمی حرام طریقہ پر مال کماتا ہے جس سے آخرت برباد ہو جاتی ہے اور یہ کمایا ہوا مال دوسروں کے لئے چھوڑ کر مر جاتا ہے تو گویا اس نے دوسروں کے مال کی خاطر اپنی عاقبت برباد کی۔

حضرت علیؓ کا مقولہ

حضرت علیؓ کا مقولہ مشہور ہے، فرمایا میں نے کسی کے ساتھ نہ احسان کیا نہ برائی

دوسرے پر احسان حقیقت میں خود پر ہی احسان ہے کیونکہ اس کا فائدہ خود کو پہنچے گا۔ اسی طرح اگر دوسرے پر زیادتی کی تو اس کا عذاب بھی کرنے والے پر ہے تو گویا یہ زیادتی اپنے اُوپر ہی ہوئی۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا۔

جس نے اچھا کام کیا اس کا فائدہ اس کو پہنچے گا اور جس نے بُرائی کی اس کا وبال بھی اس پر رہے گا۔

کتنے محتاط تھے آپؐ

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں ایک مہاجرؓ اپنی کسی حاجت کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تنہائی میں ملنا چاہتے تھے لیکن موقع نہ مل سکا۔ ایک روز علی الصبح آپؐ سواری پر تشریف لے جا رہے تھے انہوں نے آگے آکر سواری کی لگام پکڑ کر عرض کیا مجھے آپؐ سے ایک حاجت

ہے، آپؐ نے فرمایا اس وقت لگام چھوڑ دو۔ تمہاری حاجت بھی پوری ہو جائے گی۔ انہوں نے اصرار کیا مجبر کی نماز کا وقت تنگ ہو رہا تھا۔ آپؐ نے کوڑا مار کر ان کو ہٹا دیا۔

نماز سے فارغ ہو کر فرمایا۔ میں نے ابھی کسی کو مارا تھا۔ اگر وہ اس جگہ موجود ہو تو کھڑا ہو جائے وہ صحابیؓ ڈرتے ڈرتے کھڑے ہو گئے، آپؐ نے فرمایا میرے قریب آؤ۔ قریب آگئے تو فرمایا کوڑا لے کر مجھ سے بدلہ لو کہنے لگے اللہ کی پناہ کیا میں سرکار کے کوڑا ماروں گا۔ آپؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ بدلہ لے لو۔ انہوں نے پھر وہی کہا، تب آپ نے بااصرار فرمایا اچھا معاف کر دو، عرض کیا یا رسول اللہ میں نے معاف کیا۔

اس کے بعد آپؐ نے حاضرین کو خطاب فرمایا، لوگو! اللہ سے ڈرو اور کسی پر ظلم نہ کرو۔ اگر کوئی مومن پر ظلم کرے گا تو قیامت میں اللہ اس کو سزا دے گا نیز فرمایا قیامت میں مظلوم کامیاب ہوں گے۔

حقوق العباد

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں، اگر تو اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ تو نے ستر مرتبہ اللہ کی حق تلفی (یعنی نافرمانی) کی ہے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو نے کسی بندہ کا ایک حق تلف کیا ہو۔

اللہ کے حقوق کے معاملہ میں بندوں کے حقوق کا مسئلہ زیادہ نازک ہے، اللہ کریم ہے اس سے اس حال میں بھی معافی کی توقع ہے کہ بندہ کے گناہ آسمان کے ستاروں، سمندر کی جھاگوں کے برابر ہوں، برخلاف اس کے کہ وہ بخیل ہے اس سے اس کی بھی توقع کم ہے کہ وہ اپنے ایک حق کو بھی معاف کر دے۔

قرض سے غفلت نہ برتو

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ فرماتے ہیں جس پر قرضہ ہو اس کے لیے مناسب نہیں کہ وہ زیتون یا اس سے گھٹیا چیز کا سالن بنائے جب تک کہ قرضہ ادا نہ کر دے۔ اپنی ضرورت کو ختم یا کم کر کے پہلے قرضہ ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

خدمت خلق کی فضیلت

فضیل بن عیاضؒ فرمایا کرتے تھے، قرآن کی ایک آیت پڑھ کر اس پر عمل کرنا ہزار مرتبہ خالی تلاوت کرنے سے مجھے زیادہ پسند ہے۔ ایک مسلمان کو خوش کرنا اور اس کی مدد کرنا ساری عمر کی عبادت سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ دُنیا کا ترک کر دینا میرے نزدیک آسمان کے فرشتوں کے برابر عبادت کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ حرام کا ایک پیسہ چھوڑنا سو حج کرنے سے افضل ہے (اگرچہ وہ حج حلال کی کمائی سے ہوں۔)

ظلم، ایمان کیلئے خطرہ

ابوبکرؒ وراق فرماتے ہیں۔ لوگوں پر ظلم کرنے کی وجہ سے اکثر دلوں سے ایمان نکل جاتا ہے۔

ابوالقاسم الحکیمؒ سے کسی نے معلوم کیا، کیا کوئی گناہ ایسا بھی ہے جس کی وجہ سے ایمان دل سے خارج ہو جاتے؟ فرمایا ایسے تین گناہ ہیں:

(۱) نعمتِ اسلام پر اللہ کا شکر نہ کرنا (۲) اسلام کے مٹ جانے سے نہ ڈرنا۔ (۳) مسلمانوں پر ظلم کرنا۔

رسول اکرمؐ کی وصیت

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تین وصیتیں فرمائیں

(۱) موت کو کثرت سے یاد کرتے رہنا (اس سے نفسانی خیالات خود بخود ختم یا کم ہو جائیں گے) ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتے رہنا۔ (اس سے نعمتوں میں اضافہ ہوگا) (۳) برابر دُعا کرتے رہنا۔ نہ معلوم کس وقت کی

دُعا قبول ہو جاتے۔)

پھر فرمایا: تین باتوں سے پرہیز کرنا۔

(۱) کبھی وعدہ خلافی نہ کرنا، نہ اس معاملہ میں کسی کی مدد کرنا (یہ بداخلاقی ہے) (۲) کبھی کسی کے ساتھ بغاوت نہ کرنا، (جس کے ساتھ بغاوت کی جاتی ہے اللہ اس کی مدد کرتا ہے) (۳) کبھی کسی کے ساتھ مکر و فریب نہ کرنا (مکر کی بُرائی ہمیشہ مکر کرنے والے پر پڑتی ہے۔)

گمراہی کی تین باتیں

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں لوگوں کی گمراہی کے لیے یہ تین باتیں کافی ہیں:

(۱) کوئی شخص لوگوں کی ان باتوں پر بُرائی کرے جو خود کرتا ہے (آج ہر بُرائی کرنے والا اپنے گریبان میں جھانکے تو یقیناً شرمندہ ہو جائے گا۔

(۲) کسی شخص کو دوسرے لوگوں کے تمام عیوب نظر آئیں اور وہی عیوب اپنے میں ہونے کے باوجود دکھائی نہ دیں (آج ہماری بالکل یہی کیفیت ہے کہ دوسرے کی آنکھ کا تنکا نظر آتا ہے اور اپنی آنکھ کا شہتیر تک بھی دکھائی نہیں دیتا)

(۳) کوئی شخص اپنے ساتھی کو خواہ مخواہ تکلیف پہنچائے (بعض لوگوں کو اسی میں لُطف آتا ہے کہ خواہ مخواہ دوسروں کو ستاتے رہیں۔

کتنا سخت ہے یہ عذاب

یزید بن سمرہؒ فرماتے ہیں کہ جہنم کے بعض مقامات دریا کے ساحل کے مانند ہوں گے، جن میں اونٹ جیسے سانپ، خچر جیسے بچھو ہوں گے۔ جب جہنمی فریاد کریں گے کہ ہمارے عذاب کو کچھ ہلکا کر دیا جائے تو ان کو اس مقام کی طرف بھیج دیا جائے گا۔ وہاں پہنچیں گے تو سانپ بچھو

ڈسنا شروع کر دیں گے، تمام جسم کی کھال نوچ ڈالیں گے۔ تنگ آکر پھر وہیں واپسی کی درخواست کریں گے۔ انکو آگ میں واپس بھیج دیا جائے گا اور اس وقت ان پر خارش مسلط کر دی جائے گی، گھلاتے گھجلاتے جسم کی ہڈیاں نظر آنے لگیں گی۔ کوئی معلوم کرے گا کہ اس خارش سے تم کو تکلیف ہو رہی ہے کہیں گے بے حد تکلیف! اس وقت ان سے کہا جائے گا، یہ تکلیف اسوجہ سے دی گئی ہے کہ تم دُنیا میں مومن کو ستایا کرتے تھے (آج اس کا مزہ چکھ)

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْہُ

احادیث

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ۔ (مسلم)

اللہ اس بندہ کو پسند کرتا ہے جو متقی دینا سے بے نیاز ہو اور شہرت پسند نہ ہو۔

قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَسَاءَ عَمَلُہٗ (احمد)

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا سب سے بہتر آدمی کون ہے؟ فرمایا جس کی طویل عُمر اور اعمال اچھے ہوں۔ عرض کیا سب سے بُرا کون ہے؟ فرمایا جس کی عمر طویل اور اعمال بُرے ہوں۔

اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ۔

عقلمند وہ ہے جو خود کو پہچانے اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے عمل کرے اور بیوقوف وہ ہے جو نفس کی خواہشات پر چلے اور اللہ سے اچھے بدلہ کی خواہش رکھے۔

رحمت وشفقت

رَحم کر تجھ پر رَحم کیا جائے گا

حضرت ابوہریرہؓ کے واسطہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل کیا گیا ہے۔

آپؐ نے فرمایا: ایک شخص کہیں جا رہا تھا۔ راستہ میں پیاس لگی، ایک کنوئیں میں اُترا اور پانی پی لیا۔ باہر نکل کر دیکھا۔ ایک کُتا پیاس کی شدت سے زبان نکالے کھڑا کیچڑ چاٹ رہا ہے اس آدمی کو خیال ہُوا کہ یہ کُتا بھی میری طرح پیاسا ہے۔ دوبارہ کنوئیں میں گیا۔ موزے میں پانی بھر کر لایا اور کُتے کو پلا دیا، اس پر اللہ تعالےٰ نے اس کی مغفرت فرما دی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جانوروں کے ساتھ بھی بھلائی کرنے پر اجر ملتا ہے؟ فرمایا ہاں ہر جاندار کے ساتھ بھلائی کا اجر ملتا ہے (کُتے کے ساتھ بھلائی کرنے پر جب یہ اجر ہے تو پھر انسان کے ساتھ بھلائی کا کتنا اَجر ہو گا؟)

رحم دِلی اور جنّت

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں رحمدل کے علاوہ کوئی نہ جائے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب رحمدل ہیں، فرمایا رحم دلی یہ نہیں کہ اپنے (یا اپنوں کے) لئے ہی کی جائے بلکہ رحم دلی تمام انسانوں کے ساتھ ہونی چاہیئے (یہ دَور عجیب ہے کہ بھائی کو بھائی پر رحم نہیں آتا۔

کسی کو ملامت نہ کر

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں اگر کسی کو بُرے اعمال کی سزا میں مبتلا دیکھو تو اسکو ملامت نہ کرو۔

اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو، بلکہ یوں کہو، اے اللہ اس پر رحم فرما اس کی طرف توجہ فرما۔

ہم اپنے دلوں کو ٹٹول کر دیکھیں کہ کیا واقعی ہمارے اندر یہ اعلیٰ اخلاق کی صفت موجود ہے یا ہم میں اخلاقی اعتبار سے انتہائی گراوٹ آچکی ہے

ہمدردی کا معیار

حضرت نعمان بن بشیرؓ نے تقریر میں فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ایک دوسرے کی اصلاح و ہمدردی میں سب آپس میں اعضائے جسم کی طرح ہو جائیں کہ ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم بیدار و بے قرار رہتا ہے۔

کیا آج مسلمانوں میں یہ صفت موجود ہے؟ اگر نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو پھر تباہی و بربادی کا شکوہ کیوں؟

کیا اس کی نظیر ملے گی؟

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمرؓ (اپنی خلافت کے زمانہ میں) رات کو پہرہ دے رہے تھے، ایک قافلہ جنگل میں پڑاؤ ڈالے ہوتے تھا۔ قافلہ کے سارے لوگ سو رہے تھے حضرت عمرؓ کو ان کے سامان کی چوری کا خطرہ محسوس ہُوا عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے پاس پہنچے۔ ان کو ساتھ لیا اور رات بھر قافلہ والوں کی پاسبانی فرماتے رہے۔ صبح صادق ہوئی تو قافلہ والوں کو نماز کے لئے بیدار کیا اور واپس تشریف لے گئے۔

انصاف ہو تو ایسا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بوڑھے ذمی کو کسی دروازے سے بھیک مانگتے دیکھا، متاثر ہو کر فرمانے لگے ہم نے تمہارے ساتھ انصاف نہیں کیا، جب تک تم جوان رہے

تم سے جزیہ لیتے رہے۔ اب بوڑھے ہو گئے تو دُر دُر کی ٹھوکریں کھانے کے لئے چھوڑ دیا۔ فوراً بیت المال سے بوڑھوں کی ضرورت کے مطابق وظیفہ جاری کر دیا۔

کاش اپنے انصاف کا ڈھنڈورا پیٹنے والے اس سے عبرت حاصل کریں۔

رحم و سخاوت پر جنت

حضرت حسنؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ میری اُمت کے بہت سے لوگ نماز روزہ کی کثرت کی وجہ سے جنت میں نہیں جائیں گے بلکہ ان کے دلوں کی سلامتی سخاوت اور مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی و غم خواری ان کو جنت میں لے جائے گی۔

مسلمانوں کے دس حق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسؓ بن مالکؓ سے فرمایا تم پر مسلمانوں کے چار حق ہیں (۱) احسان کرنے والے کی مدد کرنا (۲) گناہگار کے لئے استغفار کرنا (۳) حاکم کے لئے دُعا کرنا (۴) تائب سے محبت کرنا۔

نیز فرمایا: ہر مسلمان کے دوسرے پر چھ حق ہیں جن کا ادا کرنا ہر ایک کے ذمے ضروری ہے (۱) اس کی دعوت قبول کرنا (۲) مریض کی عیادت کرنا (۳) جنازہ میں شریک ہونا (۴) ملاقات پر سلام کرنا (۵) نصیحت کی خواہش پر نصیحت کرنا (۶) چھینک پر الحمد للہ کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا۔

ایمان کامل

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کا عیب چھپائے گا آخرت میں اللہ اس کے عیوب کو چھپائے گا۔ جو کسی مسلمان کی دنیوی تکلیف دُور کریگا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی تکلیف دُور فرمائے گا، نیز فرمایا:

ایمان کامل نہیں ہو سکتا جب تک آدمی دوسرے کے لئے وہی پسند

نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا جو دوسروں کی خطائیں معاف نہیں کرتا اس کی خطائیں بھی معاف نہیں کی جائیں جو دوسروں کے عذر قبول نہیں کرتا اللہ اس کے عُذر کو قبول نہیں فرماتے گا۔ تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

اے انسان اگر تو رحم کرے گا تو تجھ پر بھی رحم کیا جائے گا، تو اللہ سے رحم کی کیوں توقع کرتا ہے جبکہ تو خود رحم نہیں کرتا۔ (انجیل)

اپنے گریبان میں جھانک!

شفیق زاہدؒ فرماتے ہیں اگر تیرے سامنے کسی کی بُرائی کی جائے تو تُو اُس کو الزام نہ دے بلکہ اس کے ساتھ رحم کا معاملہ کر۔ کیونکہ تو اس سے زیادہ بُرا ہے اور اگر کسی نیک آدمی کا ذکر کیا جائے اور تیرے دل میں اس کی اطاعت کا جذبہ نہ پیدا ہو تو سمجھ لے کہ تو بُرا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصیحت

مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے کسی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد نقل کیا۔

اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ باتیں نہ کیا کرو، ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور سخت دل والا اللہ سے دُور ہے۔

لوگوں کے عیب اس طرح نہ دیکھو کہ گویا تم ان کے مالک ہو بلکہ اس طرح دیکھو کہ جیسے تم اُن کے غلام ہو۔

فرمایا آدمی دو طرح کے ہیں (۱) وہ لوگ جو مصیبتوں میں گرفتار ہیں۔ (۲) جو عیش و آرام کی زندگی گزار رہے ہیں، پریشان حال کو دیکھو تو اس پر

ترس کھاؤ، اور اس کے لئے عافیت کی دعا کرو) عیش و آرام والے کو دیکھو تو اللہ کی حمد اور شکر کرو (اس پر کہ یہ ہمارا بھائی عافیت سے ہے)

لوگوں کا یہ ذہن بن جائے تو دنیا سے جھگڑے فساد کا قصہ ہی ختم ہو جائے۔

تین جامع کلمے

ابو عبداللہ شامیؒ فرماتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ طاؤس کی خدمت میں حاضر ہوا، دروازے پر دستک دی ایک نہایت کمزور بوڑھے شخص تشریف لاتے اور فرمایا طاؤس میں ہی ہوں۔ میں حیران ہو کر کہنے لگا، آپ ہی طاؤس ہیں؟ اس عمر میں تو آپ سٹھ چکے ہوں گے، فرمایا عالم سٹھیا نہیں کرتا۔ میں ان کے ساتھ اندر گیا فرمایا سوال کرو، میں بہت مختصر اور جامع جواب دوں گا۔ میں نے عرض کیا۔ اگر آپ مختصر جواب دینے میں ہیں، تو سوال بھی مختصر ہی کروں گا۔ میرے سوال کرنے سے پہلے ہی فرمایا، اگر کہو تو تین کلمات میں، قرآن، انجیل اور توریت کو جمع کر دوں؟ میں نے کہا ضرور۔ ارشاد فرمایا۔

(۱) اللہ سے اس طرح ڈرو کہ اس کے سوا کسی سے اتنا نہ ڈرتے ہو۔

(۲) اللہ سے رحم کی اتنی امید رکھو کہ وہ خوف پر غالب آجاتے۔

(۳) دوسرے کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے کرتے ہو۔

ایمان کو مکمل کرنیوالی تین باتیں

عمار بن یاسرؓ فرماتے ہیں جس نے اپنے اندر تین باتیں پیدا کر لیں اس نے اپنا ایمان کامل کر لیا۔ (۱) تنگدستی میں خرچ کرنا (۲) خود سے انصاف کرنا (۳) سلام کو پھیلانا۔

اللہ کی تین پسندیدہ باتیں

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں، تین چیزیں اللہ کو بے حد پسند ہیں:

(۱) بدلہ کی قدرت کے باوجود معاف کرنا (اعلیٰ درجہ کی شہادت و بہادری یہی ہے)
(۲) میانہ روی اختیار کرنا (دین و دنیا دونوں کے معاملات میں)
(۳) اللہ کے بندوں پر رحم کرنا (جو مخلوق پر رحم کرتا ہے اللہ اس پر رحم کرتا ہے)

اِرْحَمُوْا عَلٰی مَنْ فِی الْاَرْضِ	تم زمین والوں پر رحم کرو
یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ	آسمان والا تم پر رحم کرے گا

خیر کا مرکز

حضرت ہشام حسنؒ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی جانب وحی بھیجی اے آدمؑ! چار چیزیں تمہارے اور تمہاری اولاد کے لئے خیر کا مرکز ہیں، ایک میرے لئے دوسری تمہارے لئے، تیسری میرے اور تمہارے درمیان، چوتھی تمہارے اور مخلوق کے درمیان۔

میرے لئے یہ کہ تم سب صرف میری عبادت کرو اور کسی کو میرے ساتھ شریک نہ کرو۔ تمہارے لئے تمہارا وہ عمل ہے جس کا میں بدلہ دوں گا، میرے اور تمہارے درمیان دعا اور اس کی مقبولیت ہے (دعا کرنا تیرا کام اور قبول کرنا میرا کام) تمہارے اور مخلوق کے درمیان یہ ہے کہ تم لوگوں کے ساتھ وہ معاملہ کرو جس کو تم دوسروں سے اپنے لئے کرانا پسند کرتے ہو۔

ان چار باتوں میں عقائد اعمال اور معاملات سب جمع ہو گئے۔ اللہ کی وحدانیت اور شرک سے کلی اجتناب پر ہی اعمال کی قبولیت موقوف ہے دعا پر یقین عبادت کا مغز بلکہ اصل عبادت ہے۔

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ	دعا عبادت کا مغز ہے
اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ	دعا ہی اصل عبادت ہے

لوگوں کے ساتھ وہ معاملہ کرنا جس کو انسان خود اپنے لئے پسند کرتا

ہے معاملات و اخلاقیات کا وہ اعلیٰ مقام ہے جس کو آج ہم سب بھولے ہوتے ہیں۔

احادیث

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا یَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ (مسلم)

جس کے پڑوسی اس کی برائیوں سے محفوظ نہ ہوں گے وہ جنت میں نہیں جائیگا۔

اِذَا کُنْتُمْ ثَلٰثَةً فَلَا یَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰی تَخْلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ یَّحْزُنَهٗ۔ (بخاری و مسلم)

اگر کہیں تین آدمی ہوں تو وہ ایک کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں جبتک کہ اور لوگ نہ آجائیں کیونکہ اس سے تیسرے کو تکلیف ہوگی۔

خوفِ خُدا

عقلمند کون ہے؟

حضرت سعیدؒ بن مسیب فرماتے ہیں، ایک مرتبہ حضرت عمرؓ حضرت ابی بن کعبؓ حضرت ابوہریرہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔

(۱) اعلم الناس (سب سے بڑا عالم) کون ہے؟

فرمایا: عقلمند!

(۲) اعبد الناس (سب سے زیادہ عبادت گزار) کون ہے

فرمایا: عقلمند!

(۳) افضل الناس (سب سے بہتر) کون ہے؟

فرمایا: عقلمند! اس عجیب و غریب جواب سے حیران ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقلمند تو وہی ہے نا، جس کے اندر کامل مروّت فصاحت، سخاوت اور مرتبہ کی بلندی پائی جاتے۔

فرمایا: یہ تمام چیزیں متاعِ دنیا (دنیا کی پونجی) ہے، عقلمند وہ ہے جو متقی اللہ سے ڈرنے اور گناہوں سے بچنے والا) چاہے دنیا والے اس کو حقیر سمجھتے ہوں۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔

اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز تم میں وہ ہے جو زیادہ متقی ہو۔

علامت اُمید و بیم

مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں جو شخص اپنے اندر اللہ کے خوف اور اس سے رحمت کی اُمید کے آثار پاتے تو اس نے ایک قابلِ اعتماد اور مضبوط بات حاصل کر لی۔

علامتِ خوف یہ ہے کہ آدمی اللہ کی نافرمانی سے بچنے لگے اور علامتِ رجاء (اُمید) یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری رضاء و رغبت کے ساتھ کرنے لگے۔

ارشادِ باری تعالیٰ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ربّ العزت کا ارشاد نقل کیا ہے۔ "میری عزت و جلال کی قسم! میں انسان کو دو خوف یا دو امن نہیں دیتا، جو دنیا میں مجھ سے ڈرا آخرت میں مطمئن رہے گا اور جو دنیا میں بے خوف رہا، آخرت میں بیخوف

فرشتوں میں اللہ کا خوف

عدی بن ارطاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: ساتویں آسمان کے فرشتے جب سے پیدا ہوتے سجدہ ہی میں پڑے ہیں اس کے باوجود اللہ کے خوف سے لرزتے رہتے ہیں اور قیامت میں جب سجدہ سے سر اٹھائیں گے تو کہیں گے یا اللہ ہم سے آپ کی عبادت کا حق ادا نہ ہو سکا۔

جہنم کا خوف

ابو میسرہؒ جب رات کو بستر پر لیٹتے تو کہتے کاش میری ماں نے مجھے جنا ہی نہ ہوتا، بیوی کہتیں اللہ نے آپ کو ایمان و اسلام کی دولت عطا فرمائی۔ پھر کیوں ایسی بات کہتے ہیں، فرمایا بے شک یہ دولت بڑی چیز ہے، لیکن ہمیں بتایا گیا کہ سب کو جہنم کے اوپر سے گزرنا ہوگا اور یہ نہیں بتایا گیا کہ واپسی بھی ہوگی یا نہیں؟

خوف سے گناہ معاف ہوتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کے دل میں اللہ کا خوف پیدا ہوتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

تین اور تین

حضرت حسنؓ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: تین چیزیں ہلاک کرنے والی اور تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں۔

ہلاک کرنے والی تین چیزیں

(۱) ایسا بخل جس پر عمل کیا جاتے۔

(۲) نفسانی خواہشات جس کی اتباع کی جاتے۔

(۳) آدمی کا خود کو سب سے اور بہتر سمجھنا۔

نجات دلانے والی تین چیزیں

(۱) رضامندی و ناراضی ہر حال میں انصاف کرنا۔
(۲) غربت و مالداری میں میانہ روی اختیار کرنا۔

کسی بزرگ نے فرمایا، اللہ کا خوف گناہوں سے روکتا ہے، امید سے اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، موت کا یاد کرنا فالتو دنیا اور فضول باتوں سے بے نیاز کرتا ہے۔

(۳) جلوت و خلوت دونوں جگہ اللہ کا خوف۔

خوفِ خدا کی علامت

فقیہؒ فرماتے ہیں، اللہ کا خوف سات باتوں سے ظاہر ہوتا ہے:

(۱) زبان (اللہ کے خوف کی وجہ سے جھوٹ، غیبت، چغلی اور فضول باتوں سے رُک جاتی ہے اور ذکر و تلاوت میں لگ جاتی ہے۔)

(۲) پیٹ (آدمی اپنے پیٹ میں حلال روزی داخل کرتا اور حرام سے بچاتا ہے بلکہ حلال بھی بقدرِ ضرورت)

(۳) آنکھ (حرام سے اعراض کرتی ہے اور حلال کی جانب بھی عبرت کے لئے دیکھتی ہے، رغبت کے لئے نہیں)

(۴) ہاتھ (ہر اس حرکت سے رُک جاتا ہے جو اللہ کو ناپسند ہو، اس کی حرکت صرف اللہ کی رضا کیلئے ہوتی ہے۔)

(۵) قدم (اس کام کی طرف نہیں اُٹھتا جس میں اللہ کی نافرمانی ہو، اللہ کی رضا کے لئے تیزی سے اُٹھتا ہے۔

(۶) قلب (اللہ سے ڈرنے والے دل میں بغض و عداوت اور حسد وغیرہ کی جگہ محبت و مروت، ہمدردی و احترام ہوتا ہے۔

(۷) اخلاص (اللہ سے ڈرنے والا اخلاص کی جستجو کرتا رہتا ہے کہ کہیں اخلاص نہ ہونے کی وجہ سے سارے اعمال ہی ضائع نہ ہو جائیں)

ایسے ہی لوگوں کے لئے قرآن کہتا ہے:

- وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ — اور آخرت آپکے پروردگار کے نزدیک متقیوں کے لئے ہے۔
- اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا۔ — بیشک کامیابی صرف پرہیزگاروں ہی کیلئے ہے
- اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۝ — بیشک پرہیزگار امن کی جگہ میں رہیں گے۔
- وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا۔ — تم میں سے ہر ایک کو اس دوزخ پر سے گزرنا ہے، یہ تمہارے پروردگار پر قطعی اور یقینی ہے پھر ہم پرہیزگاروں ہی کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔

ہزار میں ایک

حضرت انسؓ بن عمران فرماتے ہیں ایک مرتبہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ حسبِ ذیل آیت نازل ہوئی۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝

اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو، بیشک قیامت کا زلزلہ بہت بڑا ہے۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، جانتے ہو یہ کونسا دن ہوگا؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی جان سکتے ہیں۔

فرمایا یہ وہ دن ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ آدمؑ سے فرمائے گا اٹھو جنت والوں کو جنت میں اور دوزخ والوں کو دوزخ میں بھیجو۔ عرض کریں گے یا اللہ جنت

میں کتنے لوگ جائیں گے حکم ہوگا ایک ہزار میں سے ایک جنت میں اور نو سو ننانوے جہنم میں۔

صحابہؓ کرام یہ سُن کر رونے لگے (کہ ہزار میں سے صرف ایک جنت میں جائے گا)، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں تمہاری تعداد ۳/۱ ہوگی۔

صحابہؓ یہ سُن کر خوش ہو گئے (کہ اپنی خاصی تعداد ہوگی)

اس کے بعد آپؐ نے فرمایا، ہر نبی سے قبل جاہلیت کا دَور رہا ہے۔ یہ تعداد ان لوگوں سے پوری کی جائے گی اور اگر کمی رہے گی تو منافقین سے مکمل کیا جائے گا، پھر فرمایا مجھے توقع ہے کہ تم جنت میں دو تہائی ہو گے، نیز فرمایا یاجوج ماجوج اور کافر جن وانس بھی دوزخیوں کی تعداد بڑھانے والے ہیں۔

مسلم شریف کے درس میں استاذ محترم حضرت علامہ ابراہیم صاحب بلیاوی نور اللہ مرقدہٗ نے اس موقع پر ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ ہزار میں ایک مسلمان ہوگا، اور نو سو ننانوے غیر مسلم، مسلمان جنت میں جائے گا اور غیر مسلم جہنم میں۔

عمل کے بغیر جنت نہیں ملے گی

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا اے مخاطب! تجھے یہ بات دھوکہ میں نہ ڈالے کہ آدمی اس کے ساتھ رہے گا جس سے محبت کرتا ہے، کیونکہ نیک لوگ اعلیٰ مقام پر صرف اپنے عمل ہی کی وجہ سے پہنچیں گے۔ اعلیٰ مقام حاصل کرنے کے لئے عمل ضروری ہے، عیش وآرام کی زندگی میں اللہ کی نافرمانی کرنے کے ساتھ ساتھ اس تصوّر میں رہنا کہ ہم فلاں بزرگوں سے محبت کرتے ہیں، لہٰذا ہم انہیں کے ساتھ

جنت میں رہیں گے، اپنے کو دھوکہ میں رکھنا ہے، یہ الگ بات ہے کہ بزرگوں کی محبت سے کچھ کوتاہیوں کی تلافی ہو جاتے، یہود و نصاریٰ اور اہل بدعت بھی انبیاء علیہم السلام سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن ان کا دعویٰ باطل ہے۔ کیونکہ اصل محبت اتباع و فرمانبرداری ہے۔ اس کے بغیر خالی دعوے دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔

آتا ہے کیف مگر کبھی کبھی!

حضرت حنظلہؓ چیختے چلاتے گھر سے باہر نکلے، میں تو منافق ہوگیا، میں تو منافق ہوگیا، چاچک حضرت صدیق اکبرؓ سامنے آگئے فرمایا: حنظلہؓ یہ کیا کہہ رہے ہو، تم اور منافق؟ ہرگز نہیں۔ کہنے لگے، حضرت جب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہوتا ہوں تو عجیب حال ہوتا ہے، قلب میں خوف خدا، آنکھوں سے آنسو رواں، اپنے نفس کی حقیقت خوب مستحضر، لیکن گھر جاکر بیوی بچوں میں لگ جاتا ہوں تو یہ کیفیت باقی نہیں رہتی (یہ نفاق نہیں تو اور کیا ہے؟)

حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا، یہ کیفیت تو ہماری بھی ہوتی ہے۔

دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا پہنچے، حضرت حنظلہؓ کی زبان پر وہی کلمات تھے (میں تو منافق ہوگیا)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاموش! کیا کہہ رہے ہو، نہیں تم منافق نہیں ہو۔

یارسول اللہؐ میری کیفیت جو آپؐ کی مجلس میں ہوتی ہے وہ گھر جاکر نہیں رہتی۔

فرمایا: حنظلہؓ اگر ہر وقت وہی کیفیت رہنے لگے تو راستہ میں چلتے

پھرتے بستروں پر لیٹتے وقت فرشتے تم سے ملاقات و مصافحہ کیا کریں، حنظلہ! یہ کیفیات تو کبھی کبھی ہی حاصل ہوتی ہیں۔

چار باتوں سے ڈرو!

ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسبِ ذیل آیت کے متعلق دریافت کیا:

اَلَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ

جو دے سکتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے ڈرتے ہیں کہ ان کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

کیا ان سے گنہ گار مراد ہیں کہ وہ گناہ کر کے اللہ سے ڈرتے ہیں، فرمایا نہیں، بلکہ اس سے عبادت گزار مراد ہیں کہ عبادت کے بعد عدمِ قبولیت سے ڈرتے ہیں۔

فقیہؒ فرماتے ہیں، نیک لوگوں کو چار باتوں سے ڈرنا چاہیئے۔

(۱) نیک عمل کے قبول ہونے نہ ہونے کا خوف، اللہ تعالیٰ نے قبولیت کے لئے تقویٰ کی شرط لگائی ہے۔

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ

خدا پرہیزگاروں ہی کی نیاز قبول فرماتا ہے۔

(۲) ریاکاری کا خوف کہ ہر عمل کی قبولیت کے لئے اخلاص شرط لازمی ہے۔

وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ۔

اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص کے ساتھ خدا کی عبادت کریں۔

(۳) نیک عمل کی حفاظت کا خوف کہ عمل کو میدانِ حشر تک لے جانا ضروری قرار دیا ہے (وہ حفاظت سے ہی ممکن ہے)

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔

جو نیکی لے کر آئے گا اس کو اس جیسی دس نیکیاں ملیں گی۔

کسی نے خوب فرمایا:

"نیک عمل کرنے سے اس کی حفاظت زیادہ مشکل ہے"

(۴) اس کا خوف کہ پتہ نہیں نیکی کی توفیق ملے گی یا نہیں (توفیق تمام تر اللہ ہی کے قبضہ میں ہے۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ۔

میری توفیق خدا ہی کی طرف سے ہے اسی پر بھروسہ رکھتا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

اللہ کا ذکر

تین دشوار مگر اہم چیزیں

حضرت ابوجعفرؒ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں۔

تین چیزیں نہایت دشوار ہیں:

(۱) اپنے نفس سے انصاف کرنا (یہی کسوٹی ہے خدا ترسی کی)

(۲) مال میں بھائی سے ہمدردی کرنا (کہ یہی مال کا بہترین مصرف ہے)

(۳) اللہ کا ذکر، (اسکے بغیر دل کو سکون نصیب نہیں ہو سکتا)

سب سے افضل عمل

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں، اللہ کے ذکر سے زیادہ نجات دلانے والا کوئی عمل نہیں۔ کسی نے کہا کیا جہاد بھی؟ فرمایا، ہاں جہاد بھی!

حضرت حسن بصریؒ کہتے ہیں کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا سب سے افضل عمل کون سا ہے؟

فرمایا: مرتے دم تک اللہ کے ذکر میں لگے رہنا۔

علامتِ ایمان

مالک بن دینار فرماتے ہیں۔ جس شخص کا قلب مخلوق سے ہٹ کر اللہ کے ذکر کے ساتھ مانوس نہ ہوا اس کا عمل برباد اور قلب اندھا ہوگیا اور عمر ضائع ہوگئی۔

حضرت انس بن مالکؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں، اللہ کا ذکر ایمان کی علامت، نفاق سے برأت، شیطان سے حفاظت کے لئے بمنزلہ قلعہ کے اور جہنم کی آگ سے نجات کا سبب ہے۔

حضرت علیؓ کا مقولہ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں، ذکر دو ذکروں کے درمیان ہے۔ اسلام دو تلواروں کے درمیان ہے، گناہ دو قرضوں کے درمیان ہے۔

(۱) ذکر دو ذکروں کے درمیان ہے (بندہ کا اللہ کو یاد کرنا اس پر موقوف ہے کہ پہلے اللہ اس کو ذکر کی توفیق دیتا ہے اور بندہ کے یاد کرنے کیلئے اللہ اسکو مغفرت کے ساتھ تو گویا بندہ کے یاد کرنے سے پہلے اور بعد میں اللہ یاد کرتا ہے۔

(۲) اسلام دو تلواروں کے درمیان ہے (غیر مسلم اگر اسلام یا جزیہ وغیرہ قبول نہ کریں تو تلوار کے ذریعہ جہاد کیا جاتا ہے، نیز اگر کوئی مسلمان خدا کا انکار کرے مُرتد ہوجاتے تو اس کی سزا تلوار ہے۔)

(۳) گناہ دو فرضوں کے درمیان ہے (بندہ پر یہ فرض ہے کہ وہ گناہ سے بچے اور گناہ سرزد ہوجاتے تو توبہ فرض ہے۔

شیطان بھاگتا ہے

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ (اللہ کی پناہ چاہتا ہوں) وسوسہ ڈالنے

والے پیچھے ہٹ جانیوالے کے شر سے۔

الْخَنَّاسِ۔

اس کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اس سے مراد شیطان ہے کہ وہ انسان کے قلب پر ہر وقت مسلط رہتا ہے، جب بندہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان ہٹ جاتا ہے اور جب بندہ اللہ سے غافل ہوتا ہے تو پھر وسوسہ ڈالنے لگتا ہے۔

قلب کی جِلا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر چیز کی جلا ہوتی ہے اور دل کی جِلا اللہ کا ذکر ہے۔

شیطان کی مایوسی

حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرتا ہے تو شیطان مایوس ہوکر کہتا ہے، اب میرے لئے یہاں قیام ناممکن ہوگیا اور جب کھانے کے وقت بندہ بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے میرے لئے اس گھر میں نہ ٹھہرنے کی گنجائش رہی نہ کھانے پینے کی، (یہ کہتا ہوا ناکام و نامُراد واپس ہوجاتا ہے۔)

اس سے معلوم ہوا کہ گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا کتنا اہم ہے۔

حضرت عائشہؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتی ہیں کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ ضرور پڑھا کرو۔ شروع میں بھول جاؤ تو درمیان میں (جب یاد آتے) یا آخر میں (اگر درمیان میں یاد نہ آتے) پڑھ لیا کرو۔ درمیان یا آخر میں اس طرح پڑھو بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ آخِرَہٗ۔

انسان و شیطان کا مقابلہ

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابو محمدؒ نے فرمایا (ابو محمدؒ حضرت انس بن مالکؓ

کے شاگرد تھے) کہ ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا، یا اللہ تو نے انسانوں کے واسطے اپنی عبادت کے لئے مخصوص گھر بنائے، میرے لئے اس طرح کا کوئی گھر نہیں، فرمایا تیرا گھر حمام ہے۔

ابلیس نے کہا انسانوں کے لئے مجالس ہیں میرے لئے کونسی جگہ ہے؟ فرمایا: بازار!

ابلیس نے کہا: ان کے پڑھنے کے لئے قرآن دیا (یا کوئی آسمانی کتاب) میرے لئے کیا ہے؟ فرمایا شعر۔

ابلیس نے کہا انسانوں کا مشغلہ آپس میں باتیں کرنا ہے، میرا مشغلہ کیا ہے؟ فرمایا جھوٹ!

ابلیس نے کہا انسانوں کو اذان دے دی (جس سے وہ نماز کے لئے جمع ہوتے ہیں) میری اذان کیا ہے؟ فرمایا گانا بجانا!

ابلیس نے کہا انسانوں کے لئے رسول بھیجے، میرے لئے کیا؟ فرمایا تیرے لئے نجومی اور کاہن ہیں۔

ابلیس نے کہا انسانوں کو کتاب دی، میری لئے کونسی کتاب ہے؟ فرمایا: تیرے لئے وشم ہے (ہاتھوں کے نشانات!)

ابلیس نے کہا انسانوں کے لئے شکارگاہیں بنائیں، میری شکارگاہ کونسی ہے؟ فرمایا: عورتیں تیری شکارگاہ ہیں!

ابلیس نے کہا انسانوں کے کھانے کے لئے بہت سی چیزیں بنائیں، میرے کھانے کو کیا ہے؟ فرمایا وہ کھانا جس پر بسم اللہ نہ پڑھی جاتے۔

ان پانچ باتوں کو یاد رکھنا

فضیل بن عیاضؒ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا، مجھے نصیحت فرمائیے!

فرمایا پانچ باتوں کی وصیت کرتا ہوں۔ اچھی طرح یاد رکھنا!

(۱) جو حالت و کیفیت بھی تجھ پر طاری ہو اس کے متعلق یہی سمجھنا کہ اللہ کی طرف سے ہے (تاکہ لوگ تجھ پر ملامت نہ کریں)

(۲) اپنی زبان کی حفاظت کر (تاکہ مخلوق تیری بُرائی سے اور تو اللہ کے عذاب سے محفوظ رہے۔

(۳) اپنے رب کے وعدہ رزق پر یقین کر (تاکہ تو مومن بن جائے)

(۴) موت کی تیاری میں لگا رہ (تاکہ غفلت کی موت نہ مرے)

(۵) اللہ کا ذکر کثرت سے کر (تاکہ معصیات و آفات سے محفوظ رہے)

پھر ان باتوں سے کیا فائدہ؟

ابراہیم بن ادہمؒ نے کسی کو دنیا کی باتوں میں مشغول دیکھ کر فرمایا: کیا تجھے ان باتوں پر ثواب کی اُمید ہے؟ اس نے کہا نہیں! فرمایا کیا تو ان باتوں کی وجہ سے اللہ کے عذاب سے بچ سکتا ہے؟ کہا نہیں،

فرمایا: پھر ان باتوں سے کیا فائدہ جن پر نہ ثواب ہی کی اُمید ہے نہ عذاب سے بچنے کی توقع، لہٰذا اللہ کا ذکر کر۔

ذکر اللہ کی برکت

کعبؒ احبار فرماتے ہیں میں نے ایک آسمانی کتاب میں دیکھا ہے کہ اللہ نے فرمایا، جس کو میرے ذکر کی مشغولیت دُعا کرنے کا موقع نہ دے، اس کو دُعا کرنے والوں سے زیادہ دیتا ہوں۔

ذکر اللہ کا نور

فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں جن گھروں میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے وہ آسمانوں کے فرشتوں کو اس طرح چمکتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں جیسے تاریک رات میں ستارہ یا چراغ

(جن مکانوں میں اللہ کا ذکر نہیں ہوتا وہ تاریک ہوتے ہیں)

محبوب و مبغوض بندہ کی پہچان

حضرت موسیٰؑ نے ایک مرتبہ اللہ تعالےٰ سے عرض کیا کہ محبوب اور مبغوض بندہ کی پہچان کیا ہے؟

فرمایا: محبوب بندہ کی دو علامتیں ہیں۔ نیز مبغوض کی بھی دو نشانیاں ہیں:

محبوب بندہ کی دو علامتیں یہ ہیں:

(۱) میں اس کو ذکر کی توفیق دیتا ہوں تاکہ جب وہ میرا ذکر کرے تو میں فرشتوں میں اس کا تذکرہ کروں۔

(۲) اپنی نافرمانی سے اس کو بچاتا ہوں تاکہ عذاب کا مستحق نہ ہو۔

مبغوض کی علامتیں:

(۱) اس کو اپنا ذکر نا بھلا دیتا ہوں۔

(۲) نفسانی خواہشات میں مبتلا کر دیتا ہوں تاکہ عذاب کا مستحق ہو۔

بسم اللہ کا اثر

ابو الملیحؒ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک صحابی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھوڑے پر سوار تھے تو گھوڑا بدکنے لگا۔ صحابیؓ کے منہ سے نکلا "شیطان ہلاک و برباد ہو"۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کہو اس سے شیطان پھول کر کپا ہو جاتا ہے۔ بسم اللہ کہو اس کی وجہ سے شیطان اتنا حقیر ہو گا کہ مکھی کے برابر ہو جائے گا۔

مجلس کا کفارہ

نافع بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ دعا مجلس کا کفارہ ہے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

یا اللہ تو پاک ہے اور لائق تعریف ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اپنے گناہوں کی تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

اگر وہ مجلس ذکر اللہ کی ہے تو یہ دعا اس کے بمنزلہ مُہر کے ہو جاتے گی، کہ قیامت کے لئے اس مجلس کا ثبوت ہو جاتے گا اور اگر لہو و لعب کی مجلس ہے تو اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتے گا۔

ذکر کی حقیقت و تقسیم

فقیہؒ فرماتے ہیں کہ ذکر افضل العبادات ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ہر عبادت کے لئے اوقات اور مقدار متعین کی ہے، مگر ذکر کے لئے فرمایا:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا۔

اے ایمان والو کثرت سے اللہ کا ذکر کرو۔

ہر آدمی کی چار حالتیں ہیں:

(۱) اطاعت (۲) معصیت (۳) فراخی (۴) تنگ دستی

اگر کوئی شخص مطیع و فرمانبردار ہے تو اس کا ذکر یہ ہے کہ اللہ سے مزید توفیق اور اطاعت کی قبولیت کا سوال کرے اور اگر (خدانخواستہ) معصیت و نافرمانی میں مبتلا ہے تو اس کا ذکر گناہوں سے توبہ کرنا اور نیک بننے کی توفیق مانگنا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص مال اور دیگر نعمتوں سے مالا مال ہے تو اس کا ذکر یہ ہے کہ ان نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کرے اور جو بندہ تنگدستی، بیماری و دیگر پریشانیوں میں مبتلا ہے تو اس کا ذکر صبر ہے۔

(صبر کی فضیلت بہت ہی زیادہ ہے۔)

ذکر اللہ کی پانچ خصوصیات

ذکر کے اندر پانچ خوبیاں ہیں:

(۱) اللہ کی رضامندی۔

(۲) فرمانبرداری کا جذبہ پیدا ہونا۔

(۳) شیطان سے حفاظت۔

(۴) رقت قلب۔

(۵) گناہوں سے پرہیز کی قوت کا پیدا ہونا۔

احادیث

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ (ترمذی)

جب جنت کے باغیچوں سے گزرو تو کھا لیا کرو لوگوں نے کہا جنت کے باغیچے کونسے ہیں؟ فرمایا ذکر کے حلقے۔

مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا اَنْجٰی لَہٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ (ترمذی)

اللہ کے ذکر سے زیادہ کوئی عمل اللہ کے عذاب سے بچانے والا نہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَکَرَنِیْ وَتَحَرَّکَتْ بِیْ شَفَتَاہُ (بخاری)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب بندہ مجھے یاد کرتا ہے اور میرے ذکر کے لئے ہونٹ ہلاتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا رہوں۔

دُعَا

پانچ کے بعد پانچ

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں جس کو پانچ چیزیں مل گئیں۔ وہ دوسری پانچ چیزوں سے محروم نہیں رہے گا۔

(۱) جس کو شکر کی توفیق ملی وہ نعمتوں کی زیادتی سے ہرگز محروم نہ رہے گا۔

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔ اگر شکر کرو گے تو اور زیادہ دوں گا۔

(۲) جس کو صبر کی توفیق مل گئی وہ ثواب سے محروم نہ رہے گا۔

اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جاتے گا۔

(۳) جس کو توبہ کی توفیق ملے گی وہ اس کی قبولیت سے محروم نہ ہوگا۔

وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ۔ وہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔

(۴) جس کو استغفار کی توفیق دی گئی وہ مغفرت سے محروم نہ ہوگا۔

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا۔ اپنے پروردگار سے مغفرت مانگو وہ بخشنے والا ہے۔

(۵) جس کو دعا کی توفیق دے دی گئی وہ اجابت سے محروم نہ رہے گا۔

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

کسی نے ایک اچھی چیز کا اضافہ کیا کہ جس کو خرچ کی توفیق ملی وہ اسکے بدلہ سے محروم نہ ہوگا۔

وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَھُوَ یُخْلِفُہٗ۔ جو کچھ تم خرچ کرتے ہو وہ اس کا بدلہ دے گا۔

کاش دنیا میں کوئی دُعا قبول نہ ہوتی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مسلمان کی ہر دُعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ کسی ناجائز کام یا رشتے ناطے ختم کرنے کے لئے دُعا نہ کرے۔ (البتہ دُعا کی قبولیت کا طریقہ مختلف ہے) یا تو دنیا میں اس کی خواہش پوری کر دی جاتی ہے (اگر اسی میں مصلحت ہے) یا آخرت میں ذخیرہ کر دیا جاتا ہے یا پھر اس کی وجہ سے کوئی مصیبت ٹل جاتی ہے یا کوئی گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ جب قیامت میں اللہ تعالیٰ بندہ کو ان دعاؤں کا ثواب مرحمت فرمائیں گے جو بظاہر دنیا میں قبول نہیں ہوئی تھیں تو ان کی کثرت کو دیکھ کر بندہ خواہش کرے گا کاش دنیا میں کوئی دُعا قبول نہ ہوتی۔

جیسے کھانے میں نمک

حضرت ابو ذر غفاریؓ فرماتے ہیں:

عبادات میں دعا کی وہی حیثیت ہے جو کھانے میں نمک کی۔ کہ جس کھانے میں نمک نہ ہو بے ذائقہ ہوتا ہے۔

عجلت نہ کر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اس وقت تک خیر و بھلائی میں رہتا ہے جب تک جلد بازی نہ کرے صحابہؓ نے عرض کیا، عجلت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا یہی کہ دُعا کرتے کرتے یہ کہنے لگے کہ میں برابر دعا کرتا رہتا ہوں مگر قبول ہی نہیں ہوتی۔ اتنے دن گزر گئے دعا کرتے کرتے مگر ابھی تک قبول نہ ہوئی۔

دُعا کی قبولیت اور یقین

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ ابو عثمانؒ مہدی کی عیادت کو گیا۔ ہم میں سے کسی نے کہا ابو عثمانؒ! ہمارے لئے دُعا کیجئے آپ مریض ہیں

اور مریض کی دُعا بہت جلد قبول ہوتی ہے، چنانچہ انہوں نے ہاتھ اُٹھاتے۔ ان کے ساتھ ہم نے بھی اُٹھا لیے۔ حمد و ثنا کے بعد قرآن پاک کی چند آیات تلاوت کیں درود شریف پڑھا، اس کے بعد دُعا کی۔ پھر فرمایا مبارک ہو، اللہ نے دعا قبول فرما لی۔ حضرت حسنؒ نے فرمایا آپ کو کیسے خبر ہوتی؟ فرمایا حسنؒ! اگر آپ مجھ سے کوئی بات کہیں تو یقیناً میں اس کی تصدیق کروں گا۔ اللہ نے قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے تو پھر اس کی تصدیق کیونکر نہ کروں۔ قرآن میں ہے:

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

دعوات سحر گاہی

حضرت موسیٰؑ نے اللہ سے عرض کیا یا اللہ میں کس وقت دُعا کروں کہ قبول ہو جاتے، فرمایا موسیٰؑ! میں رب ہوں، تم بندے ہو جس وقت بھی دعا کرو گے قبول کروں گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے وقت کی تعیین پر اصرار کیا تو فرمایا رات کی تاریکی میں دُعا کیا کرو، وہ قبولیت کا خاص وقت ہے۔

دُعا کے قابل بنو!

حضرت رابعہ عدویہؒ قبرستان جا رہی تھیں راستہ میں کسی نے کہا، میرے لئے دُعا فرمائیے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے اللہ کی اطاعت و عبادت کرو، پھر دُعا کرو، وہ ہر پریشان کی دعا قبول فرماتا ہے۔

دوسرے سے دُعا کے لئے کہنا مسنون و مستحب ہے، حضرت رابعہؒ نے غالباً اس لئے تنبیہ فرمائی کہ ہر آدمی کو دُعا کے قابل بننا چاہیئے۔ خود کچھ نہ کرنا اور صرف دوسروں کی دعاؤں کے بھروسہ پر رہنا کوئی اچھی بات نہیں۔

—

قبولیتِ دُعا کے سات موانع

ایک بزرگ سے کسی نے کہا ہماری دعا قبول نہیں ہوتی،

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے۔

فرمایا سات چیزیں تمہاری دعا کو اوپر نہیں جانے دیتیں۔ وہ سات چیزیں کیا ہیں؟ سائل نے کہا، فرمایا:

(۱) تم نے اللہ کو ناراض کر رکھا ہے اور راضی کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ (کہ برائی کو چھوڑ کر نیکی اختیار کرو)

(۲) قرآن پاک پڑھتے ہو لیکن اس کے معنی میں غور و فکر کے ساتھ عمل نہیں کرتے (پھر شکایت کیسی کہ دُعا قبول نہیں ہوتی)

(۳) اللہ کا بندہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہو لیکن عمل بندوں کے سے نہیں کرتے (بندہ تو وہ ہے جو ہر حال میں مالک کا تابع ہو)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور اُمتی ہونے کے دعویدار ہو لیکن عمل کرتے ہو اُن کے دشمنوں کے طریقہ پر (یہ عجیب دعویٰ محبت ہے)

(۵) زبان سے تو یہ کہتے ہو کہ اللہ کی نظر میں دنیا کی حیثیت مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں لیکن دلوں کا حال اس کے برعکس ہے (کہ دنیا ہی کو باعثِ عزت و راحت سمجھتے ہوئے دنیا کے لئے سرگرداں ہو۔

(۶) تمہاری زبان پر تو یہ ہے کہ دنیا نہایت حقیر و ناپائیدار ہے، لیکن تمہارے اعمال اور دنیا میں مشغولیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ دنیا ہی میں رہنا ہے۔

(۷) تمہارا قول تو یہ ہے کہ آخرت دنیا سے بہت بہتر ہے لیکن آخرت سنوارنے کی کوشش بالکل نہیں اور دنیا کیلئے دن رات ایک کئے ہوئے ہو (قول و عمل کا یہ تضاد)

حرام سے پَلی دُعا قبول ہوگی

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا میں دُعا کرتا ہوں، لیکن قبول نہیں ہوتی۔

فرمایا: حرام مال سے پرہیز کرو کیونکہ جس کے پیٹ میں حرام کا ایک لقمہ بھی جاتا ہے، چالیس روز تک اس کی دعا قبول نہیں ہوتی، (اور جس کا مشغلہ ہی حرام ہو؟)

نیز دعا کرنے والے کو جلدی نہ کرنا چاہئے، اللہ ہر داعی کی دُعا قبول فرماتا ہے، البتہ کسی کی دُعا کی قبولیت کا اثر فوراً اور کسی کا کچھ تاخیر سے ظاہر ہوتا ہے اور کسی کا قیامت میں ظاہر ہوگا۔

حضرت موسیٰؑ نے فرعون کے لئے بددُعا کی، ہارونؑ آمین کہتے رہے، اللہ نے فوراً مطلع بھی فرما دیا کہ تمہاری دُعا قبول ہو گئی لیکن اس کے باوجود اس کا اثر چالیس سال کے بعد ظاہر ہوا (کہ فرعون، موسیٰؑ کی بددُعا سے چالیس سال کے بعد بحرِ قلزم میں غرق ہوا)

چار میں کوئی بھلائی نہیں

کسی بزرگ نے فرمایا چار آدمیوں میں کوئی بھلائی نہیں۔

(۱) درود و سلام میں بُخل کرنے والا۔

(۲) اذان کا جواب نہ دینے والا۔

(۳) نیک کام میں کسی کی مدد نہ کرنے والا (اگرچہ وہ مدد طلب نہ کرے)

(۴) نمازوں کے بعد اپنے اور تمام مومنین کے لئے دُعا نہ کرنے والا۔

قلب کا علاج

عبداللہ انطاکیؒ فرماتے ہیں، قلب کا علاج پانچ چیزوں میں ہے۔

(۱) بزرگوں کی صحبت (۲) تلاوت قرآن پاک
(۳) حرام مال سے پرہیز (۴) اخیر رات میں اُٹھ کر تہجد پڑھنا
(۵) صبح صادق کے وقت عاجزی کے ساتھ دُعا مانگنا۔

جامع دُعائیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَ التُّقٰی وَالْعَفَافَ وَ الْغِنٰی

اے اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے ہدایت کا، تقویٰ پاکدامنی کا اور بے نیازی کا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الصِّحَّۃَ وَالْعِفَّۃَ وَالْاَمَانَۃَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰی بِالْقَدَرِ۔

اے اللہ مجھے صحت، عفت، امانت، حسنِ خلق اور تقدیر پر رضامندی عطا فرما۔

تسبیحات

آسان، وزنی اور پسندیدہ دو کلمے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے زبان پر نہایت آسان، عمل کی ترازو میں بہت وزنی اور اللہ کو بے حد پسند ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ
سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

پاک ہے اللہ اور تعریف کے لائق،
پاک ہے اور بڑا۔

آگ سے بچانیوالی ڈھال

خالد بن عمران کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قوم پر سے

گزر ہوا اس وقت فرمایا: لوگو! اپنی ڈھال لے لو، لوگوں نے کہا، کیا کوئی دشمن آ رہا ہے؟ فرمایا نہیں، بلکہ آگ سے بچنے کے لئے۔ عرض کیا آگ سے بچانے والی ڈھال کونسی ہے؟ فرمایا:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

پاک ہے اللہ تعریف کے لائق ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے نیکی کرنے اور بُرائی سے بچنے کی طاقت نہیں اللہ بلند و برتر کی مدد کے بغیر

یہ کلمات قیامت میں جہنم کی آگ سے بچانے والے اور جنت میں لے جانے والے ہیں، اور یہ کلمات قیامت میں پڑھنے والے کے آگے آگے رہیں گے۔

کلمہ سوم کا تجزیہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں، اللہ تعالےٰ نے عرش بنایا اور فرشتوں کو اُٹھانے کا حکم دیا تو فرشتوں کو عرش بہت وزنی محسوس ہوا۔ اس وقت فرشتوں کو .... سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھنے کو کہا، چنانچہ اس کے پڑھتے ہی عرش کا اُٹھانا آسان ہوگیا فرشتے برابر اس کلمے کو پڑھتے رہے، یہاں تک کہ آدمؑ وجود میں آئے آدم کو چھینک آئی تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے کا حکم دیا گیا اور اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا یَرْحَمُکَ اللّٰہُ وَلِھٰذَا خَلَقْتُکَ، اللہ تم پر رحم فرمائے تم کو اسی لئے پیدا کیا ہے، فرشتوں نے یہ کلمہ سُنا تو سبحان اللہ کے ساتھ اس کو بھی پڑھنے لگے، حضرت نوحؑ کا زمانہ آیا بُت پرستی کے خلاف اللہ نے حکم دیا کہ قوم کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی تلقین کرو۔ فرشتوں نے اس کو بھی ملا کر پڑھنا شروع کر دیا حتیٰ کہ ابراہیمؑ کا دور آیا۔ ابراہیمؑ کو اسماعیلؑ کی قربانی کا حکم ملا۔ تعمیل حکم کرنے لگے تو جنت سے جبرائیل دنبہ لے کر آئے (کہ اسماعیلؑ کی جگہ اس کو قربان

کرو۔ ابراہیم علیہ السلام کی زبان سے خوشی میں اللہ اکبر نکلا، فرشتوں نے اس کو بھی ملالیا اور اب یوں پڑھنے لگے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

جبرائیلؑ نے یہ واقعہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو آپ نے اظہارِ تعجب کے لئے فرمایا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝

اس پر جبرائیلؑ نے فرمایا اس کلمہ کو پہلے کلمات کے ساتھ جوڑ لیا جائے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

یہ تیسرا کلمہ کہلاتا ہے۔ احادیث میں اس کے بے شمار فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ فرشتوں نے نہایت اہتمام کے ساتھ اس کے ایک ایک جزو کا ورد کیا ہے۔ انسانوں کے لئے اس سے غفلت محرومی کا سبب ہے۔ کم از کم صبح و شام ایک تسبیح ضرور پڑھنی چاہیئے۔

ایمان محبتِ الٰہی کی علامت

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں جس طرح اللہ نے تمہارے درمیان رزق تقسیم فرمایا اخلاق بھی اسی طرح تقسیم کئے جاتے ہیں۔ مال اور دنیا کا ساز و سامان محبوب و مبغوض (مومن و کافر) سب کو ملتا ہے، لیکن ایمان صرف محبوب بندہ ہی کو دیا جاتا ہے، پس جو شخص خیر خیرات، جہاد اور عبادت نہ کر سکے (غربت کی وجہ سے صدقہ پر، کمزوری کی وجہ سے جہاد اور عبادت پر قادر نہ ہو) اس کو چاہیئے کہ وہ کلمہ سوم کثرت سے پڑھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ کلمہ ساری دنیا اور اس کی نعمتوں سے زیادہ پسند ہے نیز فرمایا یہ افضل الکلام ہے۔

درود شریف

خوشخبری

محمد بن عبدالرحمٰنؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ میرے وصال کے بعد جو شخص مجھ پر سلام بھیجے گا جبرائیل علیہ السلام، نام کے ساتھ اس کا سلام مجھ تک پہنچائیں گے اور میں جواب میں وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہوں گا۔

اگر کوئی شخص کسی کا سلام کسی کو پہنچاتے تو اس کے جواب کا طریقہ یہ ہے:

عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ	اگر پہنچانے والا اور بھیجنے والا دونوں مرد ہوں
عَلَيْكِ وَعَلَيْهَا السَّلَامُ	اگر دونوں عورتیں ہوں۔
عَلَيْكَ وَعَلَيْهَا السَّلَامُ	اگر پہنچانے والا مرد اور بھیجنے والی عورت ہو
عَلَيْكِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ	اگر پہنچانے والی عورت اور بھیجنے والا مرد ہو

(اس کا مطلب ہے) تجھ پر بھی سلام ہو اور اس پر بھی۔

درود اور دعا

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ درود کے بغیر دعا آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتی ہے۔

ظلم کی چار باتیں

ابوبردہؓ اپنے والد کے واسطہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں:

چار باتیں ظلم کی ہیں:

(۱) کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔

(۲) نماز سے فارغ ہونے سے قبل پیشانی کو صاف کرنا (سجدہ میں اگر مٹی وغیرہ لگ جائے تو سلام کے بعد ہی اس کو صاف کرنا مناسب ہے۔

(۳) اذان کا جواب نہ دینا۔
(۴) میرے نام پر درود نہ پڑھنا۔

درود اور گناہوں کی معافی

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، لوگو! مجھ پر درود پڑھا کرو یہ تمہارے لئے گناہوں سے پاک ہونے کا سبب ہے تمہارے لئے وسیلہ مانگا کرو، کسی نے عرض کیا وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا جنت کا سب سے اعلیٰ مقام ہے جس میں ایک شخص داخل ہوگا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کلمۂ شہادت کا وزن

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں، قیامت میں ایک شخص کو میزانِ عمل کے قریب لایا جائے گا اور اس کے گناہوں کے ننانوے دفتر ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں گے (ہر دفتر تاحدِ نگاہ ہوگا) اس کے بعد کاغذ کا ایک چھوٹا سا پرزہ نکال کر دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا۔ یہ کاغذ کا پرزہ ننانوے دفتروں پر غالب اور زیادہ وزنی ثابت ہوگا۔ اس پرزہ میں لکھا ہوگا:

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

ایک آیت کی تفسیر

عطاء بن ابی رباحؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ کے متعلق سوال کیا، جواب میں فرمایا:

غَافِرِ الذَّنْبِ — گناہ بخشنے والا اس کے جس نے
مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ — لَآ الٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھا۔
وَقَابِلِ التَّوْبِ — توبہ قبول کرنے والا اس کے جس نے
مِمَّنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ — لَآ الٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھا۔
شَدِیْدِ الْعِقَابِ — سخت عذاب دینے والا اس کے لئے
لِمَنْ لَّا یَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ — جس نے لَآ الٰہَ اِلَّا اللّٰہ نہ پڑھا۔

پروانۂ جنت

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے آئے۔

یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ۔

جس دن یہ زمین دوسری زمین سے اور آسمان بدل جائیں گے اور سب لوگ خدائے یگانہ کے سامنے نکل کھڑے ہوں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جبرائیلؑ قیامت کے دن لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن لوگ ایک صاف چٹیل میدان میں ہوں گے، جس میں کبھی کوئی بُرائی نہ کی گئی ہوگی۔ جہنم جوش میں آئے گا تو فرشتۂ عرش سے چمٹ جائیں گے اور ہر فرشتہ پکارے گا، یا اللہ میں اپنی نجات کے سوا کسی کے متعلق کچھ نہیں کہتا۔ اس دن پہاڑ دھنی ہوئی اُون کی طرح ہو جائیں گے اور جہنم کے خوف سے پگھل جائیں گے (جہنم کو لایا جائیگا)

اور وہ جوش مارتا ہوگا، اس کی لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوئے ہوں گے (جہنم کی ستر لگامیں ہوں گی ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوں گے) جہنم کو اللہ کے سامنے رکھ دیا جائے گا۔ حکم ہوگا، جہنم جو کچھ کہنا چاہتا ہے کہہ! وہ کہے گا آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ کی عزت و عظمت کی قسم میں آج ہر ایک شخص سے بدلہ لوں گا جو آپ کا کھاتا تھا اور آپ کے غیر کی عبادت کرتا تھا۔ میرے اوپر سے کوئی گزر نہیں سکتا (میری پکڑ سے بچ کر) مگر وہ شخص جس کے پاس پروانہ (پاسپورٹ) ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل! وہاں کا پروانہ کیا ہے؟ فرمایا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو مبارک ہو۔ آپ کی اُمت کے پاس پروانہ ہوگا، وہ پروانہ ہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

آپ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہ اللہ نے میری اُمت کو یہ کلمہ عطا فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ

موت کے وقت تسلّی دو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرنے والے کے پاس جا کر کلمہ کی تلقین کیا کرو اور جنت کی بشارت دو، مایوسی و نا اُمیدی کی کوئی بات نہ کہو یہ بہت سخت وقت ہوتا ہے۔ اچھے سے اچھا، علم و حلم والا بھی اس وقت گھبرا جاتا ہے اور دنیا و دوستوں کی جدائی کے وقت شیطان نہایت قریب ہو کر بہکانے کی کوشش کرتا ہے۔

مرنے والے سے کلمہ پڑھنے کو نہیں کہنا چاہیے، مبادا کہ انکار کر بیٹھے

بلکہ اس کے پاس بیٹھ کر اس طرح کلمہ طیبہ کا وِرد کیا جائے کہ اس کے کان میں آواز جاتی رہے۔

جنّت کی قیمت

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ جنت کی قیمت ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ کی شفاعت کا مستحق کون ہے؟ فرمایا کلمہ گو۔ اس کلمہ کی بدولت جب اہل ایمان جہنم سے نکالے جائیں گے اس وقت کفار تمنا کریں گے کاش ہم نے بھی دنیا میں یہ کلمہ پڑھ لیا ہوتا۔

آپؐ غمگین کیوں ہیں؟

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جبرائیلؑ امین آئے، آکر کہا یا رسول اللہ، اللہ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور یہ معلوم فرمایا ہے کہ آپؐ غمگین کیوں ہیں؟ فرمایا اے جبرائیلؑ! میں اپنی اُمت کے فکر میں غمگین ہوں پتہ نہیں قیامت میں اس کے ساتھ کیا معاملہ ہو؟ جبرائیلؑ نے کہا، اہل اسلام کے بارے میں یا کفار کے؟

فرمایا مسلمانوں کے بارے میں! جبرائیلؑ نے آپؐ کا ہاتھ پکڑا اور بنی سلمہ کے قبرستان میں ایک قبر کے پاس لے گئے، قبر پر داہنا پاؤں مار کر فرمایا: قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ (اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جا) قبر میں سے ایک صاحب نکلے جن کا چہرہ چمک رہا تھا، زبان پر تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

جبرائیلؑ نے کہا واپس ہو جا، وہ واپس قبر میں چلا گیا۔ دوسری قبر پر پہنچے۔ بایاں پاؤں مار کر فرمایا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ، قبر سے ایک سیاہ چہرے والا نکلا،

اس کی زبان پر تھا، وَاحَسْرَتَاہ، وَاَنْدَامَتَاہ (ہائے افسوس، ہائے شرمندگی)، کہا لوٹ جا، وہ لوٹ گیا۔

اس کے بعد فرمایا: اہلِ ایمان قیامت میں اپنی قبروں سے اسی طرح کلمہ پڑھتے ہوتے کھڑے ہوں گے۔

لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — اپنے مُردوں کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تلقین کرو۔

یہ کلمہ گناہوں کو مٹانے والا ہے۔

یقین پیدا کرو

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں دو آدمیوں کا انتقال ہوا۔ ایک نیک مشہور تھا، دوسرا فاسق۔ موسیٰ علیہ السلام کو وحی سے معلوم ہوا کہ نیک جہنم میں اور فاسق جنت میں ہے۔ موسیٰ کو تشویش ہوئی اور تحقیق حال کے لئے پہلے نیک کی بیوی کے پاس پہنچے اور اس کے حالات معلوم کئے، بیوی نے کہا۔ آپ سب جانتے ہیں کہ وہ نیک اور عبادت گزار تھے۔ موسیٰ نے فرمایا اس کی کوئی خاص بات بتاؤ۔ بیوی نے عرض کیا رات کو بستر پر لیٹتے وقت یہ کہا کرتے تھے۔ "موسیٰ کا دین ہمارے لئے بہت مبارک ہے اگر حق ہے"۔

فاسق کی بیوی سے معلوم کیا، اس نے کہا یہ کون نہیں جانتا کہ وہ فاسق و فاجر تھا، البتہ رات کو بستر پر لیٹتے وقت اکثر اس کی زبان پر یہ کلمہ ہوتا۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى۔ — اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسکی تعریف ہے اس دین پر جو موسیٰ لے کر آئے۔

اس نے موسیٰ کے دین کی حقانیت پر شبہ نہیں کیا، یہ یقین ہی کام آیا۔

معلوم ہوا کہ کلمہ کا پڑھنا تب ہی مفید ہے جب کہ اس پر یقین بھی ہو۔ اگر کامل یقین نہیں ہے تو رات دن زبان کا تر رہنا ہی بے سود ہے، اگر

یقین کے ساتھ ایک کلمہ بھی پڑھ لیا اور اسی پر موت آئی تو یہ بھی ایک دن جنت میں لے جائے گا۔

مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ — جو (یقین کے ساتھ) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

افضل الکلام

موسیٰ علیہ السلام کو نجات ملی اور فرعون بحرِ ظلم میں غرق ہو گیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے عرض کیا: مجھے شکر ادا کرنے کے لئے کوئی خاص کلمہ بتا دیجئے، فرمایا:

موسیٰ! لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھو۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ تو سب ہی پڑھتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا، موسیٰ! (اس کلمہ کو کیا سمجھتے ہو) ساتوں آسمانوں اور زمین ترازو کے ایک پلڑے میں ہوں اور یہ کلمہ دوسرے پلڑے میں، تو یہ کلمہ ہی وزنی رہے گا اور کلمہ والا پلڑا ہی جھک جائے گا۔

تنبیہ

فقیہ فرماتے ہیں انسان کے لئے ضروری ہے کہ رات دن کلمہ طیبہ کو پڑھتا رہے، اس خطرہ کے پیش نظر کہ کہیں ایمان سلب نہ کر لیا جائے۔ نیز حتی الامکان گناہوں سے پرہیز کرے۔ بعض مرتبہ زندگی بھر آدمی مسلمان رہتا ہے اور اخیر عمر میں ایمان سے محروم ہو جاتا ہے۔

نہایت فکر کا مقام ہے اس سے بڑھ کر کونسی آفت (مصیبت) ہوگی کہ زندگی بھر مسلمانوں کی فہرست میں نام رہا اور مرتے وقت کافروں کی فہرست میں درج ہو گیا۔

کنیسہ اور بت خانہ سے نکل کر کوئی جہنم میں جاتے تو بالکل افسوس و تعجب کی بات نہیں۔ افسوس تو اس پر ہوگا جو مسجد سے نکل کر جہنم میں جاتے (انسان بعض باتوں کو معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیتا ہے، حالانکہ وہی باتیں اس کے لئے مُہلک ثابت ہوتی ہیں) کسی کا پیسہ ہاتھ لگا، خرچ کر ڈالا، دل کو سمجھا لیا بعد کو ادا کر دوں گا یا معاف کرا لوں گا لیکن اس کی نوبت آنے سے قبل ہی راہی ملکِ عدم ہو لئے۔ بیوی کو غصہ میں تین طلاقیں دے دیں۔ ہوش آیا تو فکر ہوئی گھر ویران ہو جائے گا، اولاد برباد ہوگی، یوں ہی بیوی کو رکھ لیا یا غلط سلط فتوے حاصل کر لئے اور ساری زندگی حرامکاری میں مبتلا رہا، بعض مرتبہ ایسی باتوں سے ایمان سے محرومی بھی ہو سکتی ہے۔ نعوذ باللہ۔

موت کا کوئی بھروسہ نہیں کس وقت آجائے، زندگی کے لمحات کو قیمتی سمجھنا چاہیئے۔ عمر بہت قلیل ہے اس کے ضائع کرنے پر حسرت ہی حسرت ہوگی!

تین کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں تین چیزوں کو اللہ تک پہنچنے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی (یعنی ان کی قبولیت میں کوئی چیز مانع نہیں ہوتی۔)

(۱) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی گواہی دینا۔
(۲) قبولیت کے یقین کے ساتھ دُعا۔
(۳) باپ کی دُعا اولاد کے لئے، مظلوم کی بددُعا ظالم کے لئے۔

شرافت کی سات نشانیاں

فقیہؒ کسی بزرگ کا قول نقل فرماتے ہیں: جو سات باتوں کا اہتمام کرے گا، وہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے نزدیک شریف ہوگا اور اس کے گناہ معاف کئے جائیں گے چاہے سمندر کے جھاگوں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں اور یہ محض ایمان کا ذائقہ پائے گا۔ اس کی زندگی و موت دونوں بہتر ہوں گی۔ وہ سات باتیں یہ ہیں:

(۱) ہر کام سے پہلے بسم اللہ پڑھنا۔
(۲) ہر کام سے فارغ ہو کر الحمد للہ کہنا۔
(۳) لغو کام یا گناہ کے بعد استغفر اللہ کہنا۔
(۴) آئندہ کے لئے کوئی بات کہے تو اس کے ساتھ انشاء اللہ کہنا۔
(۵) ناگوار بات پر لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھنا۔
(۶) مصیبت پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا۔
(۷) ہر وقت کلمۂ توحید کا ورد رکھنا۔

اعتبار خاتمہ کا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ مِنَ الدُّنْيَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

جس کی زندگی کا آخری کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہوگا وہ جنت میں ضرور جائے گا۔

حضرت نوح علیہ السلام کی وصیت

حضرت نوح علیہ السلام نے صاحبزادے سے فرمایا: میں تم کو دو باتوں کا حکم دیتا ہوں اور دو باتوں سے منع کرتا ہوں۔

(۱) اللہ پر یقین رکھنا کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں (یہ یقین اور اس یقین کو ظاہر کرنے والا کلمہ آسمان و زمین سے زیادہ وزنی ہے)

(۲) کلمۂ توحید کے ساتھ سُبحَانَ اللہ و بحمدہٖ پڑھتے رہنا (یہ فرشتوں کا وظیفہ اور مخلوق کی دُعا ہے، اس کی برکت سے روزی دی جاتی ہے)

(۳) شرک سے انتہائی پرہیز کرنا (کیونکہ مشرک پر جنت حرام ہے)

(۴) غرور و تکبّر سے دُور رہنا (کیونکہ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبّر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔)

تَمَّتْ بالسَّلام

خُدا کا شُکر ہے، حصّہ اوّل و دوم مکمل ہوا۔

چہل حدیث

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَفَاتِیْحُ الْجَنَّۃِ شَھَادَۃُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (احمد)	جنت کی کُنجی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی گواہی دینا ہے۔
مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ (ابوداؤد)	جسے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر موت آئی وہ جنت میں جائے گا۔
بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ (مسلم)	بندہ اور کفر کے درمیان حدِ فاصل ترکِ نماز ہے۔
مَنْ صَلَّی الْبَرْدَیْنِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ (صحیحین)	جس نے عشاء و فجر کی نماز پڑھی وہ جنت میں جائے گا۔
خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَہٗ (بخاری)	تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھاتے۔
کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ (صحیحین)	ہر بھلائی صدقہ ہے۔
جِھَادُکُنَّ الْحَجُّ "	اے عورتو! تمہارا جہاد حج ہے۔
اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ کُلُّہٗ "	حیا خیر ہی خیر ہے۔
تُحْفَۃُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ (بیہقی)	مومن کا تحفہ موت ہے۔
لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ (بخاری)	رشتہ توڑنے والا جنت نہیں جائے گا۔
سِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُہٗ کُفْرٌ "	مومن کو گالی دینا گناہ اور قتل کرنا کفر ہے۔
لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ نَمَّامٌ "	چغل خور جنت میں نہیں جا

اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ (بخاری)	اچھی بات صدقہ ہے۔
لَا يُسْئَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةَ (ابوداؤد)	اللہ کے نام کے ساتھ صرف جنت ہی مانگنی چاہیئے۔
مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ	مسافرت کی موت شہادت ہے۔
لَا تَغْضَبْ (بخاری)	غصہ نہ کرو
لَا تَنَاجَشُوا (بخاری و مسلم)	محض قیمت بڑھانے کیلئے بولی نہ دو۔
لَا تَاْكُلُوْا بِالشِّمَالِ "	بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ۔
اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ (مسلم)	دنیا مومن کی جیل اور کافر کی جنت ہے۔
حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ (ابوداؤد)	اچھا گمان بھی بہترین عبادت ہے۔
اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ (ابوداؤد)	لوگوں کی حیثیت کے مطابق ان کا اکرام کرو۔
هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ (ابن ماجہ)	ماں باپ تیری جنت بھی ہیں جہنم بھی۔
سَيِّدُ اِدَامِكُمُ الْمِلْحُ "	نمک بہترین سالن ہے۔
مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (ابوداؤد)	جو جس قوم کی مشابہت کرے گا اسی میں سے ہوگا۔
مَنْ صَمَتَ نَجَا (ترمذی)	جو خاموش رہا کامیاب ہوا۔
مَنْ رَاٰنِيْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ (بخاری و مسلم)	جس نے خواب میں مجھے دیکھا اسنے صحیح دیکھا۔
اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا "	صبح صادق سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔
اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ "	ظلم آخرت میں تاریکیوں کا سبب ہے۔
اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا "	تم میں سب سے بہتر وہ ہے جسکے اخلاق اچھے ہیں۔
لَا اَكُلُ مُتَّكِئًا (بخاری)	میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔
مَنْ لَمْ يَسْئَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ (ترمذی)	جو اللہ سے سوال نہیں کرتا اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے

لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ (بخاری)	جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔
مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ (مسلم)	اللہ جس کے لئے بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ دیتا ہے۔
لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ جُحْرٍ (ابوداؤد)	سوراخ میں ہرگز پیشاب نہ کرنا۔
اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ (بخاری و مسلم)	طاعون ہر مسلمان کی شہادت ہے۔
رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا (مسلم)	فجر کی دو رکعت دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔
تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً (بخاری و مسلم)	سحری کھایا کرو، سحری میں برکت ہے۔
اَلْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِيْءٌ مِّنَ الْكِبْرِ (بیہقی)	سلام کی ابتداء کرنے والا متکبر نہیں ہے۔
مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ (ترمذی)	جس نے انسانوں کا شکر ادا نہ کیا اس نے اللہ کا شکر نہ کیا۔
اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ (بخاری)	جمعہ کی نماز کے لئے غسل کر کے آیا کرو۔

چالیس حدیثیں یاد کرنے والے کا حشر علماء کے ساتھ ہوگا۔
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس کی شفاعت کریں گے۔ (حدیث)
اللہ تعالےٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرماتے۔ (آمین)

تمت

(اللّٰھم اغفر لکاتبہ یا ارحم الراحمین) م